

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَبَعَثَ
 فِی الْاُمَمِیْنِ رُسُلًا مِنْهُمْ یَتْلُو عَلَیْهِمْ اٰیَاتِهِ فَشَرَفَ اَوَّلًا بِهَدَایَتِهِ
 حَرَبًا وَفَهْرًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّم وَ
 هَلٰی کِلْ مَوْءُ مِنْ بِنِیْ مِنْ وَلَدِ الْجَنّ وَ بِنِیْ آدَم * اَنْدُنُونِ کِه سَنِ
 یَا رِه مَوِیجِیْنِ بَیْمَرِیْ بَیْمَا سَلَامُ لَهْ خَانْدَانِ عَالِیْشَانِ خَلَاصَهُ دُو دَانِ عَالِی
 مَکَانَ مُحَمَّدِ زَمَانِ خَانِ مَجْهَلِیْ یَسْتَمِیْعُ مُحَمَّدِ یَا رَخَانَ مَرْحُومِ کِه رَهْنَمِیْ وَ اَلِیْ بَیْکَمِ
 بِرِ رَیْزِیْ گِه ' اُرْدُو لِیْ ضَلِیْعِ کُوْلِ عَالِیْ گَرَهْ کِه دَارِ الْخَلْقَاتِ شَهْرِ شَاهِ
 جِهَانَ آبَادِیْنِ آکَرِ پَنِیْسِیْ سَلِیْ بِطَرِیْقِ اسْتَفَاتَا کِه جَنَابِ مُسْتَطَا
 سَیِّدِ الْفَقَهَاءِ الْمَحْمُودِیْنِ قِدْوَهُ عِبَادِ وَ الزَّاهِدِیْنِ مَوْلَانَا وَ الْفَضْلِیْنِ اَوْلَانَا
 اَبُو سَلِیْمَانَ مُحَمَّدِ اسْمَحِقِ الْقَنَاهِ اسَدِ عَلِی رُوْحِ اَهْلِ الْحَقِّ وَ الْاَحْقَاقِ
 نَاتِقِ مَوْلَانَا خَضِرِ شَیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ مُحَمَّدِ ثَمْغُورِ دِهَلَوِیْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهْ کِیْ

حَدِّثْ مِیْنِ لَکْه کَرْدَزُ بِیَشْ کُے اِر رَسِیْدَ اَبُو مُحَمَّد جَالِیْسِرِی خُفَا اِسَہ
 غَنَہ کو کہ اُنْ شَہْرِ مِیْنِ چَنْد رُوز سَے رَہِنَے تَہے اِنْ سَلَوْن کَے
 جَوَابُون کَے لَکْہَے کَے واسطَے مَقْرُور کِیا * چُونکہ اِیسَے سَوَالَات کَے
 جَوَاب بِلَاظْہِ اِیْت وَا رِشَاد سَیْدِ اَلْمُرْسَلِیْن صَلِی اِسَہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
 وَاٰلِہٖ سَلَام کَے طَرِیْقَے پَر حَامَے رَہا بَیْہِیْن کُو دِیْتِے وَا عَجَب وَا فِرَور مِیْش
 بِہِ حَکْمِ آیَہ کَرِیْمَہ وَا مَا بِنِعْمَہِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ مَوْلَانَا مَزْوُج فِی اِسَہ
 تَعَالٰی اُنْکُو اِسْ کَام کِی جَزَا دیوے * عِنَّا وَعَنْ سَائِرِ الْمُسْتَرِشِدِیْن مَنَا
 بِا وَصَف اِسْکَے کہ عَوَارِض جِہَانِی اَوْر رُو حَانِی اُنْکُو لَاحِق تَہے
 مَعْتَبِر کِتَابُون سَے اُنْ سَلَوْن کَے جَوَابُون کُو تَلَاشِ فَرَا کَے نِکَال
 کَے لَکْھو اَدُے کہ ہر اِیک سَبَامَن دِیْنِ مُحَمَّدِی کِیے خَوَا اِنْ کُو شَادِی
 اَوْر غَمِی مِیْنِ دِلِی دُوسْتَا وِیْز ہُو وِے اَوْر اُنْکُو وِہ اِنْدَا سُو ر
 اَلْعَمَلِ کَرِے * بَعْد اِسْ کِیے سَیْدِ اَبُو مُحَمَّد مَوْصُوف خَے اَوْر پَانِچ
 سَوَالَ اُسْ مِیْنِ بَرَاہَا کَر (مِیْسَائِل اَرْبَعِیْن فِی بَیَانِ سُنَّۃِ سَیْدِ
 اَلْمُرْسَلِیْن) نَام رَکْھا اِسَہ پَنچَا خَے وَا لَہِی اِچھِ تَھِیْک رَاہ کِی طَرَف *
 مَقْدَم ہر سَبَامَن پَر وَا عَجَب ہِی کہ اُنْ حَضِرَت صَلِی اِسَہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
 وَاٰلِہٖ سَلَام اَوْر اُنْ کِیے خُفَا سَے رَا شَم مِیْنِ اَدِہِ اُمِّہِ مَحْتَمِد مِیْنِ کِیے طَرِیْقَے
 کُو جَوَاہِل سُنَّت دُجْمَاعَت کِی مَعْتَبِر کِتَابُون مِیْنِ لَکْھِیْن مِیْنِ وِرِیَافَت
 کَر کِی اِنِی شَادِی اَوْر غَمِی کِی وَقْت اُسْہِر عَمَلِ کَرِے کُنِی نَادَان
 کِی مَلَا رَت مَکَا اَنْدِیْشَم نَر لَکْھِے * جِیسا کہ عِبَادَہ مِیْنِ صَامَہٗ صَحَابِی رَضِی

اسمہ میں نے کہا نبی کریم ﷺ باریعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علی السمع والطاعة فی العسر والیسر والمنشط والمکرة وعلی
 اثرہ وعلی ان لا تنازع الا امر اہلہ وعلی ان نقول بالحق
 اینما کُنَّا لا نخاف فی اللہ لو مئة لایم اور پر خلافت اسکے جو
 کچھ رموز جاہلیت کے طور پر یا شرک اور بدعت کی صورت پر ہو
 اُس سے اپنے تئیں دور رکھے * موافق قول علیہ السلام کیے * تمسک
 بسنة خیر من احداث بدعة خصوصاً اس زمانے میں کہ سنت کو
 بدعت اور بدعت کو سنت بانکہ فرض اور واجب جانتے ہیں اور
 ان رد کرنے والوں کو برا کہتے ہیں * حضرت علیہ السلام نے ایسے
 زمانے کے لوگوں کی تعریف میں جو اپنے تئیں اس بلا سے محفوظ
 رکھے فرمایا میں تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر ما فیہ
 شہید کہ اُس شخص کو سو شہید کا ثواب ملے گا کیونکہ شہید حقیقی
 گو جو کفار کے مقابلے میں لڑ کر شہید ہو از خم کی تکلیف ایک بار اُتھانی
 ہوتی ہی اس واسطے وہ ایک شہید کا ثواب پاتا ہی اور یہ شخص
 جو ایسے زمانے میں کہ کفار اور فساد کا غلبہ ہو رہا ہی سنت نبوی
 پر چلنے میں ہر طرف سے طعن اور تشنیع کے زخم سے ہر دم راحت
 جسمانی اور روحانی کے الم اور رنج میں گرفتار رہتا ہی اس لئے
 اُس کو سو شہید کا ثواب ملے گا اور ہمیشہ مومنین نے مفسدون اور
 پھر نبیوں کے اہل فتنہ سے اس طرح تکلیف پائی ہی چہاں فرمایا یہ

اسلام نے ﴿ قَالَ مَآئِدَةُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامَةِ أَشَدُّ النَّاسِ بِلَاةً
 إِلَّا نَبِيًّا وَوَعْتُهُمُ الْإِصْلَاحَ فَلَا مَثَلَ بَہرِ حَالِ رِضَا سُنْدِی اور تابعداری اسے
 اور رسول کی ہر کام میں ضرور ہی اور یہیں باعث ہی فلاح اور بہتری
 کا ﴿ دنیا چند روزہ ہی آخر اُسے اپنے مالک اور خالق سے معاملہ
 پر لگا ﴿ تو ایسا کرنا چاہئے کہ وہ ان بشر مندگی نہ اُٹھا دے اور دوزخ کا
 کندانہ بنے بلکہ اچھے اعمال عمل میں لگے خوشی اپنے خاوند کی
 حاصل کر کے سر اور بہشت کے جانے کا اُس کے فضل و کرم
 سے ہو دے ذَلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یَوْ تَمِیْہُ مِنْ بَشَاءِ اللّٰهِ اِجْعَلْنَا مِنْہُمْ
 اور حضرت کی سنت سے انکار کرنے کو اسے تعالیٰ کے غضب کا
 سبب سمجھے ﴿ رَبَّنَا اَنْتَ مَنْ قَدْ خَلَّ النَّارَ فَقَدْ اَخْزٰیْتَهُ وَمَا
 لِلظَّالِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ فَلَا تَجْعَلْنَا مِنْہُمْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ کُلُّ
 اُمَّتٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مِنْ اَبِیْ قَبِیْلٍ وَمِنْ اَبِیْ قَالَ مَنْ
 اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی اور تابعداری رسول
 جلیلہ الصلوٰۃ والسلام کی عین تابعداری اسے تعالیٰ کی ہی اسے جان
 شاہ فرمانا ہی مَنْ یُطِيعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلٰی فَمَا
 اَرْسَلْنَاكَ عَلَیْہُمْ حَفِیْظًا رَبَّنَا اَمَّا بِنَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ
 فَاَكْتَبْنَا مَعَ الشّٰہِدِیْنَ بعد اُس تمہید کے یہاں سے اب مسئلے
 شروع ہوئے اسے تعالیٰ ہی تو ذیق دے اور انجام کو پہنچا دے
 یہاں سب کے لئے ﴿

مجھے جو دونوں کا نون بن اُسکے اذان اور اقامت کہتے ہیں واجبہ
 ہی یا سنت یا مستح یا اگر نام اُسکا محمد یا احمد رکھیں درست
 ہی یا نہیں * جواب اذان اور اقامت کہیں کر کے کے دونوں
 کا نون ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے ثابت
 ہی کیونکہ صحیح ترمذی اور سنن ابی داؤد میں ابو رافع رضی اللہ
 عنہ سے روایت ہے کہ کہا اُنھوں نے دیکھا میں نے رسول خدا
 ﷺ کو کہ اذان دی حضرت نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے کا نون
 کے پاس جو وقت جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پیٹ سے پیدا
 ہوئے اور مفتاح النجات میں صاف لکھا ہے کہ جو وقت پیدا ہوئے
 حسین رضی اللہ عنہما اذان و دی بنی ﷺ نے اُنکے دہنے کان میں
 اور اقامت بائیں کان میں * اور مسند میں ابو بعلی کے امام حسین
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جسکے ترکا پیدا ہووے چاہئے کہ دہنے
 کان میں اُسکے اذان دیوے اور بائیں کان میں اقامت کہے تو اُس
 ترکے کو اُم الصبیان کا مرض ضرر نہیں پہنچتا وہ نہیں لکھا ہے سیوطی کی
 جامع الصغیر میں * اور نام رکھنا محمد یا احمد مستحب ہی چنانچہ صحیح
 بخاری و صحیح مسلم میں آیا ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے نام رکھو میرے نام سے * اور سنن ابی داؤد میں بھی ہے کہ نام
 رکھو پیغمبروں کے نام سے جیسے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ * اور سیوطی
 فی جامع صغیر میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

مَنْ وَلَدَ لَهُ ثَلَاثَةٌ أَوْ لَدُنْهُ فَلَمْ يَسْمَعْ أَحَدَهُمْ بِاسْمِ مُحَمَّدٍ قَدْ جَهِلَ
 جسکے یہاں پیدا ہونے والے تین لڑکے اور ان میں سے ایک کا بھی نام
 محمد نہ رکھے تو مقرر وہ نادان ہی * رواۃ الطبرانی فی الکبیر و
 ابن عدی فی الکامل * حاصل اس حدیث کا یہ ہے کہ جسکے تین بیٹے
 پیدا ہو دیں اور ایک کا بھی نام رسول خدا ﷺ کے نام پر نہ رکھے، تو
 وہ اس برکت سے محروم رہے گا * ۲ مسئلہ * لڑکے کے کان میں جو
 سون اذان دینا ہی اُسکو شیرینی یا نقد دینا جائز ہی یا نہیں * جواب
 اذان دینی لڑکے کے کان میں حدیث سے اس قدر ثابت ہے کہ کوئی
 اُس لڑکے کے بزرگوں سے اذان اور اقامت کہے اور اگر اُسکے
 بزرگ کے سوا کسی اور کوئی غیر اذان کہے تو بھی جائز ہی واسطے
 ادا سے سنت کے * پھر کچھ نقد اور شیرینی اُسکو دیوین یا نہ دیوین
 کیونکہ آگے رکھنا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نقد اور جنس سے
 آن حضرت علیہ السلام و الصلوٰۃ کی خدمت میں ثابت نہیں ہے *
 ظاہر اچھ دینا اُس وقت میں مستحق کو خیر کے باب سے ہی
 بشرطیکہ اس بات کو رسم نہ کر لیں * لَا يَكْفِي اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وَهَبَهَا
 اور اگر کوئی اذان کی مزدوری کی نیت سے دے تو اُجرت لینی
 اذان میں جائز نہیں چنانچہ علماء فرماتے ہیں کہ اذان دینی لڑکے کے کان
 میں عبادت کی قسم سے ہی اور اُجرت لینی دینی کام و عبادت پر
 موافق اصل قاعدہ جمعہ کے درست نہیں * هَكَذَا فِي الْهَدَايَةِ وَ شَرْحِ

اَلْمَوْقَاتِ ۞ اِغْرَتَ لِبْنِ عَادٍ بِرِجَامٍ هِيَ اُسْكَى وَ لَيْلَ يَهُدَا يَهُدَا ۞ اِغْرَتَ لِبْنِ
 نُوْحٍ ۞ اِنْ اَجْرِيْ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ لَئِنْ هِيَ اِغْرَتَ مِمْرِيْ لَمَّا رَسَدَ بِرِجَامٍ ۞
 اِذَا نِ اِذْ اَقَامْتَ كَ وَاَسْطَ مَسْتَحَبٌ هِيَ كَرَّ اُسْ لَرَّ كَ كَوْنَهَا
 كَ بَاكٍ كَهْرَ سَ مِثْنِ لِبَسَتْ كَ اِذَا نِ اِذْ اَقَامْتَ اُسْ كَ وَ دَوْنِ
 كَانِ مِثْنِ كَهْنِ اِذْ رَكْبَرِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاحِ اِذْ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ كَ
 كَهْنِ كَ وَ قَتِ اِيْثْنِ مِثْنِهِ كَوْبَهْرٍ اِذْ مِثْنِ جِيسَا اِذَا نِ كَ وَ قَتِ پَهْرَ اِيْثْنِ
 مِثْنِ ۞ اِذْ رُغْرَامِلِ دِيَا لَرَّ كَ كَ مَوْ مِثْنِ مَسْتَحَبٌ هِيَ چَنَانِ حَذِثِ
 حَسْبِ مِثْنِ حَضْرَتِ عَاشِرِ رَضِ اِسْمِ هُنَا سَ رَوَا يَتِ هِيَ ۞ اِنْ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اِلَيْهِ سَلَامٌ كَانَ يُوْتِيْ بَا لَصِيْبِيَّانِ خَيْرُ كَ
 عَلَيْهِمْ وَ بَحْثِكُمْ رَوَا بَ مَسْلَمٌ ۞ جِبْ لَ اِيْثْنِ كَ كَوْبَهْرَتِ كَ پَامِلِ
 تَوْدَا كَرَجِ بَرَكَتِ كَنِ اِذْ رُغْرَامِلِ دِيْتِ لَرَّ كَ كَنِ تَحْنِيْكَ كَ وَ اَسْطَ
 تَحْنِيْكَ سَ مِثْنِ اِذْ جَبَانَا خَرَجَ كَا اِذْ رُغْرَامِلِ اُسْ كَا تَو مِثْنِ لَرَّ كَ كَ اِذْ خَطَرِ
 مِثْنِ چَيزِ حَكَمِ مِثْنِ غَرَجِ كَ هِيَ مَ مِثْنِ اِذْ اَقْلَمِ هِيَ ۞ ۳ مَسْئَلَهُ ۞
 لَرَّ كَ كَ تَوْدَا هُوْنِ سَ جَوْدِ مَسْئَلِهِ كَ حَجَامِ اِهْلِ قَرَابَتِ كَو
 اُسْ لَرَّ كَ كَ مِثْنِ كِيَادِيْ دِيَا يِ اِذْ دَوْنِ لَرَّ كَ اُسْ حَجَامِ كَو كَبَرِ سَ
 وَ رَقْمَدِ كَ قَسْمِ سَ دِيْتِ مِثْنِ يَهُدَا سَ مَسْئَلِهِ جَابِرِ هِيَ ۞ جَوَابِ
 ظَاهِرِ اَقْدَا اِذْ كَبَرِ حَجَامِ كَو دِيَا مِثْنِ كِيَادِيْ كَ مِثْنِ جَابِرِ هِيَ
 لَمَوْ اَسْطَ كَ اِيْثْنِ وَ قَتِ مِثْنِ دِيَا فَوْ شَخْمَرِيْ دِيْتِ دَالِ كَو صَحَابِ
 سَ مِثْنِ مِثْنِ اِلَامِ كَ بَعْنِ نَابِتِ هُوَا يِ ۞ چَنَانِ كَعْبِ هِيَ

مالک مہاجر رضی اللہ عنہ نے نزول آیہ توبہ کے وقت اُسکی خوشخبری سنانے والے کو مایوس خاص و بای * ۱ سب طرح سے صحیح بخاری و غیرہ میں بھی ہے * لیکن مبشر کو انعام لینے کا دعویٰ شرع شریف کے روئے ثابت نہیں ہی مگر دینا اسے وقت میں دینے والے کا احسان ہی یعنی احسان کرنے والے پر جبر نہیں وَلَا جَبْرَ عَلَی الْمُتَّبِعِ کَذَا فِی کِتَابِ الْفَقْہ * لیکن اگر خوشخبری سنانے والا گھاس کے سبز بنے آگے رکھ کر مہار کبادی دیوے جیسار سوم کفار ہند کا ہی تو اس صورت میں اُس خردینے والے کو انعام کے عوض جھڑکی دیا جائے واللہ اعلم * ۴ مسئلہ * رسم چھو چھک کا جو ہندوستان میں مروج ہے یعنی لڑکے کے پیدا ہونے سے اُس لڑکے کو ری کے باب کچھ زور اور کپڑا اور خلع داماد کے گھر بھیجتے ہیں یہہ جائز ہے یا نہیں * جواب * بھیجنا ان چیزوں کا ناہمال کی طرف سے اور لینا ان لوگوں کو اگر یہ نیت صلہ رحمی کے ہو تو جائز ہے کیونکہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی حاجت کے وقت خر گیری حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کرتے تھے حکم آیہ کریمہ * وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ * پس نفع پہنچانا قارب کو بے قید رعایت رسم کے کہ مروج اہل ہند کا ہے بشرطیکہ مقدم رہو اور قرض کی نوبت نہ پہنچے تو بہتر ہی اور دلیاں اُسکی یہہ آیہ کریمہ ہی وَأَقْبِلُوا الْخَيْرَ لِمَالِكُمْ قُلُّوْنَ * اور اگر خہالت کے رہمو گے ادا کی نیت سے ہو دے

تو جائز نہیں کہ اُضمین ہندوئی رستم کی تشبیہ پائی جاتی ہے کبھی
 درست نہیں * فال علیہ الصلوٰۃ والسلام من تشبه بقوم
 فهو منهم جو اپنی وضع ساوے ایک قوم کی تو وہ اُنھیں من کا تھرا
 * مسلمانہ * کر کے کا عقیقہ ساتویں روز اگر کسی عذر سے
 نہ ہو سکے تو کتنی مدت تک جائز ہے اور کر کے کے سر کے بال کو رو بچے
 یا سونے کے سناخم وزن کر کے حجام کو دینا درست ہے یا
 نہیں اور کس طرح پر عقیقے کے گوشت کو بانٹنا چاہیے اور
 ہر اور ہانوں اُسکا کیکو دبو بن یا چمڑے وغیرہ کے ساتھ زمین
 میں گاڑ دین اور اُسکی ہڈیوں کو توڑنا جائز ہے یا نہیں * جواب ہمارے
 جشیہ عقیقہ کو مستحب جانتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر عقیقہ کر کے
 کا ساتویں روز نہ ہو سکے تو چودھویں روز کریں اور اُس روز بھی
 نہ ہو سکے تو اکیسویں روز کریں اور اگر تعجب تنگدستی اور بے مقدوری
 کے اُس روز بھی نہ ہو سکے تو ناجاری ہی کچھ فرض واجب نہیں کہ
 اُسکے واسطے پوچھ قرض کا اپنی گردن پر لیوے * اور اُس کر کے
 کے سر کے بال کو رو بچے کے ساتھ وزن کر کے محتاج کو دینا بھی
 مستحب ہے لیکن نائی کو اُسکی اُجرت کے صاحب من دینا
 سے کچھ ثواب نہیں اور خیرات نہیں ہوتا ہے * اور اُس بال کو
 موئے کے ساتھ بھی وزن کرنا صاحب مقدور کے واسطے جائز ہے
 اور اُن بالوں کو دفن کرنا مستحب ہے کذا فی الطبیبی شرح

المشكوة * پس لازم ہی کہ ہر کوئی مسخت کی نیت سے حقیقتہ
 کرے * قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَلَّامٌ مَرُوفٌ بِنِعْمَةِ اللَّهِ تَزِيدُ حَتَّى
 يَوْمَ السَّابِعِ وَيَسْمَى وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ
 ابوداؤد والنسائی ترمذی گروہین رہتا ہی ایسے عتیقہ کے ساتھ بین دن
 اُس کے لئے ذبح کیا جاوے اور نام رکھا جاوے اور نہ مرتہ ایسا جاوے
 اور عتیقہ بین ادلی اور افضل بھی ہی کہ تر کے کے واسطے دو بکری
 ذبح کریں نہ ہو وے یا مادہ اور اگر ایک بکری ذبح کریں کفایت تو بھی جائز
 ہی * اور تر کی کو واسطے ایک بکری نہ ہو یا مادہ * اور اگر بھرت
 یا دنیہ ذبح کریں تو بھی جائز ہی * اور تقسیم کرنی اُسکی بعد ذبح کے
 اس طرح ہر سبب ہی کہ سر اُس بکری گامائی کو دیوین اور ایک
 بران اُس کا جناں دانی کو باقی گوشت کو اُس کے تین حصہ کریں خواہ
 وزن کر کے خواہ انداز سے سے پھر ایک حصہ اُس کا فقیر اور سبب کریں
 کو دیوین اور باقی دو حصہ کو بکا کر اقدرب اور ہمسائے کے لوگوں کو
 کھلا دیوین * كُنَّا قَالِ الْعُلَمَاءُ حُكْمُ الْحَقِيقَةِ حُكْمُ الْأَضْحِيَّةِ مَا لَزَن
 نَ كَمَا هِيَ كَحَقِيقَةِ كَحُكْمِ فَرِيَانِ كَحُكْمِ كَمَا هِيَ * اور اُس
 گوشت سے کھانا باب کو بھی جائز ہی * وَالْهَيْهَوَ رِخْلَانَهُ فَلَا أَصْلَ لَهُ
 فِي الشَّرْعِ وَلَا تَكْسَرُ عِظَاهُمَا فَقَا وَلَا وَإِنْ كُسِرَتْ فَلَا بَأْسَ بِهِ
 لِأَنَّ الْأَضْحِيَّةَ تَكْسَرُ عِظَاهُمَا كَذَلِكَ فِي كُتُبِ الْفَقْهَةِ * یعنی مشہور
 ہی طاعت اُس کا موا اُسکی کچھ بننا و ہمیں ہر ع بین * اور نہ تو تر نہ

۱۔ کسی کا قاتل ٹیک نہی اور اگر تو رے تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ قربانی
 میں ہتھان تو رفتے ہیں فقہ کی کتابوں میں اس کی کھائی اور عقبتہ
 کے تکرار و تکرار میں من و من کرنا جائز نہیں ۱۰ لَآ تَزْنِ اِضَاعَةُ الْمَالِ
 وَهِيَ لَا تَجُوزُ لِصِدْقِ الدِّينِ الشَّوْغِ ۱۱ کیونکہ یہ ضایع کرنا مال کا ہی اول
 یہ مشروع میں جائز نہیں ۱۲ اور اس بکری کے ہاتھوں کو اگر مر کے
 تابع سمجھیں تو نائی کو دین ۱۳ اور نہیں تو اپنے کام میں لادیں ۱۴ اور
 اس کی کھالی کسی کو دے والین یا خجہ کر و کے کتاب کی جلد میں
 لگا دیں ۱۵ اور عقبتہ کی یہ دعا جو فقہ کی کتاب میں ہی اس کو عقبتہ کے
 ذبح کے وقت پڑھیں ۱۶ اَللّٰهُمَّ اِنِّ هَذِهِ عَقِيْقَةُ ابْنِي فَلَانٍ وَهِيَ
 بَدَنُهُ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِي وَعَظْمُهَا بِعَظْمِي وَجِلْدُهَا بِجِلْدِي وَشَعْرُهَا
 بِشَعْرِي اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهَا مِنِّي وَاجْعَلْهَا نَدَاءً لِابْنِي مِنَ الْغَارِ ۱۷
 ۱۸ مسئلہ ۱۹ کونکی مکتب جو بار برس چار مہینے چار گھنٹی میں لوگوں نے
 مقرر کیا ہی اصل اس کی کیا ہی اور یہ جائز ہی یا نہیں ۲۰ جواب
 کونکی مکتب جو ہند میں رداج ہی ۱۱ منطرح پر شریعت کے اصول
 سے کہ کتاب اور سنت اور اجماع امت اور قیاس مجتہدین
 صاحبین ہی کہیں ثابت نہیں ۲۱ پھر کونکی مکتب میں اس قدر
 اہتمام اور سعی سائل اہتمام و لیمہ شادی کے کرنا کچھ ضرور نہیں
 مگر جب قدر ثابت ہو اسو یہ ہی کہ جب کوئی لڑکا اولاد سے عید المطلب
 کے پہلے بات کرنے لگتا تب جناب پیغمبر خدا ﷺ اس کو کایہ توجہ

اور آیت ﴿ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا ﴾ الی آخر المورہ
تعلیم فرماتے چنانچہ کثرت حصن حصین وغیرہ میں مرقوم ہی ﴿ اور ترکے
کی گویائی کی کچھ حد اور سال و سن مقرر نہیں ہی ﴾ بعضا و دوبرہ
میں اور بعضا کم و زیادہ میں بات کرنے لگتا ہی ﴿ وَقَالَ الْعُلَمَاءُ اِنَّ
قَوْلَیْهِ لَسَا نَدْعُیْکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَقُلِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ اِنَّ مِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ اَبْلَغَ سَبْعِ سَنَیْنِ خَمْسَ وَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ
یَرْخُزَہٗ وَ یَرْبَا بِصَلٰوۃٍ تَدْرِیْہَا کَمَا جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ مَرُّوا
صَبِیْہَا نَکُم بِالصَّلٰوۃِ اِنْ اَبْلَغُوْا سَبْعًا الْحَدِیْثُ کہہا عالمون نے جب کھلے
زبان اُسکی تو سکھلا و اُسکو کلمہ اوز آیت قل الحمد کو آخر تک اور
جب سات برس کا ہو ختمہ کیا جاوے مناسب نہیں توقف کرنا
اُس سے اور کہا جاوے نماز پڑھنے کو تاکہ عادت پڑ جاوے جیسا
حدیث میں آیا ہی حکم کرو اپنے کتر کو کو جب پہنچن وے سات
برس کو حدیث کے آخر تک ﴿ اور شرح شریعتہ الاسلام میں لکھا ہی کہ
کتر کو نکی کتاب کے واسطے چار برس چار مہینے چار دن جو مقرر کئے ہیں
بعضے اُسکی وجہ یوں بتاتے ہیں کہ جب جناب پیغمبر ﷺ کا
سینہ پہلی بار شق ہوا تو سن شریف حضرت کا اُس وقت
اسی قدر تھا بعد اسکے لکھا ہی ﴿ وَالْمَشْهُوْرَانِہٖ عَلَیْہِ وَحَلٰی اِلَیْہِ
الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کَانَ لَہٗ حِیْثُ نَزَلَتْ سَنَیْنِ اور مشہور یوں ہی
ہے اِس قول مشہور کی نقل سے پہلی توجیہ سنت ہو گئی

فَصَحَّحَ أَنَّ هَذَا التَّوَقُّفَ لَا أَصْلَ لَهُ فِي الشَّرْعِ * پس صحیح ہوئی یہ بات کہ ایک وقت کا مقرر کرنا اسکی کچھ اصل نہیں شرع میں * ۷ مسئلہ * شیرینی یا کھانا بابتنا بعد مکذب کے خوش و اقارب کے لئے جائز ہی یا نہیں * جو اب شرع شریف میں بعض نعمت کے حاصل ہوئے کے بعد فرحت اور خوشی کرنے کو جائز رکھا ہی جیسا طعام ولیمہ بعد نکاح کے اور عقیقہ بعد تولد فرزند کے اور یہ نہیں ہی کہ ہر ایک نعمت کے حاصل ہوئے کے وقت خوشی کرنی جائے تو اب مکذب کے وقت طعام اور شیرینی تقسیم کرنی مسمون نہیں * مگر یہ تقسیم کرنی اس وقت مباح ہی کہ اس میں گرائیو الے کو اپنا فخر یا لوگوں کو دکھانا سنا یا اور کوئی مطالب منظور نہوا گریا ہو تو مکر وہ ہوگا * اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مورہ بقرہ سیکھنے کے بعد ادنت ذبح کر کے اپنے دو حوٹو کو کھلایا تھا چنانچہ تفسیر فتح المعزیز میں مذکور ہی * پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ خوشی کرنی بعد حصول نعمت کیہ خصوصاً جب کہ وہ نعمت دینی ہو کھانا کھانا اور تقسیم شیرینی وغیرہ کرنی دوستوں کے لئے جائز ہی * چنانچہ پورب کے ملکوں وغیرہ میں بعد ختم قرآن شریف کے کھانا اور شیرینی وغیرہ تقسیم کر کے خوشی کرتے ہیں اور اُنہی کو نشرہ کہتے ہیں جائز اور مباح ہی بلکہ مستحب اور اس بطرح سے بعد فراغ تحصیل علوم کے خوشی کرنی جائز ہی * وَاللّٰهُ عَلٰی مَا نَقُولُ

وَكَيْلٌ * ۸ مسئلہ * ترکو یکے ختنے اور ترکو یونکی کن بھسڈن میں
جو شیرینی اور کھانا تقسیم کرنے میں جائز ہی یا نہیں * جواب
ترکو یکے ختنے کسی شادی میں تقسیم طعام اور دعوت کرنی جائز ہی بلکہ
درست ہے چنانچہ شیخ عبدالحق رح نے عربی شرح میں مستکذۃ شریفہ
کسی کھاجی اگر اس بطرح شیرینی بھی تقسیم کریں تو جائز اور مباح
ہوگا لیکن ترکو یونکی کن چھیدن میں شیرینی اور طعام تقسیم کرنے
کسی بات کسی کتاب میں نہیں لکھی گیا یہ اہل ہند کا رسم ہی
اور فقہ کی کتابوں میں مثلاً درختہ وغیرہ میں اعتقاد کھاجی کہ لا بابت
بِثَقْبِ اُذُنِ الْاِطْفَالِ مِنَ الْاَبْنَاتِ لِانَّهُمْ كَانُوا يَفْعَلُوْنَ ذَٰلِكَ فِي
زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَيْرِ اَنْكَارٍ اَنْتَہِی * یعنی ترکو یون کے کان
چھیدنے میں کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے میں اسیرانکار نہ تھا اور نصاب الاحتساب میں یہ
عبارت بھی کہ * لَا بَابَ مِنْ ثَقْبِ اُذُنِ الْاِطْفَالِ مِنَ الذَّمَّاءِ وَ
فِيهِمْ لَيْلٌ عَلٰی اَنْ تَقْبِ اُذُنِ الْاِطْفَالِ مِنَ الذَّكْوٰی مَكْرُوۡہٌ فَتَحْتَسِبُ
عَلٰی مَنْ فَعَلَهُ اَنْتَہِی * ترکو یون کے کان چھیدنے میں کچھ مضائقہ
نہیں اس میں دلیل ہی اسبر کہ ترکو یون کا کان چھیدنا مکروہ
ہی * سو جو کوئی ایسا کرے احتساب جاری ہوگا اس سبب *
* ۹ مسئلہ * ختنے کے وقت ترکو یون کو نسا پلانا اور اُنکے ہاتھ
پانو نہیں پھیرنی لگانی جائز ہی یا نہیں * جواب نشے والی دوا

نابالغ تر کو نکو بلا نامہ لڑکا ہو یا تر کی حرام ہی جیسا کہ بالغ مرد اور
 بالغ عورت کو نکو حرام ہو ایسی اور مہندی لگانی بھی ہاتھ پاؤں میں
 تر کے کے حرام ہی ❦ لَا تَهْنِ فِي حُكْمِ الرَّجُلِ الْبَالِغِ وَهُوَ
 عَلَيْهِ حَرَامٌ اور چھوٹی تر کیوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانی
 جائز اور مباح ہی جیسا بالغ عورت کو نکو جائز اور مباح ہی ❦
 كَمَا فِي نَصَابِ الْأَحْتِسَابِ وَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَخْضِبَ يَدَ الصَّبِيِّ
 وَرَجُلَهُ بِالْحِنَّاءِ وَيَحْرَمَ عَلَى الصَّبِيِّ شُرْبُ الْخَمْرِ وَآكُلُ الْهَيْئَةِ
 وَالْأَثَمِ عَلَى الذَّيْ سَقَاهُ وَآكَلَهُ ❦ مناسب نہیں کہ مہندی لگانی
 جاوے تر کے کے ہاتھ پاؤں میں اور حرام ہی اُس پر پینا
 نشا کی چیز کا اور کھانا مرد سے کھا اور گناہ اُس پر ہو گا جو کھلاویگا
 اُس کو اور پلاویگا ❦ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ الْخَمْرُ مَا خَامَرَ
 الْعَقْلَ ❦ خمر وہ چیز ہے جو دہ کرے عقل کو ❦ اور یہ بھی حدیث میں
 آیا ہے كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ یعنی سب نشے کی چیز حرام ہی پس جو چیز
 بالغ مرد و نکو جائز ہی وہ نابالغ تر کو نکو بھی جائز ہی اور جو بالغ عورت کو نکو
 و مست ہی وہ نابالغ تر کو نکو بھی درست ہی اور جو چیز دونوں
 کو مباح نہیں وہ نابالغ تر کے اور نابالغ تر کی کو بھی مباح نہیں ❦ اور
 جو دو انشائی ہی بالغ مرد و نابالغ عورت کو نکو وہ مطلق حرام ہی
 پس چھوٹے تر کے اور چھوٹی تر کی کے حق میں بھی وہ چیز اُن کی
 نسبت بغت کہ سبب حرام ہوئی ❦ ۔ مسئلہ ۔ زیور اور

رہشمنی کبرتر کے کو پہنانا اور سنت بھی بنا نہیں اور اگر عورت بے
 اجازت شوہر کے اپنی طرف سے پہنا دے تو اُس پر کیا حکم ہے ؟
 جواب زیور اور رہشمنی کبرتر کے کو پہنانا مکروہ ہے ؟ کما قال
 فِي الْهَدَايَةِ وَيُكْرَهُ أَنْ يَلْبَسَ الذَّكَورُ مِنَ الصَّبِيَّانِ الذَّهَبَ
 وَالْحَرِيرَ لِأَنَّ الْحَرِيمَ لَمَّا قَبِلَتْ فِي حَقِّ الذَّكَورِ وَحَرَّمَ اللِّبْسَ حَرَمَ
 الْأَلْبَاسَ كَالْحَرَمِ لِمَا حُرِّمَ شَرْبُهُ حَرَمَ سَقِيئِهِ ؟ اور یہ بھی ہدایہ میں
 ہے ؟ وَلَا يَجُوزُ لِلرَّجَالِ التَّحَلِّيُّ بِالذَّهَبِ أَمَّا رَوَيْنَا وَلَا بِالْقَضَةِ
 لِأَنَّهَا فِي مَعْنَاهُ انْتَهَى ؟ وَفِي نَصَابِ الْأَحْتِسَابِ نَا فَلَا مِنْ شَرْحِ
 الْأَطْحَاوِيِّ الْكَبِيرِ وَيُكْرَهُ لِبَاسُ الْحَرِيرِ لِلرَّجَالِ وَالصَّبِيَّانِ مِنْ
 أَنْذَكَو رَوْكَةً أَيْ الذَّهَبَ وَالْقَضَةَ ؟ وَإِضَاقِيهِ وَيُكْرَهُ لِلذَّكَورِ
 الصَّغَارِ الْخَلْخَالَ وَالسَّوَادَ انْتَهَى ؟ جیسا کہ اہل ہدایہ میں کہ پہنانا
 کبرتر کوں کا سونا اور کبرتر رہشمنی مکروہ ہے امواسطے کہ حرمت
 ثابت ہے انکی مردوں کے حق میں اور حرام ہے پہنانا اور پہنانا خیمہ
 کی طرح کہ حرام ہے بیٹا اُسکا اور حرام ہے پٹانا اُسکا اور یہ بھی ہدایہ
 میں ہے اور جائز نہیں مرد کو پہنانا زیور سونے کا اور نہ روئیے کا کیونکہ
 روپا بھی سونے کا حکم رکھتا ہے ؟ اور نصاب الاحتساب میں طحاوی
 سے نقل کیا ہے کہ مکروہ ہے مرد کے حق میں رہشمنی کبرتر اور
 کبرتر کے حق میں اور اسی مکروہ ہے سونا اور روپا اور اُسی میں
 کہا ہے کہ مکروہ ہے چھو سچے کبرتر کے کے ہاتھ پانوں میں کبرتر سے و الیہ

اور اگر غور میں اپنے پاس سے بے اجازت اپنے شوہر کے لیے کوٹھو
 بنو اور رہے۔ بشمی کپڑا پہناوین تو اُنکے خاوندوں کو بہت ضرور
 ہی کہ من زیور اور کپڑے کو اُن سے لے لیوین قال رسول
 اللہ ﷺ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ اِلَى اَخِرِ الْحَدِيثِ
 كَذَّافِي الْمَشْكُوَةِ * جو کوئی دیکھے تم میں سے بری بات چاہئے کہ وہ
 مٹا دے اُسے اپنے ہاتھ سے حدیث کے آخر تک جیسا مشکوۃ میں
 ہی اور نہیں تو دونوں گناہ کے شریک ہو گئے اور مراد مکر وہ ہے اس
 مقام میں مکر وہ تحریمی ہی یعنی نزدیک بہ حرام نہ تنزیہی * || مسئلہ *
 دستور ہی کہ نکاح کا دن مقرر کرنے کے واسطے کچھ نقد اور کپڑے
 دلہن کے گھر سے نوشہ کے گھر حجام یا بھات کے ہاتھ بھجوتے ہیں
 اور اس کے عوض بطریق انعام کے دے لوگ بھی کچھ حجام کو
 دیتے ہیں یہ درست ہی یا نہیں * جواب اگر نوشہ کے گھر سے حجام
 اور بادغرش یعنی بھات کو بطریق انعام کے کچھ دیوین جائز ہی
 لیکن حجام اور بھات اس دستور کو اپنی دستاویز کر کے اُس کے
 لینے میں کچھ جبر اور اکراہ نہیں کر سکتا ہی کہ واسطے کہ انعام دینا
 خوشی کے وقت تبرعات یعنی رعایت اور مہوار کے قسم سے
 ہی وَلَا جبر فی التبرعات کما مر فی المسئلۃ الثانیۃ مِنْ خِلَاصَةِ
 کِتَابِ الْفَقْہِ زیر دست نہیں مہوار کرنے میں جیسا دوسرے مسئلے میں گذرا
 * ۱۲ مسئلہ * دلہن کا کھانا بعد نکاح کے جو کرتے ہیں قبل نکاح

گئے بھئی وہ درست ہی بائیں * جواب : اہم نکاحا نکاحا نکاح
 کے بعد سنت بیا اور قبل نکاح کے مہنون نہیں ہی پھر آگے
 کھانا کھلانے سے سنت ادا نہیں ہوتی * قَالَ زَيْنُ الْعَرَبِ فِي
 حَاشِيَةِ الْمُشْكُوَّةِ أَنَّ الْوَلِيْمَةَ يَكُونُ بَعْدَ الدُّخُولِ وَفَيْلَ عِنْدَ الْعَقْدِ
 وَفَيْلَ عِنْدَ هُمَا اِنتَهَى * اس عبارت سے معلوم ہوا کہ طعام ولیمہ
 اُس کھانے کو کہتے ہیں کہ نزدیک عقد نکاح کے یا اور کوئی خوشی کے
 وقت بطریق شکر نعمت کے تیار کریں * اور وہ جو بیرون جہاں
 کہ بعد عقد نکاح کے عروس کے گھر والے برائی تو گون کو کھانا کھلاتے
 ہیں وہ بھی بطریق ضیافت کہ جائز ہی بشرطیکہ اُس مجلس
 میں گانا بجانا کھیلنا شادی و سب * قَالَ الْأَمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْغَزَالِيِّ
 فِي كِتَابِهِ أَحْيَاءُ الْعُلُومِ فِي بَيَانِ مَنَكِرَاتِ الْإِضْيَافَةِ وَمِنْهَا
 سَمَاعُ الْأَوْتَارِ وَسَمَاعُ الْقِيَنَاتِ وَمِنْهَا اجْتِمَاعُ النِّسَاءِ عَلَى
 السُّطْحِ تَنْظُرًا إِلَى الرِّجَالِ فِي مَآكِنَ فِي الرِّجَالِ شَابَ يَخَافُ
 الْفِتْنَةَ بَيْنَهُمْ فَكُلُّ ذَلِكَ مُحَذَّرٌ وَمَنْكَرٌ يَجِبُ تَغْيِيرُهُ وَمَنْ مُحْزَرٌّ
 عَنْ تَغْيِيرِهِ لَزْمُهُ الْخُرُوجُ وَلَمْ يَجْزَلْهُ الْجُلُوسُ فَلَا رُخْصَةَ
 فِي الْجُلُوسِ فِي مَشَاهِدَةِ الْمَنَكِرَاتِ اِنتَهَى * امام غزالی
 رحمۃ اللہ نے فرمایا یہی ضیافت گئی بری باتوں کو * اُس میں سے سنا
 باجون کا اور گانا سنا عورتوں کا اور جمع ہونا نکاح مہنون پر مردوں
 کے دیکھنے کو جہاں جوان جوان مردوں نے اس میں اندیشہ ہی نہیں کیا

تو نے حب یا مین بڑی مین اور نکر نے گئی مین * واجب ہی دوڑ
کرنا انکا اور جو دور کرنے سے عاجزی لازم ہی اُسپر کہ اُس مقام
سے نکال جاوے اُسکو وہاں بیٹھنا جائز نہیں اور اُسکو حکم نہیں
کہ وہاں بیٹھے اور بری باتوں کو دیکھے * لیکن دعوت قبول کرنی طعام
و لیمہ کی اور کھانا اُسکا جائز ہی بلکہ سنت بشرطیکہ وہاں کوئی شرک
و بدعت نہ ہو و یہ اور منکرات شرعہ سے وہ مجلس خالی ہو اور نہیں
تو اُسکا کھانا بھی جائز نہ ہوگا بلکہ مناسب ہی کہ اگر پیشتر سے یہ
بات معلوم ہوئی ہو کہ اُس مجلس میں واپس بات اور اسباب منکرات
جمع ہو ابی تو ہرگز وہاں نہ جایا جائے * اور اُس کھانے کی مجلس
میں شریک نہ ہونے کی ایک یہ بات بھی کہ وہ لیمہ و لیمہ دعوت
کرے اور فقر اور سبکین کو نہ بلاوے * قال رسول اللہ ﷺ
شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يَدْعِي لَهَا الْاَغْنِيَاءُ وَيَتْرَكُ الْفُقَرَاءُ
وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ * ولیمہ کا برا کھانا وہ ہی
جس میں تو نگر و نکو بلاوین اور فقہروں کو نکالیں اور یہ حدیث
صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہی اور ایسا ہی مشکوٰۃ
شریف میں ہی * لیکن دعوت قبول کرنے والا اگر مقصد ہی
اور ممنوعات کے منع کرنے کی قدرت رکھتا ہی تو اُس
منکرات شرعہ کو موقوف کر کے بیٹھے اور ولیمہ کی سنت و دعوت
کو ادا کرے اور اگر وہ شخص عام ہی اور قدرت نہ رکھتا کہ

ہمیں رکھنا تو اگر دہان بیتھکے کھاوے تو جائز ہی کہ اجابت دعوت
 کی سنت ہی اور غامی کو مناسب نہیں کہ باعث بدعت کے سنت
 کو ترک کرے چنانچہ شرح وقایہ میں ہے ﴿ اعلم انه لا یخلو انه ان
 علم قبل الحضور ان هناك لھو لا یجوز الحضور وان لم
 یعلم قبل ذلک لکن ہجم بعدہ فان کان را علی المنع یمنع وان لم
 یکن قادرا فان کان الرجل مقتدی یخرج لئلا یقتدی
 الناس به وان لم یکن مقتدی فان فدد واکل جائز لان
 اجابة الدعوة سنة فلا یترک بسبب بدعة کصلوة الجنائزۃ
 یحضرھا انما یحکۃ انتہی ﴿ لیکن عامی کو بھی ضرور ہی کہ کراہیت
 اسکی دل میں رکھے کما جاء فی الحدیث فان لم یستطع فبعقلہ
 وذلک اضعف الایمان ﴿ اور اگر وہ کراہیت بھی اسکی دل
 میں نہ ہو تو خوف ہی ایمان کے زوال کا العیاذ باللہ ﴿ ۱۳ مسئلہ ﴿
 رسم ہی کہ قبل نکاح کے دلہن کو چند روز علیحدہ مکان میں بٹھلا دیتے
 ہیں جسکو وہ برکھتے ہیں اور اسکو گھر کی انگنائی میں بھی کھاتے ہیں
 دیتے یہہ جائز ہی یا نہیں اور ہندوستان کی رسم سے یہہ بھی کہ
 شادی کے وقت آپس میں بطریق نیوتہ کے کچھ دیتے ہیں یہہ
 جائز ہی یا نہیں ﴿ جواب ہے کام مباح کہے قسم سے نہیں کہ کرنا اور
 نہ کرنا لاکر برابر ہی اور ہست کرنا مباح کہے کام پر خواہ وہ کام کرتے
 کا ہو خواہ نہ کرتے کا مگر وہ ہی چنانچہ ملا علی قاری نے مشکوٰۃ شریف

کی شرح میں لکھا ہے * من اصرغلی امر مندوت وجعلہ عزما
 و لم یعمل با لثر خصہ فقد اصاب منه الشیطان من
 الاضلال فکیف من اصر علی بدعة و مذکر انتہی * جسے ہت کیا
 مباح کام پر اور تھرایا اسکو ضروری اور عمل نکبار خصت پر یعنی
 کرنے اور نکرانے کو برابر بنانا پس فائدہ پہنچایا اسکو شیطاں
 نے گمراہ کرتے سے * پھر کیا حال ہو گا اسکا جسے ہت کیلبدعت
 پر اور ممنوع کام کرنے پر * اور نیو نہ دینے کی رسم برادری میں
 مدد پہنچانے کو بھائیوں کے ساتھ نیکی اور سادگ کرنے کی قسم سے
 ہی * چاہئے کہ موافق مقدور کے خرچ کریں اور دین * اور جو مقدور
 نہ رکھتے ہوں تو فرض کر کے اسکا بوجھ اپنے اوپر نہ اٹھا دیں کیونکہ ادا
 کرنا قرض کا فرضدار پر لازم ہو جائیگا اور لینا قرض ایسے مباح کام میں بہتر
 نہیں ہی واللہ ینہدی من یشاء الی صراط مستقیم * اسے ہدایت
 کرنا ہی اُسکی جاکو چاہتا ہی سیدھی راہ کی طرف * ۱۴ مسئلہ *
 ہرات کے رخصت ہونے کے وقت برادری کے لوگ نوشہ کو
 سلامی کے طور پر کچھ دینے عین اور اسی طرح دلہن کو دو ایک گھڑ
 میں پہنچنے کے بعد منہرہ دکھائی کے نام سے کچھ دینے عین بہ درست
 ہی یا نہیں * جواب شریعت محمدی میں ان جزو کی اصل کچھ
 بائی نہیں جاتی مگر ظاہر حال ان رسموں کا جس میں کچھ دینا ہوتا
 ہی بنام سلامی اور منہرہ دکھائی کے مباح ہو سکتا ہی * لہذا مباح

کام کو لازم کر لینا اپنے اُدھر ضرور نہیں جیسا کہ ابھی گذرا ہے بلکہ لازم
 کرنا اپنے ذمے اُن کاموں کا جن کا ثبوت چارون دلیلوں سے نہو جائز نہیں
 * دے چارون ویلین بے بیٹن * کتاب اور سنت اور اجماع اور
 قیاس * پھر جو ایسے کام کریگا تو گویا اُس نے نئی بات دین میں نکالی
 اور یہ بہت برا ہی * پس اس مقام میں جو اپنے ذل کی
 رغبت سے دے تو مباح ہی اور جو بے مقدمہ و رسی سے دے تو
 اُس پر کچھ بشرعی الزام نہیں * ۵ مسئلہ * رسم ہی کر کے
 یا ترک کی شادی میں اُس کے منہاں کی عورتیں فقہ اور زبور اور
 کپڑے کی قسم سے اپنے ساتھ لے کر دینی بیٹن اور کبھی بیٹن بھی
 ہوتا ہی کہ آپ دے شادی کے اخراجات کو انجام پہنچاتی بیٹن * یہ
 طور شرع میں درست ہی یا نہیں * جواب ایسے کام کرتے شریعت
 میں اصول کے قاعدوں کے موافق جائز ہی بشرطیکہ دینے والے
 صلوک اور برادری کے ساتھ نیکی کرنے کی نیت سے دیوین *
 چنانچہ پیغمبر خدا ﷺ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اپنے
 لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کی طو پر معاملہ کرتے تھے * پس کچھ دینا
 اس قسم کی چیز بلا کر اہیت مباح ہی بلکہ مستحب * اور اگر
 کوئی ایسے وقت میں اپنی برائی اور نام آوری اور شہرت ہوئے
 کی نیت سے دیوے تو جائز نہیں ہی بلکہ مکر وہ کہو اسطے کہ برائی
 اور نام آوری کے لئے مال خرچ کرنا بہت برا ہی * قابل رحمہ اللہ

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ
 اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ ذَاہِ مُسْلِمٌ كُنَّا فِي الْمَشْكُوۃِ * یعنی
 اسے تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کی طرف نہیں دیکھتا لیکن
 دیکھتا ہی تمہاری نیتوں کو اور تمہارے کاموں کو * ۶ مسئلہ *
 فوشہ کو بغیر حاجت غسل دینا اور کپڑے سفید یا رنگین کم کے
 رنگ کے مواسے پہنا کر برات کے لوگوں کے ساتھ گشت و بنا
 اگرچہ دلہن کا گھر نزدیک ہو یا دوسرے گاؤں میں ہو درست ہی یا نہیں
 * جواب * یہہ غسل نہ منون نہ مستحب شرعی ہی * اگر واسطے
 منائی اور طہارت کے کہیں تو مباح ہو غنے کے درجے کو پہنچے گا *
 اور ہر مباح کو کہ جاہل لوگ واجب یا سنت سمجھ کے عہاں کرتے
 ہیں وہ مباح مکر وہ ہو جاتا ہی چنانچہ اُس کا بیان اُو پر ہو چکا ہی
 اور لباس سفید پہنانا جائز ہی * کَمَا فِي الْحَمَّادِيَّةِ مِنَ الشُّعْبَةِ
 وَاحِبُ الْاَلْوَانِ الْبَيَاضُ وَالنَّظَرُ اِلَى الْخَضِرِ يَزِيۡنُ فِي
 الْبَصَرِ وَذَكَرَ لَبَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكِبْرَدَ الْاَخْضَرَ اَنْتَہٰی * اور
 اسی طرح لباس سبز اور سیاہ اور زرد جو زعفران سے رنگا
 ہو ایسا اُسکے مشابہ نہوے تو جائز ہی * اور کم کے پھول سے
 جو کپڑا زرد رنگتے ہیں وہ بھی پہنا کر وہ ہی * اور جو کپڑا سرخ کسم
 کے پھول کے مواسے اور کسی چیز سے رنگا ہو اہودے مو اُسکے
 ہر جگہ ہیں بھی اختلاف ہی اُسکا نہ پہنا اولی ہی * کیونکہ حماد یہ ہیں

پہرہ روایت ہے * دومی الحسن بن النبیؑ اندھا قال وایاکم
 والحمرة فانها من زينة الشيطان فان الشيطان يحب الحمرة
 انتہی * روایت کی حسن بن نبیؑ سے فرمایا دور ہو تم سرخی
 سے کیونکہ وہ زینت سے شیطان کی ہے اور شیطان
 دوست رکھتا ہے سرخی کو * اور گشت کے واسطے سوار ہونا نوشہ
 مہرات کے لوگوں کے ہمراہ اپنی شوکت اور تجمہاں دکھانے کو جائز نہیں ہے
 چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز نے اپنی بعض بعض
 تصنیفات میں نکاح کی بد رسموں کا بیان لکھا ہے * وَلَا يَجُوزُ تَضْيِيعُ
 الْأَمَالِ بِأَحْرَاقِ الْبَارِزِ وَالْكَافِرِ دَرَكُوبِ الْخَيْلِ وَالْطَوَافِ
 بِالْأَمْلاَكِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا
 مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِيَاءَ النَّاسِ وَأَظْهَارًا لِمَعَارِزِ الدُّنْيَا
 وَأَظْهَارَ لَعِبِ الْأَعْمِيقِ وَسُتْرَ حَيْطَانِ الْبَيْتِ بِالْثِيَابِ
 الْحَمِيلَةِ تَزِينًا وَدُخُولِ النِّسَاءِ الْأَجْنِبِيَّاتِ عَلَى الزَّوْجِ بَعْدَ
 الْفَرَاغِ مِنَ الْعَقْدِ وَكَلَامِهِنَّ مَعَهُ وَمَسَافَقَتِهِ وَانْفِاقِهِ وَدَرْجِ
 الثِّيَابِ عَلَى جَسَدِ الزَّوْجَةِ وَأَمْرِ الزَّوْجِ بِأَنْ يَرْفَعَهَا بِلِسَانِهِ
 وَصُفْرِ الْإِنْسَاءِ حَوْلَ الزَّوْجِ وَالزَّوْجَةِ مَعَهُ الْخُلُوعَ كُلَّهُ مِنَ
 الْبِدَعَاتِ الْمَجْرُمَةِ انہی * جائز نہیں خراب کرنا مال کا بارود
 اور کاغذ کے جلاسنے سے اور گھوڑے پر ہر گشت کے واسطے
 شہر میں بدون حاجت کے * فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ سب ہر گشت کی طرح جو نکمہ

اپنے گھردن سے انکڑتے ہوئے اور لوگوں کے دکھانے کو * اور ظاہر کرنا باجمہ
اور ماشہ کا اور ظاہر کرنا کھیلنا شاکر نے والوں کا اور دیواروں کو مڑھنا
اچھے کپڑوں سے زینت کے لئے اور آنا اجنبی عورتوں کا دلہہ کے
خاصے عقد نکاح کے بعد اور باتیں کرنی اُس سے اور ہاتھ بگانا اُسکے
ناک اور کانوں کو اور رکھنی معمری کی دلیان دلیہن کے اعضاء پر
اور کہنا دلہہ کو کہ اُٹھائے وہ اُسکو اپنے منہ سے اور جمع ہونا
عورتوں کا دلہہ اور دلیہن کے گرد خاوت کے وقت * اپنے سب
بد عتین عین حرام * اگر دلیہن کا گھر دوسرے محلے میں یا دوسرے
گاہ تو نہیں ہوئے تو سوار ہو کے نوشہ کا جانا اور برات کا جائز ہی *
* ۱۷ مسئلہ * نوشہ کو کبریا پہنانے کے وقت برادری کے لوگ
موافق مقدور کے کچھ حجام کو دیتے ہیں سودو ست ہی یا نہیں * جواب *
برادری کے آدمیوں وغیرہ کو ایسے وقت میں حجام کو دینا درست
ہی درجہ سباح کار کھتا ہی لیکن حجام کو اُسکے اپنے میں کچھ زور زبردستی
پنہائے کیونکہ ایسے وقت میں حجام کو دینا ساوک اور انعام کے قسم
سے ہی اور انعام میں سختی نہیں چاہے دیوے چاہے مذیوے *
* ۱۸ مسئلہ * ساچق کا دن مقرر کرنا اور اُس دن میوہ اور نفل
اور شیرینی اور جوڑا وغیرہ دلیہن کے گھر میں بھیجنا جائز ہی یا نہیں اور
ترسم مہندی لگائے کی دلیہن کی طرف سے جو مقرر ہی کہ ساچق کے
ایک دن بعد اُسکا اسباب نوشہ کے گھر بھیجتے ہیں اور نوشہ

کہ ہاتھ بانوں میں مہندی لگاتے ہیں اور منٹ ہی یا نہیں * جو اب
 میوہ اور شیرینی اور خوشبو اور جوڑہ وغیرہ نوشہ کی طرف سے بھیجنا
 جائز ہی لیکن اسکے واسطے کوئی دن مقرر کرنا ضرور نہیں بلکہ بھیجنا
 ایسے چیزوں کا بطریق ہدیہ اور تحفہ کے بلا تعین روز یا بیغیر خدائے
 تعالیٰ سے ثابت ہی * چنانچہ معالم التنزیل تفسیر کی کتاب میں مرقوم
 ہے * فَانْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْدًا فَدَخَلَ بِهَا رَسُوْلُ اللَّهِ
 ﷺ اَيُّهَا عَشْرَةَ نَابِئَرِوَسْتَيْنِ وَرَهْمًا وَخَمَارًا دَرَعًا وَادَارًا
 وَهَاجَةً خَمْسِينَ مَدًا مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَنْتَهَى *
 پس نکاح دلایا اُن کا رسول ﷺ نے زید سے بھر گئے اُنکے
 یہاں اور بھیجیں آپ نے اُن کے لئے دس دینارین اور ساتھ
 ورم اور اُور تھنی اور کرنا اور ازار اور پچھانے کی چادر
 اور پچاس مد غلے کی جنس سے اور تیس صاع کھجور وں کے
 اور یہ زید پاک بیٹے تھے حضرت رسول ﷺ کے جسدِ
 اُنکا نکاح حضرت کی چیمیری بہن زینب بنت جحش سے ہوا
 اُس دن بے چیزیں آپ نے کہ اُن کے نکاح کے برابرہ کار تھے بھیج
 دیں * لیکن ان کے بھیجنے میں کچھ تھماں اور آرایش نہ تھا اب ہدیہ
 بھیجنا نوشہ کی طرف سے ثابت ہوا مگر صاحب بھیجنا آرایش
 وغیرہ کہ ساتھ جو اس ملک میں رواج ہی میوہ ثبوت کو نہ پہنچا *
 اب مسلمانوں دینداروں کو لازم ہی کہ شرع شریف میں جسکی

اصل ثابت ہو وہ قہاں بین لاوین اور جسکی اصل شریعت محمدی بنی
 پناوین برائی اور نام آوری کے واسطے اُس رسم کے پابند ہو کے
 یہ ہو وہ خرچ کرین یہہ جائز نہیں اور اسطرح کا خرچ اسراف ہی
 اور گناہ * اور بے ادبی ہی کا غنڈ کے جھار بنانے میں جمہ پر خدا کا نام لکھا
 جاتا ہی * چنانچہ صاحب مراۃ المؤمنین صفۃ المصطفیٰ میں لکھا ہی کہ کاریخ
 میں کا غنڈ کا جھار جو بناتے ہیں برای * کا غنڈ کو عربی بین قرطاس کہتے ہیں اور
 قرطاس میں کلام اسہ لکھتے ہیں بس جھار بنائیوالے اور راضی ہونے والے
 اس کام کے غذاب میں گرفتار ہونگے انتہی * اور رسم حنائندی کی مرد کہ
 قسم سے بالغ ہو یا طفل صغیر اُسکے حق میں جائز نہیں شادی میں ہو یا غیر
 شادی میں تھوڑا ہو یا بہت چنانچہ سہ نہ میں اسکا حال لکھا گیا ہی
 * اور کتاب اشباہ نظائر میں یہ عبارت لکھی ہی مَا حَرَّمَ عَلَی الْبَاطِلِ
 فَوَلَّ حَرَّمَ عَلَیہ فَمَلَّ لَوْلَا الصَّغِيرُ فَلَا یَجُوزُ اِنْ یَسْتَقِیۃ خَمْرًا وَلَا
 اِنْ یَلْبِسَ حَرِیرًا وَلَا اِنْ یَحْضِبَ یَدَہُ بِحِیۡئٍ اَوْ رِجْلَہُ اَنْتَہِی * جس
 چیز کا کرنا بالغ ہر حرام ہوا اُسکا کرنا اُسکے چھوٹے لڑکے پر بھی حرام
 ہوا تو جائز نہیں ہی نشے کی چیز پانی اور نہ رہ شمس کپڑا اور نہ مہندی
 لگانی اُسکے ہاتھ پاؤں میں * وَفِی نَصَابِ الْاَحْتِسَابِ لَا یَنْبَغِی
 حِضَابُ الْیَدِ وَالرِّجْلِ لِلَّذِیْ کُوِّرَ صَغِیرًا کَانَ اَدَکِیۡسًا وَلَا بَاسَ
 لِنِسَاءِ * اس عبارت سے معلوم ہوا کہ مہندی لگانی مرد و نکو
 حرام ہی جیسا کہ شمس کپڑا اور ہونا رو پا اگر ہر لڑکا صغیر ہو * اور

و اسطے عورتوں کے جائز ہی اور مباح بلکہ سنت ہی اگرچہ صغیرہ ہو و سے چنانچہ فتا و اسے حماد یہ بین کنز العمار سے لکھا ہے *
 الْحَمَاءُ مَسْنَةٌ لِلنِّسَاءِ وَ يَكْرَهُ لَغِيْرُهُنَّ لِأَنَّهُ تَشْبَهُنَّ بِهِنَّ رُكْنَ اتَّشَبَهَ الْمَرْأَةُ
 بِالرَّجُلِ مَكْرُوهٌ * وَ فِي الْكُبْرَى وَ الظَّهِيرَةِ لَا يَنْبَغِي لِلصَّبِيِّانِ
 يَخْضَعَتَ يَدَهُ أَوْ رِجْلَهُ لِأَنَّ ذَلِكَ تَرْبِيَةٌ وَ هُوَ مَبَاحٌ لِلنِّسَاءِ
 انتہی * مہندی لگانی سنت ہی عورتوں کے لئے اور مردوں کے
 حق میں مکر وہ ہی کیونکہ اُسمین عورتوں سے مشابہت ہوتی ہی اور
 ایسا ہی عورت کا ستا بہ ہونا مرد کے ساتھ مکر وہ ہی * اور کبری
 اور ظہیر یہ بین لکھا ہی کہ مناسب نہیں کہ رت کے کے ہاتھ اور پانوں
 رنگے جاوین کیونکہ یہہ زینت ہی سو وہ عورتوں کو درست ہی * پھر
 زسم جانبندی کی جو عروس کی طرف سے نوشہ کے واسطے
 مقرر ہوئی ہی باطل اور حرام تھہری مگر وہ دونوں طرف کی عورتوں
 کے واسطے درست اور مباح ہی * اور اصرار یعنی ہت کرنا حرام
 کام پر اور گناہ صغیرہ پر کبیرہ ہی اور گناہ کبیرہ پہنچاتا ہی کفر کے نزدیک
 فعَاذَاسَ مِنْ ذَٰلِكَ * ۱۹ مسئلہ * سہرہ اور پھول کا ہا نوشہ اور
 دلہن کے سر پر باندھنا اور گلے میں دینا اور کنگانہ باندھنا دونوں کے
 ہاتھوں میں درست ہی یا نہیں * جواب * سہرہ جو مونے اور وچے
 کے تار سے ہو و سے مردوں کو اصلا جائز نہیں کیونکہ مونا پہرنا مردوں کو
 مطلق حرام ہی * کما صر فی المسئلة العاشرة * جینا بیان ہوا

و نسویں سائلے ہیں * لیکن استعمال چاندی کا ایک مشغال ہے
 وزن سے بھی کم مردون کی انگشتی واسطے جائز ہی * چنانچہ
 حدیث ترمذی میں ہے کہ کسی نے انگشتی تیار کرنے کے واسطے
 حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ ص من آی شیء اتخنہ قال من
 درقی لا تتمہ مثقالاً * کس چیز سے بناؤں میں اُسکو فرمایا رو سے
 سے اور کم ہو وہ مشغال سے * اور موا سے انگشتی کے اور کسی
 چیز میں چاندی کا استعمال مردون کو درست نہیں ہی فقہ کی کتابوں
 میں ایسا ہی لکھا ہے * اور عورتوں کو دونوں جائز ہی اگر سہرے
 میں استعمال چاندی کا عورتوں کو بھی مکروہ ہی کا فردن کی مشابہت
 کے سبب اور مشابہت کا فردن کی حرام ہی قال النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم من تشبه بقوم فهو منهم جسے مشابہت
 پیدا کی ایک قوم کے ساتھ وہ اُسی میں گنا گیا * سو بھول کا سہرہ بھی
 سبب مشابہت کفار کے جائز نہیں بلکہ بھول کا بار جو نوشہ اور
 ولہن کے گلہ اور سر میں نکاح کے وقت یا بعد اُسکے باندھتے ہیں بدعت
 ہی اور گہروں کے ساتھ مشابہت رکھتی ہی * اور کفار اور گہروں
 کی مشابہت سے احتراز کرنا لازم ہی چنانچہ کتاب مراۃ المؤمن
 میں کہ بطور قناتو سے کہ ہی لکھا ہے کہ نوشہ کے سر پر پھول باندھنا اور
 خوش تارچہ یعنی پگڑی بنا کر کہنی بدعت ہی اور بعضوں نے کہا ہے کہ
 یہ رسم گہروں کی ہی انتہی * اور کنگنہ باندھنا بھی دو لہر دو لہن کے

اٹھ بیٹن کا فرون کی رسم نہی چنانچہ اُس کتاب میں نکاح کی فصل
 میں فتاوا سے مومنین سے گھامی کہ ایک قوم کی یہ رسم ہی کہ
 تھوڑا سرمون اور اسبند نیلے کپڑے میں باندھتے ہیں اور
 اُسکو کنگنہ کہتے ہیں ایسے افعال بدعت اور مہذہبیت کے بہت
 ہیں * سچ تو یہ کہ یہ سنت ہندو کی ہی اور تشبیہ ہندو کی کفر
 ہی یا گناہ کبیرہ * اور اُسکی فصل میں یہ بھی کہ لال تاگانوشہ
 کے ہاتھ میں باندھنا گہروں کی رسم ہی اور اسمین کا فرونے
 کا خوف ہی * اور منافع المومنین میں گھامی کہ رسم ایک قوم
 کی یوں ہی کہ نئے گھڑے میں بھول باندھتے ہیں اور عندل لگائے ہیں
 مویہ بھی شاہستہ گہروں سے رکھتی ہی * اور یہ بھی اُسی
 کتاب میں ہی کہ تھوڑا سرمون اور اسبند ایک لقمہ میں باندھتے
 ہیں اور کنگنہ کہتے ہیں اور نوشہ کے ہاتھ میں باندھتے ہیں سولہ
 کمرے میں بنانے والا اور باندھنے والا اور راضی ہونے والا کفر ہوتا
 ہی * اور سید آدم بنوری رح نے اپنی کتاب میں علم الہدی کی
 کتاب سے نقل کی ہی کہ نکاح میں کئی چیزیں کفر ہیں اور کئی چیزیں
 میں خوف کفر کا ہی اور بعض بدعت * پس جو کوئی ایسے رسومات
 کو بجالاتی ملا قرزوجیت کا درمیان سے اُتھ جاتا ہی اور وہ نکاح
 اہل اسلام کا سا نہیں رہتا اور اُس نکاح سے جو لڑکا تولد ہوتا
 ہی سب اُممکی ثابت نہیں ہوتی ہی اور اگر ثابت بھی ہو تو وہ

ہرام زادگی میں منعوج ہوتا ہی اُن چیزوں میں ایک کنگنہ باندھنا
 ہی یہ صریح کفر ہی جس سے بنانیوالا اور راضی ہو نیوالا اس
 میں لکھ فرماتا ہی کہ دوسری وہ کہ جاودہ پیشے میں جس میں انواع
 طرح کی فضیحتی اور رسوائی ہی * تیسری یہ کہ نوشتہ کے صریح
 ماہین یا دوسری عورتیں دامن ذالتی میں اور دلہن کے صریح پگاری
 و کھتے ہیں اس فعل سے دونوں ملعون ہوتے ہیں کیونکہ رسول ﷺ
 نے فرمایا ہی کہ لعنت خدا کی اُس مرد پر جو آپ کو عورت کی مانند
 بناتا ہی اور لعنت خدا کی اُس عورت پر جو آپ کو مرد کی صورت
 بناتی ہی * چوتھی یہ کہ دلہن کی نر انگلی کو دوہہ اور پانی سے دھوتے
 ہیں اور نوشتہ کو ہلاتے ہیں یہ بھی کفار کی رسم سے ہی *
 اور خوت کفر کا بھی اس میں ہی * پانچویں یہ کہ مصری کی دلیان
 دلہن کے اعضا پر چن دیتے ہیں اور نوشتہ اپنے منہ سے اُنکو اُتھا
 لیتا ہی ان فعلوں سے فاسق ہوتے ہیں اور یہ بھی کفار کی رسموں
 سے ہی اور چار پایوں سے مشابہت رکھتی ہی * چھٹی یہ کہ
 جاوہ کے وقت لالہ نار نوشتہ کے گلے میں ڈالنے مشاطہ اُسکو
 تخت پر آتا کہ ہر ایک اعضا کو اُسکے اندام نہانی تک بھی ناپتی ہی
 اور عورتیں دیکھ دیکھ کر ہنسی میں * ان فعلوں سے عیب ملعون
 ہوتے ہیں * ساتویں یہ کہ مناسطہ اور سبج گالیان دینی
 ہیں یہاں تک کہ سبحد اور محراب اور شہادہ دستار کی

اُممیں امانت پائی جاتی ہی اور یہ کفر ہی ہے آتھو میں یہ کہ نوشہ
 کو دلہن کے گرد شات مرتبہ پھر اتے ہیں سو یہ رسم بھی کافر کی
 ہی ہے نو میں یہ کہ دلہن کی فرج کو شربت سے دھلاتے ہیں بلکہ وہ
 اُممیں پیشاب بھی کر دیتی ہے پھر وہیں شربت لیکر نوشہ کو
 پلاتے ہیں اُممیں بھی خوف کفر کا ہی ہے سو میں یہ کہ سیاہ سر سے
 نوشہ کی آنکھوں میں زینت کے لئے لگاتے ہیں اور یہ مکر وہ ہی ہے بلکہ
 نزدیک اگیار ہو میں یہ کہ نوشہ کو ہنسیاں یا اور کچھ عورتوں کی
 زیورات میں سے پہناتے ہیں یہ بھی بدعت سیئہ سے ہی ہے تمام
 ہوئی عبارت سید کی اور رسم آری مصحف کی جو اس
 ملک میں مروج ہے شریعت محمدیہ میں کہیں اُسکی اصل کتاب میں
 نظر نہیں آئی ہو وہ بھی بدعت ہی اُسکا چھوڑ دینا ہی بہت بہتر
 اور افضل ہے ۲۰ مسئلہ نوشہ کی سواری کے ساتھ
 برات میں نقارہ بجانا واسطے اعلان نکاح کے جائز ہے یا نہیں
 جواب نقارہ بجانا واسطے اعلان نکاح کے حرام ہے چنانچہ ہدایہ کی
 عبارت سے معلوم ہوا ^{وَدَلَّتِ الْمَسْئَلَةُ عَلَى أَنَّ الْمَلَأَ هِيَ}
^{وَالْمَلَأَ هِيَ} کَلَّمَا حَرَامٌ إِلَى آخِرِ مَا قَالَتْ اور فتاویٰ کبریٰ میں لکھا ہے کہ دھول
 بجانا اور سنا اُسکا حرام ہے کہ واسطے کہ یہ سب کھیلیں ہی مگر
 مسلمانوں نے اور کافروں نے جب ترائی ہوتی ہے تب جہاد میں طبل
 بجانا درست ہے کہ واسطے کہ غازی لوگ جو مشرک ہو جاتے ہیں

نہمقارے کی آواز سے پھر سب جمع ہوتے ہیں ✽ اس مقام
 میں طبل کا بجا نا عبادت ہی معصیت نہیں انتہی ✽ اور دھول اور
 تاش وغیرہ حکم میں طبل کے محب کیونکہ ہے سب کھیلنے کی چیزیں ہیں ✽
 وَفِي الْحَمَّانِ يَدَاوِلُ يَحْرُمُ اسْتَعْدَالُ الْاَلَاتِ الَّتِي تَطْرَبُ مِنْ
 خَيْرِ غَنَاءٍ كَالْعَوْدِ وَالطُّنْبُورِ وَالْمَعَزَّةِ وَالْاُطْبُلِ وَالْاَمْرِ مَا رِ ✽
 ومن مجاہد رضی اللہ عنہ قال سمع عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
 عنہما صوت طبل فان دخل اصبغیۃ فی انبیہ وقال هکذا ادرت
 النبی ﷺ یصنع ✽ ومن مکحول عن رسول اللہ ﷺ انه قال
 استبغ المَلاهی مَعْصِیۃً وَالْفَحْلُ وُسْ عَلَیْهَا
 فِسْقٌ وَالْمَلَأْنِ ذِیْہِا مِّنَ الْکُفْرِ ✽ حرام
 ہی استعمال میں لانا کھیل کے اسباب کا بدوین راگ کے جیسے
 بربط اور طنبور اور مارنگی اور دھول اور ستار ✽ اور مجاہد سے
 روایت ہی کہا اُس نے سنی عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے
 دھول کی آواز سو کانوں میں ڈالیں اُنکی زبان اور کہا کہ دیکھا میں نے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ✽ اور مکحول رضی اللہ عنہ
 کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سنا کھیل کی چیز و نہ گناہ ہی
 اور بیہوشی ناس مجاہد میں بدکاری اور کیفیت اُتھانی اُس سے کفر ✽
 وایضا فیہ من الترضیع شرح المنظومة وَالْاُنْکِحَةُ الَّتِیْ
 قُبِعَتْ فِی مَحَاسِنِ الْمَلَاهِی وَالْاَمْرِ اَمِیْرُ تَكْوِیْنٍ مَّخْتَلِفًا ذِیْہِا

بوجہین احدهما یفسق اولى لانه هو الذى احضر الاملاہی
 والاعداف وامرهم بذلك اعطى الامینین علی ذلک الاجرا
 والتمانی ان الحاضرین صاروا فسقة لا متمسکین
 ذلک فلم یبق اولى دلیلاً للاحضار من شہود عندہ * وفي
 خزانة الروایة من الظہیر یترکون ان جنس هذه المسائل ثلثة
 انواع منها ما یکرن خطاء الذکر لا یرى جیب الذکر فیومر
 قائلاً لا نابة والاستمقار * ومنها ما فید اختلافاً فیومر
 باستحسان الذکاح احتیاطاً بالتوبة الا نابة ومنها ما هو
 کثر بالاتفق رائد یوجب احباط جمیع اعمالہ ویلزم اعادۃ
 الحج ان جم دیکون وطئه مع امراتہ زنا والود المتواد
 فی هذه المسألة واما الزنا فانه ان اتی بکلمة الشهادة
 بعد ذلک بکلمة العانۃ وانه یرجع ہما قال او قعل ام یرتفع
 الحفر ہوا المختار انتم ہی * فزائد الروایت من ظہریہ سے
 روایت کہ ای جانا پامائے کہ اس جنس کے مسئلے میں طرح پر ہوتے
 تین اس میں سے ایک وہ کہ اُسکے کرنے میں خطا ہی وہ موجب کفر
 نہیں ہوتا سو حکم ہوگا اُسکے کرنے والے پر توبہ اور استغفار کرنے کا
 اور اس میں سے وہ ہے کہ جس میں حکم علما کا مختلف ہی ہو حکم ہوگا
 اُسکے عامل پر پھر کر نکاح کر لینے کا احتیاط اور توبہ کرنے اور ریشمانی
 اُتھانے پر * اور اس میں سے وہ ہی کہ اُسپر حکم کفر کا دیا جاتا ہی

بالاتفاق اور اُس سے مرت جاتے ہیں عمل نیک اُس کے اور لازم
 آتا ہی اُس پر پھر کرج کرنا اور اُس کی عزت کی صحبت اُس کے
 حق میں زنا تہمیتی ہی اور جو ترکا پیدا ہو اُس سے اس حالت میں وہ ولد زنا
 ہوتا ہی اگرچہ وہ کلمہ شہادت پڑھے اُس کے بعد اپنی عادت کے طور
 پر جب تک رجوع نکرے اپنے کرنے اور کہنے سے جاتا نہ ہیگا اُس کا
 کفر * لیکن دف کے مباح ہونے کا حال نکاح میں بطرح پیغمبر
 ﷺ کے وقت میں متحول تھا جھیسو میں سوال کے جواب میں
 آدمی کا انشاء اللہ تعالیٰ * مسئلہ * شادی و غیرہ میں آتش بازی
 چھوٹی تھوڑی ہو یا بہت جائز ہی یا نہیں * جواب * آتش بازی
 چھوڑنی شادی میں ہو یا غیر شادی میں اسراف ہی یعنی
 خرچ بیجا اور اسراف شریعت میں مسموع ہی * قال اللہ تعالیٰ
 اِنَّ اَحَبَّ اِلَیَّیْنَ کَاَنُوْا خَوَانُ الشَّیْطَانِ رَکَنُ الشَّیْطَانِ لَوْ کَفُوْا
 مقرر بیجا خرچ کرنے والے بھائی ہیں شیطان کے اور شیطان
 اپنے پروردگار کا ناشکر ہی کرتا ہی * چنانچہ مولہ میں سوال کے
 جواب میں حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت
 سے معلوم ہو گیا تھوڑا اور بہت اس حکم میں برابر ہی * پس
 مسلمان دیندار ہر لازم اور واجب ہی کہ جو کام اُس کے مالک
 و ان کی مرضی کے خلاف ہو اُسے چھوڑ دے اگرچہ اس زمانے کے
 لوگ اُس پر راضی نہ ہوں * کیونکہ قیامت کے دن حساب کے

وقت کوئی کام نہ آویگا یہہ اپنے ہی اعمال نیک سے جو خاوند کی مرضی کے موافق ہی فائدہ آتھا دیکھا اور اعمال بد کی گرفتاری سے جس میں خاوند راضی نہیں بہت دکھ پایگا اور موائے حسرت اور مذمت کے کچھ ثمرہ پناہیگا * وہاں کوئی کسی کے کام نہ آویگا خدا اب اسے چھرا نہ سکیگا * ہرچہ وہ تہہ برتے کے منہ سے یا نفسی یا نفس کی مذاسنیگا * اب سمجھ لے اور اپنے اُد پر ظلم نہ کر * مسئلہ ۱۲۲ * نوشہ جب دلہن کے گھر پہنچتا ہی مانی جو ترا سمرال سے پہنے کو ملتا ہی اور وہی جو ترا پہنے ہوئے اپنے گھر آتا ہی یہ درست ہی یا نہیں ؟ جواب اسے کہہ کرے پہنا باج ہی بشرطیکہ ریشمی کے قسم سے نہ ہو وے اور کسم بکار بگا اور زرد رنگ اور تاش بادلو غیرہ جکا پہنا مرد کو حرام ہی نہ ہو وے اور آسمین بیجا خرچ اور اپنی رائی دکھانی لوگوں کو نہو * قال رسول اللہ ﷺ کَلُوا رَاشِرَ بَوَا دَتَصَدُّوا رَا اَبِیْہُو اہَا اَمَ لَیْطَا اِسْرَافَ لَا تَخِیْلَہَا ہَا وَاورپیو اور دیو اور پہنو اور طرح پر کہ بیجا خرچ کر نہ اور بزرگی جتانے اور دکھانے کو نہو * اور تاش بادلو اور ریشمی کہہ کرے کے پہنے کی ممانعت اس حدیث سے صاف ثابت ہوئی * قال رسول اللہ ﷺ اَحِلَّ الْذَّہَبُ وَالْحَرَمُ یُرِیْ الْاِنَاثَ مِنْ اَہْتِی وَحَرَمَ عَلٰی ذُکُوْرَہَا * حلال کیا گیا سونا اور ریشمی کہہ کرے ہماری امت کی عورتوں پر اور مردوں پر ان کے حرام * اور کسم کے رنگ ہوئے کہہ کرے کے پہنے کی

ممانعت اس حدیث سے معلوم ہوئی کہ قال عبد اللہ بن عمر وابن
 الزنادی راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثوبین معصفرین فقال ان
 هذه من ثياب الکفار فلا تلبسوها فی روایت ثلثت اغسلهما قال
 بل احرقهما عبد اللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ دیکھا
 مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑے زرد رنگ کے پہنے ہوئے
 فرمایا یہ لباس کافروں کا ہی سو پہن تو انکو نکالو اور ایک روایت میں
 ہی کہ پوچھا میں نے کہ دھو ڈالوں انکو فرمایا تین بلکہ چار دے ان کو
 اور حدیث صحیح کی رو سے زعفرانی رنگ کا کپڑا پہننا بھی منع
 ہی ہے عن انس رضی اللہ عنہ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ان یتزعفر الرجل الکمل فی المشکوۃ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
 زعفرانی رنگ کا کپڑا مرد نہ پہنے اور فتاویٰ حماد ویرین خانیہ سے
 نقل کیا ہی کہ ویکرہ المرء ان یلبسوا الثوب المصبوغ
 بالمعصفر والزعفران والورد انتہی کہ وہ بھی مرد کو کہہ رہے
 کپڑا رنگہوا کسبم اور زعفران اور درمن کا اور مرد کو پہلا لباس
 بھی پہننا منع ہی جیسا سنہرا منع ہی ہے لان الغضن فی حکم الذب
 لما یفہم من عبارة الہیۃ الہی مروت سابقا راللہ اعلم رحمہ
 حکمہ کیونکہ روپا بھی مونی کا حکم رکھتا ہی جیسا سمجھا تھنے ابھی
 ہدایہ کی عبارت سے جو اوبرگدزی ہی اور اسے خوب جانتا ہی اور حکم
 اسکا بہت پاکا ہی ۲۳ مسئلہ قاض اور وکیل اور روادون

الرَّكِبِ بِالْتَزْوِيجِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يُوَكَّلَ غَيْرُهُ فَإِنْ فَعَلَ فَزَوْجُ الثَّانِي
مَحْضَرَةُ الْأَوَّلِ جَائِزٌ أَنْتَهَى * نکاح کے وکیل کو نہ چاہئے کہ کہے
وہ دوسرے کو وکیل اپنی طرف سے پھر اگر ایسا کیا اور نکاح پڑھ دیا
اُس دوسرے نے پہلے وکیل کے رہتے تو درست ہو جائیگا نکاح * اور
اس مقدمہ میں مسنون یہ بھی کہ دلہن کا ولی آپ نکاح کا خطبہ مسنون
پڑھے اور مائدین یعنی دولہہ دلہن سے ایجاب و قبول کروا دے کیونکہ
حضرت پانچمہر خدایتعالیٰ حضرت بی بی فاطمہ کے نکاح کے وقت جو
حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ ہوا تھا اسی طرح میں میں لائے
تھے چنانچہ سواہب لدینہ میں مرقوم ہے من انس رضی قال جاء ابو
بکر ثم عمر يخطبان فاطمة الى النبي ﷺ فسكت ولم يرفع
اليهما شيئا فانطلقا الى علي يا مراءفة بطلنك ذلك قال علي فنبهاني
لا مرفقة اجروا ابني حتى اتيت النبي ﷺ فقلت اتزوجني
قال وعندك شيء قلت فرسي وبن نبي قال اما فرسك
فلا بد لك منها واما بدنك فبيعها فبعته اباربعماية رثما تيسر درهمان
فجئته بها فوضعتها في حجره فقبض منها قبضة فقال اي بلال ابيع
لنا بها طيبارا مرهم ان يجهزها فجعل لها سرير مشروط ومائدة
من ادم حشرها لبي وقال لعلي ان اانتك فلا تخدم شيئا
حتى اتيك بجاءت مع ام ايمن حتى قعدت في جانب
البيت وانا في جانب وجاء رسول الله ﷺ قال ههنا اخبر قالت

ام ایمن اخوک و قد زوجه بابتک قال نعم و دخل
 فقال لفا طمة اثینسی بماء فقامت الی قعیب فی البیت
 فأتت فیه بماء فاخذته و مسح فیه ثم قال لها اتدی منی فتقدمت
 فنضم بین ثدیها و علی راسها و قال اللهم انی اعینک هابک
 و ذریتهما من الشیطان الرجیم ثم قال لهما ان یری نار یرت
 قصب بین کتفیهما تم فعل مثل ذلک بهابی ثم قال له ادخل
 یا هلك بسم و البرکة اخرجہ ابوحاتیه و احمد فی المناقب بنحو
 * و فی حدیث انس عند ابی الخیر القرظی انی الحاکمی
 خطبها علی بعد ان خطبها ابوبکر ثم عمر فقال علیه السلام قد
 امرنی ربی بذلک قال انس ثم دعا نبی علیه السلام بعد ایام
 فقال یا انس ادع الی ابا بکر و عمر و عثمان و عبد الرحمن
 و عدة من الانصار فلما اجتمعوا راخذوا مجامیسهم و کان علی
 خافیا فقال الحمد لله المحمود بنعمته المعبود بقدرته المطاع
 بسلطانه الامر هرب من عذابه و مطوته النافذ امره فی سماءه و
 ارضه الذی خلق الخلق بقدرته و میزهم باحكامه و امرهم
 بدینه و اکرهم ثم نبیه محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک و تعالی اسمہ
 ربعا لتعظمته جعل المصاهرة سببا لاحقا و امر مقتدر ضار و شج
 یه الارحام و الزم الانام و قال عز من قائل و هو الذی خلق
 من الماء بشرا فجعله نسبا و صهرا و کان ربک قدیرا فامر اللہ تعالی

تَجَرُّى إِلَى قَضَائِهِ وَفَضَاؤُهُ يَجْرِى إِلَى تَدْرِهِ لِكُلِّ قَضَا
 قَدَرٍ لِكُلِّ قَدَرٍ أَجَلٌ وَلِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ يَسْجُو إِلَهُ مَا يَشَاءُ وَرَبِّتِ
 وَمَنْدُهُ أَمَّا الْكِتَابُ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّ أَنْ أَرْجُو
 فَاطِمَةَ مِنْ عِطْرِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَاشْهَدُوا أَنِّي قَدْ زَوَّجْتُهُ عَلَى
 أَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ أَنْ رَضِيَ بِنِكَ عَلَى نَفْسِهِ مَا تَطَبَّقَ
 مِنْ بَسْمِ ثُمَّ قُلْ أَنْتَهَبُ فَتَنْهَبْنَاوْا خَلَّ عَلَى ذِمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَجَعِهِ
 ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ نَبِيَّ أَنْ أَرْجُو فَاطِمَةَ عَلَى
 أَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ أَنْ رَضِيَ بِنِكَ فَتَقَالَ تَدْ رَضِيتُ بِذَلِكَ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَمَعَ اللَّهُ شَمْلَكُمْ وَعَزَّ جَدَّكُمْ
 وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ وَأَخْرَجَ مِنْكُمْ كَثِيرًا طَيِّبًا قَالَ أَنَسُ فَوَاللَّهِ قَدْ أَخْرَجَ
 اللَّهُ مِنْهُمَا أَكْثَرَ الطَّيِّبِ أَنْتَهَبُ * أَنَسُ رَضِيَ عَنْهُ رَوَى عَنْهُ
 أَنَّهُمْ نَفَعُوا كَرَأَى حَضْرَتِ ابُو بَكْرٍ پھر عمر فاروق کے نکاح کر کے لئے
 حضرت پیغمبر خدا ﷺ کے پاس موہب ہو رہے حضرت اس
 مقدمے میں اور کچھ نکاحا اُن کو موہ جائے گئے وہ حضرت علی علیہ السلام کے
 نزدیک اس لئے کہ وہ اس بات کی خواہش کریں * فرماتے ہیں
 علی علیہ السلام کہ جب کہا مجھے اُنھوں نے اس بات کو تبھی اُتھ
 کھڑا ہوا میں اور چلا اس طرح پر کہ گھستی گئی چادر میری زمین سے
 * سو آیا میں حضرت پیغمبر خدا ﷺ کے حضور میں اور کہا میں تم پر
 دو گ میرے ساتھ فرمایا کچھ چیز ہی تیرا ہے پاس کہا میں نے گھر آ

اور زرہ فرمایا کہ گھوڑا تو تجھ کو ضرور بھی لگے زرہ سو بیچ اُس کو پھر
 بیچا جن نے اُسے چار مواعین ورم بین پھر لایا بین اُن کو حضرت پاس پھر
 رکھ لیا آپ نے اُن کو اپنی گود میں اور اُسمین سے ایک مٹھی حضرت
 نے نکال لیا اور فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کو کہ اس سے خوشبو چیز خرید
 لاؤ اور فرمایا شاوی کے اسباب درست کرنے کو مویا گیا اُن کے
 لئے ایک پلنگ خرے کی رسی سے بنا ہوا اور تکیہ چرمی جسمین فرمے
 کے چھائے بھرے تھے * اور فرمایا آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو
 کہ کچھ ناپید فاطمہ سے جب وہ آوے تمہارے پاس جب تک
 نہ آؤں میں تمہارے نزدیک * پھر آئیں حضرت فاطمہ علیہا السلام
 ام ایمن کے ساتھ اور بیٹھیں ایک طرف گھر کے اور میں تھا
 دوسری جانب کو * اُسمین شریف لئے بیٹھیں خدا تعالیٰ اور پوچھا
 یہاں بھی علی میرا بھائی * ام ایمن رض نے جواب دیا کہ حاضر ہیں
 تمہارے بھائی * نکاح باندھ دیا آپ نے اُن کو اپنی لڑکی سے * فرمایا
 حضرت نے ہاں پھر آئے گھر کے اندر اور فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو
 تھوڑا پانی لاؤ * حضرت فاطمہ ایک پیالا بھر کر پانی لے آئیں *
 پھر حضرت نے کالی کر کے اُسمین ڈال دیا اور حضرت فاطمہ کو آگے
 بلایا * جب وہ پاس آئیں والا اُس کو اُن کے سینے کے درمیان
 اور غریبہ اور یون دھاکئی یا اللہ میں نے اُس کو اور اُس کی
 اولاد کو شیطان ہر دو کے قساوسے تیر ہی بنا دیں مویا

پھر فرمایا کہ پھر کرکھڑی ہو پھر کرکھڑی ہو میں دے پھر چھڑک دیا
حضرت نے پانی دونوں بازوؤں کے درمیان اور اسی طرح عمان
کیا حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ پھر فرمایا جاد ابی بنی بنی پام
بسم اللہ کہہ کر اللہ کی سرکٹ کے ساتھ نکالا اس حدیث کو ابو
حاتم اور احمد نے مناقب میں اور ابو النخیر قرظینی نے انس رض
کی حدیث سے نقل کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے بی بی فاطمہ
رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا حضرت ابو بکر اور حضرت
عمر رضی اللہ عنہما کے پیغام بھیجنے کے بعد فرمایا بی علیہ السلام نے
مقرر میرے پروردگار نے حکم کیا مجھ کو لا سکا کہتے ہیں انس رض
پھر بلا یا مجھے حضرت نے کئی دن کے بعد اور فرمایا مجھ کو کہ امی انس
بلا لا تو میرے پاس ابو بکر اور عمر اور عثمان اور عبدالرحمن اور کئی شخصوں کو
انصار سے موجب جمع ہوئے اور اپنے اپنے مقام پر آ بیٹھے
اور حضرت علی علیہ السلام اُموخت حاضر نہ تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ
نے کہ ہر طرح کی تعریف ثابت ہے اللہ تعالیٰ کی ذات میں کہ اپنی
نعمتوں سے وہ تعریف کیا گیا ہے اور عبادت کیا گیا ہے اپنی قدرت
سے اودا طاعت کیا گیا ہے اپنی ماطنات سے اور وہشت دی گئی ہے
اسکے عذاب اور قہر سے جاری ہے حکم اُسکا اُسکے آسمانوں اور
زمینوں میں ایسا خدا کہ پیدا کیا اُس نے مخلوقات کو اپنی قدرت
سے اور امتیاز بخشا ان کو اپنی حکمتوں سے اور عزت دی ان کو

ابن دین سے اور بزرگی دی انہیں ایچے بنی محمد ﷺ سے * بے شبہ
 خدا برکت والا ہی بزرگی اُسکی بلند ہی * بنایا اُس نے نکاح کے
 وقت کو آپس کامیں اور بات مناسب * پر کیا اُس سے رحمت
 کو اور لازم کیا خلق کو * پھر فرمایا عزت رکھنے والا ہی ہر کلام کرنے
 والے سے یعنی اللہ تعالیٰ وہ اللہ ایسا ہی جس نے بنایا آدمی کو پانی سے
 پھر کیا اُسکو نسب والا اور دامادی کا رشتہ دار * اور ہی پروردگار
 تیرا صاحب قدرت پس حکم اُسکا جاری ہی اُسکی فضا کی طرف
 اور فضا اُسکی جاری ہی اُسکے مقدر کی طرف اور ہر فضا کے لئے
 قدر ہی اور قدر کے لئے مدت اور ہر مدت کے لئے کتاب متادیتا ہی
 اللہ جسکو چاہتا ہی اور قائم رکھتا ہی جسکو چاہتا ہی * اور اُسکے
 پاس اصل کتاب ہی یعنی لوح محفوظ * مقرر حکم کیا اللہ عزوجل
 نے مجکو اُسکا کہ نکاح کردن میں فاطمہ کا علی ابن ابی طالب کے ساتھ *
 اب گواہ رہو تم ! سپر کہ مقرر میں نے نکاح کر دیا اُسکے
 ساتھ پھر موثقال روپے کے مہر پر اگر راضی ہو اسے پھر علی * پھر
 منگائیں حضرت نے ایک باسن میں کھجوریں اور فرمایا کہ تم
 لوگ لو ان کو سولت لیاہم نے * ! مبین آئے وہاں حضرت علی
 علیہ السلام اور تبسم کیا بنی ﷺ نے اُنکو دیکھ کر اور فرمایا کہ مقرر اللہ
 عزوجل نے حکم کیا مجکو نکاح کر دینے کا تیرے فاطمہ کے ساتھ چار سو
 روپے مثقال مہر برسم ! سپر راضی ہو * کہا حضرت علی

علیہ السلام نے کہ جن راضی ہوا اسپر یا رسول اللہ پھر فرمایا علیہ السلام
 نے جمعیت دیوے اللہ تعالیٰ تمہارے بے تھکائی رہنے پر اور عزیز
 کرے تم دونوں کی سعی کو اور برکت نازل کرے تم دونوں پر اور پیدا
 کرے تم دونوں سے بہت سنی اولاد ہال * کہا انس رضی اللہ
 عنہ قسم اللہ کی مجھ شبہہ پیدا کی اللہ نے اُن دونوں سے بہت سنی اولاد
 پاکیزہ آخر ہوئی مواہب کی عبادت * اور دو خطبے اور رہیں کہ
 پر ہنا نکاح سنت کی رو سے ثابت ہی انشاء اللہ تعالیٰ فریب
 آئندہ کے سوال میں لکھے جائینگے * چو یہ سوال * معمول ہی
 کہ اس ملک کے قاضی ایجاب و قبول کے پہلے کلمہ طیب اور
 امانت باللہ اور دعاے قنوت وغیرہ پڑھوائے تین یہ طریقہ
 مسنون ہی یا نہیں اور ایجاب و قبول کے لفظ کو ایک بار کہنا بس
 ہی یا تین بار تکرار کروانا ضروری اور ایجاب و قبول کے پہلے نکاح
 کے متولی کو خطبہ پڑھنا سنت ہی یا اُسکے بعد اور کون سا خطبہ پڑھنا
 مسنون ہی * * جواب نکاح میں معمول یہی ہی کہ پہلے ان تین خطبوں
 سے ایک خطبہ پڑھے بعد اُسکے دو لہہ دہن کے درمیان ایجاب
 و قبول کروا دے اور ایجاب و قبول ایک مرتبہ کرنا کفایت
 کرتا ہی تین بار تکرار کرنے کی حاجت نہیں جیسا فرید و فروخت ہے
 وغیرہ کے مقدموں میں ایک بار کفایت کرتا ہی * اور پڑھنا کلمہ
 طیب اور امانت باللہ وغیرہ عاقدین سے نکاح کے وقت اصحاب

اور اگلے کو گوشتے ثابت نہیں ہوا مگر جب عقیدے میں دو نون
 عقد کر نیوا لونکے کچھ خلل در میان آیا ہووے اور اس بات کو معلوم
 کریں اُمومت بطریق تجدید اسلام کے کلمہ طیب و غیرہ پڑھوانا
 البتہ ضرور ہی اور اگر جانیں کہ اُسکے عقیدے اور ایمان میں کچھ
 خلل نہیں ہی تو پھر کلمہ پڑھانا زیادتی اور محض جہالت ہی * حدیث
 کی اور تواریخ کی کتابوں سے ایسا معلوم ہوا کہ خطبہ نکاح کا جو
 معمول صحابہ اور ملاحے سافت کا تھا مویہیں تین خطبے میں * پہلا
 وہ جسے حضرت ﷺ نے بی بی قاطرہ رضی اللہ عنہا کے نکاح میں
 پڑھا تھا جو اُسکے پہلے مریے میں لکھا گیا ہی * دوسرا خطبہ وہ کہ بی بی
 ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت ﷺ کے ساتھ جب ہوا تھا
 اُس خطبے کو نجاشی پادشاہ حبشہ نے پڑھا تھا * چنانچہ صاحب
 مواہب لدنیہ نے اُسکو نکاح کے قصے کے ساتھ لکھا ہی حالانکہ
 اُس کا یہاں لکھا جاتا ہی * جانوائی مسلمانوں جب عبد اللہ بن حبش
 ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند فی حبشہ کے ملک میں ہجرت
 کی اور اپنے ہمراہ اپنی زوجہ کو بھی اُسنے بطریق ہجرت کے لیے لیا
 تھا پھر وہاں پہنچنے کے بعد نصرانی ہو کے مر گیا * کسی نے یہ خبر
 حضرت ﷺ کو پہنچائی اور کہا کہ ام حبیبہ اپنے اسلام پر ثابت
 اور قلیسہ ہیں تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ کے ساتھ
 نکاح کرنے کا پیغام پہنچانے کے واسطے اپنی طرف سے عمرو بن

اسیہ غمیر کو نجاشی کے پاس بھیجا۔ نجاشی نے اُس وقت
اپنی ایک لونڈی کو جسکا نام ابرہہ تھا ام حبیبہ کے نزدیک بھیج
دیا اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو کاعجابی کہ جن ترکو
حضرت کی زوجیت میں دون * ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اس
خوشخبری کے پاتے ہی خوش ہو کے ایک جوڑا کنگان دونوں
پاتھوں کا اور ایک انگشتری اپنی بطریق انعام کے ابرہہ کو دی
اور اس مقدمے میں خالد بن سعید کو اپنی طرف سے وکیل کیا
اس کے بعد نجاشی نے شام کے وقت جعفر بن ابی طالب اور سب
مہاجرین کو جمع کر کے اسی خطبہ کو پڑھا * اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْمَلِکِ الْقَدُّوسِ
اَلْسَّلَامِ اَلْمَوْمِنِ اَلْمُهَيِّمِ اَلْعَزِیْزِ اَلْجَبَّارِ اَلْشَّهِدِ اَنْ لَا
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَنْ مَعْبُدَہٗ وَّرَسُوْلَہٗ اَرْسَلْنَا لَہْدٰی دِ
دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلٰی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَّلَوْ کَرِهَ اَلْمُشْرِکُوْنَ
جمیع شریعت اللہ تعالیٰ کے واسطے ہی وہ بادشاہ ہی پاک ذات نے
حبیب پناہ دینے والا عطا ظلت کرنے والا سب پر غالب زبردست
گواہی دیا ہوں میں کہ نہیں کوئی پوجنے کے لائق مگر اللہ اور مقرر
محمد ﷺ اُس کے بندے ہیں اور رسول بھیجا اللہ نے اُنکو ہدایت کرینگے
واسطے اور پیغام دین لیکر اس لئے کہ غالب کرے اس دین کو سب دینوں پر
اگرچہ برا مائین مشرک لوگ اس خطبہ کے پڑھنے کے بعد نجاشی نے کہا اے
بعد اس بقول کیا میں نے اُس چیز کو جسے رسول خدا ﷺ نے مجھے کہا ہے

تھا اور چار مہی و یار مرغ اُن کو گون کے آگے دے دیے اور کہا
 کہ اسی قدر مہین فی مقرر کیا بعد اسکے وکیل طرف ثانی خالد بن سعید نے کہا
 بِحَمْدِ اللَّهِ الَّذِي أَحْمَدُهُ وَاسْتَعِينَهُ وَاسْتَغْفَرُهُ وَاشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 يَا لَهْدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَارْكَبُوا أَمْشِرْ كُونِ
 ہر قسم کی تعریف اسے ہی کے لئے ہی حمد کرتا ہوں میں اُسکی اور
 جو د جانتا ہوں میں اُس سے اور مغفرت مانگتا ہوں میں اُس سے
 اور گواہی دیتا ہوں میں اسے کہ نہین کوئی معبود برحق سوا اسے
 اس کے کہ وہ ایک ہی کوئی اُسکا شریک نہین اور بلاشبکہ
 محمد ﷺ اُسکے بندے ہیں اور رسول بھیجا اسے نے اُن کو ہدایت
 اور سچا دین لپکار اس واسطے کہ غالب کرے اُسکو مسدودینوں
 پر اگرچہ براہین مشرکین * اما بعد پس قبول کنی میں نے اُس
 دعوت کو کہ جو رسول خدا ﷺ نے میرے پاس بھیجی تھی اور ام
 حبیبہ بنت ابی سفیان کو حضرت کی زوجیت میں میں نے دی *
 قَبَارِكَ الْمَلِكِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَبَّ نَجَاشِي لِي أَنْ دِينَارُونَ كُو خَالِدِ بْنِ
 سعید کے حوالہ کیا خالد نے اُسے اپنے قبضہ میں رکھا جب آدمی
 تب آتھے ہر مستعد ہوئے تب نجاشی نے اُن کو کہا یہ تھے کہ
 سنت انبیاء علیہم السلام کی یہ بھی تھا کہ بعد نکاح کے کچھ کھانا
 کھا اور پھر اُس روز کھانا منگوا کے اُن سب کو کھلوا دیا * جب

مجلس برخواست ہوئی تب بخاشی نے ام عیینہ رضی اللہ عنہا کو سر جھیل
 میں حسد کے ہمراہ یہ غمبیر خد ﷺ کے پاس بھیج دیا یہ مسب
 مواسب لہ نہ سے لگا گیا * یسر اخطیہ وہ حوش کوہ شریف میں
 جب اسد ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہی اور تمام علما و زما
 میں مشہور اور معمول ہی کہ قبل نکاح کے آگے پڑھتے ہیں بعد اس کے ایجاب
 و قبول کروائے ہیں * الحمد للہ و الحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و
 نعوذ باللہ من شرور أنفسنا و من سیئات أعمالنا من یدہ اللہ
 فلا مضیل لہ و من یضللہ فلا ہادی لہ و اشہد ان لا الہ الا اللہ
 و اشہد ان محمد عبدا و رسولہ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ
 حق تقاہ لا تموتن الا و انتم مسلمون * یا ایہا النہاس اتقوا
 ربکم الذی خلقکم من نفس واحدہ و دخل من مہا زوجہا
 و بث منها رجلا لا کثیرا و اتقوا اللہ الذی تساءلون
 بہ و الارحام ان اللہ کان علیکم رقیما * یا ایہا الذین امنوا
 اتقوا اللہ و تولوا قولا سدید ایصلح لکم و یغفر
 لکم ذنوبکم و من اطع اللہ و رسولہ فقد فاز فوزا عظیما * مسب
 طرح کی تحریر ہے اللہ ہی کے واسطے ہی شکر کرتے ہیں ہم اسکا
 اور نہ دماغیہ ہیں اسکی اور نہ پناہ چاہتے ہیں اسکی اپنی ذات
 کی برائیوں سے اور اپنے عباد کی بدیوں سے جسکو یہ ایت کرے
 اسکوئی اسکا وہ نہ سکا اور جسکو یہ اسکوئی اسکا وہ نہ سکا

نکھر سکے اور گواہی دیتا ہوں میں ! سہر کہ نہیں ہی کوئی منصب و برحق مگر
 اسے اور گواہی دیتا ہوں میں ! سہی کہ مقرر محمد ﷺ بندے ہیں اُسکے اور
 بھیجے ہوئے * امی ایمان والو ! وہ اس سے جو حق ہی دے گا
 اور ایمانکے ساتھ مریو اگر ہو تم سامان * امی لوگو ! وہ اپنے
 پروردگار سے جسے پیدا کیا تمکو ایک شخص سے اور بنایا اُس سے
 ! سہی جو رے کو اور پھیلا یا اُن دونوں میں سے بہت سے
 مردوں اور عورتوں کو * اور وہ اس سے وہ ایسا اسے کہ حوال کرتے
 ہوتے اُس سے مقرر اسے تعالیٰ ہی تمہارا انگہ بان * امی ایمان دارو
 وہ اس سے اور کہو باتیں چکی کہ نیک کرے وہ تمہارے
 عہد کو اور بخشد سے تمکو تمہارے گناہ * اور جو کوئی تابعداری
 کرے اسے اور اُسکے رسول کی مو مقرر پہنچ گیا وہ برے مطلب
 کو * بعد اُسکے قاضی یا کوئی اور جو پیغام پہنچا دیا لا نکاح کا ہو وہ
 فوشہ سے کہے اب بعد ماما " فانی فلائی کی باتیں کو اتنے مہربان میں
 جتنے تیرے نکاح میں دیا * فوشہ کہے میں نے قبول کیا ایجاب و قبول
 ہو چکا * پس یہی باتیں عقد کی قاضی یا جو کوئی خطبہ نکاح کا پڑھے وہ
 فوشہ کے آگے یا فوشہ کے ولی کے آگے کہے اسکا ایجاب کہتے ہیں *
 اور جو اس کے جواب میں فوشہ کی طرف یا فوشہ کے ولی کی طرف
 کہے اُسکو قبول کہتے ہیں * اور اسکا اُتار اگر ہلے فوشہ کی طرف سے
 یا فوشہ کے ولی کی طرف سے زوجیت کے مقدمے میں کوئی کلام

صا و ر ہو وے اُس کو بھی ایجاب کہتے ہیں اور جو اُس کے جوابے
 ہیں وہاں کی طرف سے کہے اُس کو قبول کہتے ہیں * حاصل کلام
 یہ بھی کہ قول اول کو ایجاب اور قول ثانی کو قبول کہتے ہیں
 * مسئلہ * اگر کوئی دو لہرہ و د لہن کی طرف سے کہے کہ جو
 مثنویات اس ملک میں مروج ہیں موافق شریعت کے ہوں یا
 نہیں انکو چھوڑ کر نہیں سکتے کس واسطہ کہ شادی کن مجلس بقیہ
 ان باتوں کے کیسی بھی جیسی رسوم کی مجلس * ہم لوگ اس
 زمانے کے رسوم کے تابع ہیں شادی ہو یا غمسی تم لوگو کو اختیار ہے
 اپنے گھر میں جو چاہو مو کر دو ہم لوگ اپنے گھر میں جو چاہیں مو کریں
 جیسی بدین خود موسیٰ بدین خود ہم پر تمہاری حکومت نہیں پڑتی *
 اس صورت میں ایسی باتوں کے بولنے والے پر از رو سے حکم
 شریعت کے کچھ پہنچتا ہے یا نہیں اور طرف ثانی کے لوگ جو باندہ
 حکم خدا اور رسول کے ہیں انکی مجلس کے شریک ہو سکتے ہیں یا
 نہیں * جواب جو شخص ایسا بیاہو وہ کلام کرتا ہے از رو سے حکم
 شرع شریف کے اُسکے حق میں بہت بد ہے کس واسطہ کہ اُس نے
 حکم خدا اور رسول کو رواج اور مومات کے مقابل میں بہت سہل
 اور سبک سمجھا * اور رواج و مومات کو جو اکثر گناہ اور بدعت
 اور ضلالت سے بھرا ہوا ہے اُس کو محکم اور مضبوط کرنا گویا دنیا
 کے کام کو آخرت کے امور پر ترجیح دینا ہے اگر اُس نے آخر عمر تک

اس طرح کے کلام پر زندگی بسر کی تو اس کا خوف ہی زوال
 ایمان کا ﴿مَنْ آذَى اللَّهَ مِنْ ذُلِّكَ كَمَا أَنْ كَرَفِي الْأَذَى خَيْرٌ وَرَأْفًا
 قَالَ الْبِرُّ جُلٌّ لِنَفْسِهِ حُكْمُ الشَّرْعِ فِي هَذِهِ الْحَادِثَةِ كَذَا
 فَقَالَ ذِيكَ لَغَيْرٍ﴾ جیسا کہ کہا گیا ہی ذخیرہ میں اور جب کہا ایک
 شخص نے دوسرے کو کہ حکم شرع کا اس حال میں یوں ہی اس
 دوسرے نے اُسکے جواب میں کہا میں رسم پر کم کرتا ہوں شرع
 پر نہیں ﴿کفر عند بعض المشائخ انتہی﴾ کا فر ہو گیا وہ بعض مشائخ کے
 نزدیک ﴿اس کا اب لازم ہی کہ جلد تو بہ کرے اور رسومات خلاف شرع سے
 باز آوے اور اگر تو بہ نکلیا بلکہ اُس پر ہتھ کیا پس گناہ کی پرہ پر ہتھ کرنا کھینچ
 لیجاتا ہی کفر کی طرف چنانچہ صاحب فتاویٰ حمدیہ رسالہ سے امام شہاب
 الہام والہ دین کے نو اور البرہانی سے نقل کرتے ہیں ﴿حُكْمِي مِنَ الْبِرِّ
 نَصْرِي أَدْنَى مِنْ الْقَاضِي ظَهْرِي الْخَوَارِزْمِي رَحِمَهُ
 اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ مَمْنَعِ الْبِنَاءِ مِنَ الْمَغْنَى أَدْنَى مِنْ غَيْرِ الْمَغْنَى أَرِي
 قِيلاً مِنَ الْحَرَامِ فَحَسَنَ ذَلِكَ بِاعْتِقَادِ أَغْثَرِ عَتَقَانِ يَصِيرُ
 مَرْتَدًّا فِي الْحَالِ بِنَاءً عَلَى أَنَّهُ أَبْطَلَ حُكْمَ الشَّرِيعَةِ وَمَنْ أَبْطَلَ
 حُكْمَ الشَّرِيعَةِ لَا يَكُونُ مَوْفِقًا مِنْهَا عِنْدَ كُلِّ مَجْتَهِدٍ لَا يَقْبَلُ الْإِمَامُ
 تَعَالَى طَاعَتَهُ وَأَحْبَطَ اللَّهُ تَعَالَى كُلَّ حَسْبٍ تَهْتَبَتْ مِنْهُ أَمْرًا
 فَإِنْ تَابَ لَا يَجِبُ الْقَتْلُ وَلَا يَضْرِبُ عُنُقُهُ الْقَوَلُ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ يَدُلَّ عَلَى نَفْسِهِ فَا قَتَلَهُ فَإِنْ قَاتَلَهُ قَتَلَ تَبْلُ مَرُوضٍ

الاسلام كره في ذلك ولا شيء عليه انتهى * وايضا فيه فان صحة
التصديق ولا قرابة التوحيد لا يكون مع انكار شيء من الشرائع
فقال محمد رحمه الله في السب الكبير من انكر شيئا من
الشرائع فقد ابطال توافد الا الله حكى ان موسى عليه السلام
لما رجع غضب ان اسفا واستمع الصياح وكانوا يرقصون
حول العجل ويضربون الدقوف والمزمار فيقال هنا
صورة الاقنعة انتهى * جسے سنا گا نا گانے والے سے یاد دہرے
سے اور دیکھا اُس نے ایک فعل حرام کو پھر اچھا کہا اُس کا اعتقاد
کئی رو سے یا بدون اعتقاد کے ہو گیا وہ مرتد اُس کی دم اس لئے
کہ باطل کیا اُس نے شریعت کے حکم کو اور جو شخص باطل کرتا ہے
شریعت کے حکم کو وہ مومن نہیں رہتا سب مجتہدون کے نزدیک
اور اسے تعالیٰ اُسکی عبادت قبول نہیں کرتا اور باطل کرتا ہی وہ
اُسکی نیکیوں کو اور طلاق برتا ہی اُسکی عورت پر * پھر اگر توبہ
کرے تو قتل نہیں کیا جاتا اور جو توبہ نہ کرے تو قتل کیا جاوے موفی
فرماتے رسول علیہ السلام کے * جس نے بدلا اپنے دین کو قتل کر دیا
اُس کا * مگر اگر قتل کیا کسی نے اُس کو سہارا ہونے کے چلے
تو یہ کام مکروہ ہی مگر اس کا بدلہ اُس سے لیا جائیگا * پس جس جگہ
خلافت شرع کام جیسے ناچ اور اسباب کہیاں کے قسم سے معاف اور
بڑا پھر کے کہ ہمارا اور دھول اور تاشم اور مرقد و جنگ و رہا

اور آتش بازی اور آرائش وغیرہ میں سوجھ بوجھ نہ ہو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں خواہ دوسری محفل میں خوشی کی وہاں جانا اور شریک ہونا از روئے حکم شرع شریعت کے جائز نہیں بلکہ حرام ہی رہنا چاہیے۔

مکتب فقہ اور حدیث میں شرعاً مذکور ہی قَالَ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيلَانِي فِي كِتَابِهِ حَنِيفَةُ الطَّالِبِينَ هَذَا إِنْ كَانَ خَالِيًا عَنْ الْمُنْكَرِ فَإِنَّ حَضْرَةَ مَنْكَرٍ كَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَالْعُودِ النَّسَائِيِّ وَالرَّبَابِ وَالْمَعَازِفِ وَالطَّنَابِيرِ وَالشَّيْشِ وَالْأَشْبَابِ وَالْجُفُوزِ وَالْأَبْيِ يَلْعَبُ بِهِ الْتَشْرُكُ لَا يَجْلِسُ هُنَاكَ لِأَنَّهُ جَمِيعٌ ذَلِكَ مُحَرَّمٌ *
 انہی * فرمایا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہ نے اپنی کتاب حنیفۃ الطالبین میں جانا مجلس میں اُصوقت ہی کہ حالی ہو خلافت شرع کا مون سے بھرا اگر سوجھ بوجھ نہ ہو وہاں خلافت شرع چیزیں جیسا نقارہ اور باجا اور بربط اور بانسلی اور دھولک اور کھیانے کے اصحاب اور طنپورے اور جفراں جس سے ترک کیا جاتا ہے میں نہ بیٹھ وہاں کیونکہ یہ سب چیزیں حرام ہیں * اور ہر مسلمان کو واجب ہے کہ امور منہیات اور گناہ سے اور خاطر داری سے اہل رحمت کی اگرچہ دوسے اقربا سے ہو دین مثل ما باپ بھائی بہن بیٹا نہیں جو رو وغیرہ کے پرہیز کریں اور الگ رہیں کَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ

ارمشیرو تمیم الایة ۹۹ وقال علیہ الصلوٰۃ السلام لما رقت
بنو اسرائیل فی المعاصی نهتهم علماؤهم فلم ینتہوا فجاء لهم
فی صبا اسهم واکلوهم وباربؤهم فضرَب اللہ قلوب بعضهم
ببعض فاعنهم علی لسان داؤد عیسیٰ بن مریم ذلک من
عصوا کما نوا یعدون کنا فی المشکوة ۱۰۰ وقال اللہ تعالیٰ
فَلَا تَعْدُ بَعْدَ الذِّکْرِی مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ انتہی * جیسا فرمایا
اسہ تعالیٰ نے پناؤ گے تم کسی قوم کو جو ایمان لائے ہیں اسہ پر
اور قیامت کے دن پر دوستی رکھنے والے اُن سے خود دشمنی رکھتے
ہیں اسہ سے اور اُسکے رسول سے اگرچہ وہ باپ ہوں یا
بیٹے یا بھائی یا ناتے وار اُن کے آیت کے آخر تک * اور فرمایا حدیث
اسلام نے جب پڑ گئے نبی اسرائیل گناہ کے کاموں میں منع کیا اُن
کے حالوں نے پھر باز نہ رہتے اور بیٹھے اُنکے ساتھ اُن کی مجلسوں میں
اور کھایا پییا اُنکے ہمراہ پس سخت کیا اسہ نے بعضوں کے دل بعضوں
پر سوائت بھجوائی اُن پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی
زبانی یہ اسپر کرنا فرمائی کسی اُنھوں نے اور وہ ظلم کرتے تھے *
ایں ماہی ہی شکوۃ ہیں * اور فرمایا اسہ تعالیٰ نے موت پاتھ
سمجھنے آنے کے پیچھے ظالم لوگوں کے ساتھ * اور جس جگہ پر جمو حات
بشرع ہو وہاں دعوت کا حق لازم نہیں ہوتا چنانچہ بیان آسکا
ولہرہ میں گذرا * ۲۶ مسئلہ * گیت گانا تو مینو نکا دھول یا دھول

کے مانعہ زانی محفل میں اور اُنکو کچھ نقد یا کپڑا انعام دیا جائیگا یا نہیں؟ جواب گیت گانا بغیر باجون کے اضمین اختلاف علماء کا ہی بعضوں نے اسکو مباح مطلق لکھا ہے اور بعضوں نے مکر وہ مطلق لیکن بحرالرائق میں لکھا ہے کہ اصل مذہب میں حرام مطلق ہی کما نقلہ فی الدُّرَرِ الْمُخْتَارِ حِیْثُ قَالَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَبَاحَ مُطْلَقًا وَمِنْهُمْ مَنْ كَرِهَهُ مُطْلَقًا وَفِي الْبَحْرِ وَالْمَذْهَبِ حَرْمَتُهُ مُطْلَقًا فَانْقَطَعَ الْأَخْتِلَافُ بَلْ ظَاهِرُ الْهَدَايَةِ أَنَّهُ كَبِيرٌ وَلَوْ لِنَفْسِهِ انْتَهَى مِیَارُ الدُّرَرِ وَفِي الْحَمْدِ لِلَّهِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَحُلٍ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْغِنَاءِ إِلَّا بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ شَيْطَانًا نَسِيَ أَحَدَهُمَا نَحْنُ هَذَا الْمَذْهَبُ وَالْآخَرُ عَلَى هَذَا الْمَذْهَبِ فَلَا يَزَالُ ابْنُ يَصْرِ بَانِدًا بِأَرْجُلِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَسْكُتُ انْتَهَى جیسما کہ نقل کیا ہے در مختار میں جہاں کہا ہے اور بعض علماء سے ہیں جنہوں نے بغیر باجم کے گانے کو مطلق مباح لکھا ہے اور بعض نے مطلق مکر وہ لکھا ہے اور بحرالرائق میں لکھا ہے کہ اصل مذہب یہ ہے کہ وہ مطلق حرام ہی پس اُتھ گیا اختلاف بلکہ ہدایہ کی ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مقرر وہ گناہ کبیرہ ہی اگرچہ کوئی اپنی ذات کے واسطے بھی ایسا کرے تمام ہوئی عبادت اور مختار کی اور عمادید میں حدیث لایا ہے جو آدمی بلند کرتا ہے اپنی آواز گانے میں مقرر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسپر

دو شیطان کو ایک اسم مؤنث ہے پر ایک اسم مؤنث ہے پر مار رہے ہیں وہ اس کو اپنے پاؤں سے جب تک وہ چپ ہووے گا نے سے * اور نکاح میں وقت بچانا بغیر گمانے کے نکاح کے مشہور ہونے کو مباح ہی کما قال فی الہدایۃ فاما طہل الغزاة والد ف الذی یماح ضربہ فی العرۃ یضمن بالآ تلاف من غیر خلاف انتہی جیسا چاہی میں ہی صورت قرارہ خازون کا اور وقت جب بچانا اور یہی شادی میں داند لوانا بچائیگا اسکے نوٹ سے اسمیں اختلاف نہیں ہے اس پر اور در المختار کی عبارت سے معلوم ہوا کہ گنا اصل مذہب میں حرام ہی اور وقت بچانا بغیر گمانے کے مباح ہی واسطہ مشہور کرنے نکاح کے کما فی تنبیہ الاقام من السواحی سیاہ کی رات کو نکاح کے مشہور کرنے کیواسطہ وقت بچانے کا مضائقہ نہیں بشرطیکہ جہانجہہ والادف نہوے اور بچانے میں اسکے کہیں اور تماشے کی نیت نہو کیونکہ کہیں اور گنا کر وہ ہی * اور یہی جب ہی کہ سننا گیت کا گناہ ہی اور بیہوشاوان ذمہ

* لیکن نکاح کے مشہور ہونے کو وقت ایسا بچاوے جیسا کہ طہل بچاتے ہیں انتہی دنی الحدادیۃ قال العلّی قال ابو المہاجر اخبرنا ابان عن ابن عباس عن المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکم الخمر والمیسر واما ما زف الکوبۃ والد ف فسالت انا المولح

كَيْفَ كَانُوا يَضْرِبُونَ اَدْفَ عَلٰی صَدْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ
كَانَتْ الْمَرْأَةُ اِنْ كَانَ مَلَكَ تَاْخُذُ بِالْاُغْرِبَالِ دَعُوْهُ
فَتَضَعُ دَنْضَرِبُ بِالْاُغْرِبَالِ تَسْمَعُ النَّدَاءَ اِنَّهُ مَلَكَ

انتہی ❀ اور حمادیہ میں بھی مغیرہ کی روایت سے فرمایا رسول
حایہ السلام نے کہ مقرر حق تعالیٰ نے بکرہؑ کو کیا تمہارا سے حق بین نشے
کی چیز اور جو اور باجا اور کہیل کے اسباب گوئی اور دف ❀ پوچھا
میں نے ابو مہاجر سے کس طرح بجاتے تھے دف یہ بسمہ خدا ﷻ
کے وقت میں ❀ کہا جب منظور ہوتی تھی عورت کو کسی کام کی
بنیاد کھڑی کرنی اُتھالیتی تھی چلتی اور خوب اسکی پھر بجاتی تھی
جو ب سے چلتی کو تا کہ سینہ لوگ کہ مقرر یہ بھی کام کی بنیاد ❀
لیکن دو مہینوں کا گناہ دف کے ساتھ اگر چہ عورتوں کی محفل میں ہو
جائز نہیں کیونکہ یہ صورت بھی حرام کو مباح کے ساتھ کرنے کی
اور جہان مباح اور حرام جمع ہوتا ہے تو ان حرام کو ترجیح دیتے
ہیں ❀ كَمَا لَا قَوْلَ فِي الْأَشْبَاءِ اِذَا اجْتَمَعَ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ
غَلَبَ الْحَرَامُ دَبَعْنَاهُمَا اجْتَمَعَ حَرَامٌ وَمُحَرَّمٌ إِلَّا غَلَبَ
الْمُحَرَّمُ انتہی ❀ جیسا کہ اسی اشباہ میں جب جمع ہو حرام اور
حلال غالب ہو گا حرام اور اسی طرح پر ہی کہ نہیں جمع ہوتا
حرام کر نیو الا اور مباح کر نیو الا مگر غالب ہوتا ہے حرام کر نیو الا ❀ پس
نہ اور کہہ کر آدینا لکھ گانے کی اُمرت ہوئی اور گانے پر اُمرت

دینی اور دنیوی مرام ہی چنانچہ عبارت ہر ایک کی جو کتاب الابارہ میں واقع ہے اس پر دلالت کرتی ہے ❁ وَلَا يَجْزُوا لِأَسْتَيْجَارٍ عَلَى الْغَنَاءِ وَالْأَنْوَاعِ كُنَّ أَسَاءُ الْمَلَا هِيَ لِأَنَّهُ اسْتَيْجَارٌ عَلَى الْوَعْدَةِ وَالْمَعِيَةِ لَا تَسْتَحِقُّ بِالْعَقْدِ انْتِهَى ❁ جایز نہیں تھیکہ لینا گانے اور زمین کرنے پر اور راسی طرح ہی سب لکھیں تماشے کا کام کیونکہ یہ تھیکہ لینا گناہ کے کام پر تھہرا اور گناہ کا کام لگا نہیں ہوتا ❁ جب دف کا بجانا بغیر گانے کے واسطے احلان نکاح کے مباح تھہرا تب ظاہر ادینا بھی اُس پر مباح ہوگا ❁ حاصل جواب یہ ہے کہ دو مومن دوسری بیعت گانے بجانے والے اگر دف کے ساتھ گاوین تو اُن کو اجرت لینا جایز نہیں پس دینے والے کو بھی نقد وغیرہ دینا درست نہ ہوگا ❁ ۲۷ مسئلہ ❁ برات کے رخصت ہونے کے وقت قوم از زل اہل خدمت کے دینے کو موافق اپنے مقدور کے کچھ نقد روپیے پس دہن کی طرف کے لوگوں کو دے آتے ہیں سو یہ درست ہے یا نہیں ❁ جواب مال کا خرچ کرنا اس قسم کے مقاموں میں اگر بہ نسبت اوصیان اور رسلوک کہ ہووے تو جایز ہے اور اگر اپنی نام آوری اور دکھانے اور سنانے کو لوگوں کو دیوے تو جایز نہیں ❁ اکثر آدمی ان کاموں کے کرنے میں پائیدار سمجھتے ہوتے ہیں اور اپنے نام کے واسطے خرچ کرتے ہیں سو یہ ہر ایک ❁ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ يَمُوجُ سَمِعَ لِلَّهِ بِهِ وَمَنْ يَزِيْزُ يَزِيْزُ إِلَهُهُ يَكُنْ فِي الْمَشْكُوَةِ جَوْكُئِيْ سَتَرُوْا

کرے اپنی ذات کو مٹ ہو کر رہے اللہ تعالیٰ اُسکے عیبوں کو اودھ
 جو کوئی حدیں کرے دکھاوے کو دکھاوے اللہ تعالیٰ اُسکو یعنی رموا
 کرے ۳۸ مسئلہ ۱۱ برات کے رخصت ہونے کے وقت مسلمان
 اور دھند و فقیر جو ہمیں ہوسکتے ہیں اُنکو کچھ دینا جائز ہے یا نہیں ؟ جواب
 اگر اُحدوت، عطر، بن شکر یا صدقے کے دونوں گروہ کے فقرا اور مضاکین
 کو کچھ دیوین تو جائز ہے بلکہ مستحب کس واسطے کہ حدیث شریف میں
 میں آیا ہے ۱۱ مَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ كَذَا فِي الْأَشْكُورَةِ ۱۱ جو کوئی
 سوال کرے اللہ کے واسطے تو دے اُسکو ۱۱ اور اگر واسطے نام
 آوری کے دیوین تو جائز نہیں کہ واسطے کہ ان کا سون کا مدار
 ہی نیست پر ۱۱ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّمَّا الْاَعْمَالُ بِالْاِيَادِ مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ
 عمل نیست کے موافق ہی اور فقر اور مساکین کو خیرات دینی
 کسی وقت منع نہیں ہی چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں آیا ۱۱ عَنْ
 بَعْضِ رِوَايَةٍ عَنْ أَبِيهَا قَالَتْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَشْيَى
 إِلَيَّ لَا يَحِلُّ مِنْهُ قَالَ الْمَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا أَشْيَى
 إِلَيَّ لَا يَحِلُّ مِنْهُ قَالَ الْمَلْحُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا أَشْيَى
 إِلَيَّ لَا يَحِلُّ مِنْهُ قَالَ إِنْ تَفَعَّلَ الْخَيْرَ خَيْرَ لَكَ رَدَّاهُ أَبُودَاوُدَ
 ۱۱ پوچھا ہیچ کسے باب نے یا رسول اللہ کون سی چیز ہے وہ
 کہ درست نہیں منع کرنا اُسکا فرمایا پانی پھر پوچھا یا نبی اللہ کون سی
 چیز ہے کہ جائز نہیں ممانعت اُسکی فرمایا نمک کہا یا نبی اللہ کون

سہی چیز ہی کہ اُس کا منع کرنا جائز نہیں فرمایا جو نیکی کرے تو وہ
 نیکی ہی تیرے لئے * اور حدیث قدسی میں بھی وارد ہے کہ قال
 رسول اللہ ﷺ قال اللہ تعالیٰ انفق یا ابن آدم انفق علیک
 * فرمایا رسولِ عالیہ اسلام نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دے تو اے
 نبی آدم دیا جائیگا تجھ کو * ۲۹ مسئلہ * کچھ نقد اور عہدہ اور بگور و دیان
 محتاجوں کے دینے کے واسطے جنازے کے ساتھ لیجانا و رحمت ہی
 یا نہیں * جواب نعمد یا عہدہ وغیرہ بند بہت کے ترکے سے آجکے
 محتاجوں کو ثواب کی میت سے دینا جائز ہے بشرطیکہ میت کے وارث
 برے ہوں اور اگر درمیان میت کے چھوٹے ہوں تو بغیر
 تقسیم ترک کے خیرات کرنا جائز نہیں * اور بے سب چیزیں جنازے
 کے ساتھ لیجانا رسم جہالت کی ہی شرع شریف سے ثابت نہیں
 ہے * اور حکام کی نظیر شریعت میں پائی نجا دے وہ کام مکروہ ہے
 یا حرام * مگر فقہروں کو خیرات کرنا واسطے ثواب میت کے
 جائز ہے بدوں اسکے کہ جنازے کے ساتھ لیجا دیں کہ واسطے کہ میت
 کو ثواب پہنچانے کے واسطے جو چیز کہ محتاجوں کو دیوین مستحب
 ہے کہ بے روئے اور بے ریا اور بے تعین وقت اور روز کے
 دیوین نہیں تو یہ صحت ہوتی ہے اس صورت میں دنیا ان چیزوں
 کا ان کو کہ اہیت سے خالی نہیں * وَاللّٰہُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ
 اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ * اللہ پہنچاتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھے

کی طرف * ۳۰ مسئلہ * عبادت بدنی یا مالی کا ثواب ہندو ثبات
 کے میت کو پہنچتا ہی یا نہیں * جواب علماء حنفیہ کے نزدیک عبادت
 بدنی و مالی کا ثواب میت کو پہنچتا ہی جتنا بچہ ہدایہ میں مرقوم ہے
 اِنَّ الْاِنْسَانَ لَهٗ اَنْ يَّجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهِ بِرُءُوسِهِ صَلَوةً
 اَوْ صَوْمًا اَوْ صدَقَةً اَوْ غَيْرَهَا عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اِنْ تَبَيَّنَ
 مَتمرران کے لئے یہ بات بھی کہ پہنچا دے اپنے عمل کا ثواب
 دوسرے کو اور وہ عمل نماز ہو خواہ روزہ خواہ صدقہ نزدیک
 اہل سنت اور جماعت کے یونہی ہی ہے اور شرح صہ و ربین
 سیوطی کی لکھا ہی اَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ
 سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ اَهْلٍ بَسَتْ يَمُوْتُ مِنْهُمْ
 مَيِّتٌ فَيَتَصَدَّقُوْنَ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهِ اِلَّا اَهْلًا لَهُ جَبْرُئِيْلٌ عَلٰى طَبَقٍ
 مِنْ نُّوْرِ ثَمَّ يَقُوْ عَلَيْهِ شَفِيْعًا لِّلْجَبْرِ فَيَقُوْلُ يَا صَاحِبَ الثَّبَرِ
 الْعَمِيْقِ هَذِهِ رِيَّةٌ اَهْدَاهَا لِيْكَ اَهْلُكَ قَدْ قَبِلْتُهَا فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ
 فَيَقْرَحُ دِيْسْتَبْشِرْ وَبِحُزْنٍ جَبْرَانَهُ الَّذِيْنَ لَا يَهْدِيْ اِلَيْهِمْ شَيْءٌ
 * وَاَيْضًا فِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ
 اللّٰهُ تَعَالٰى لِيَرْفَعَنَّ لَكَ رَجَةً لِّلْعَبْدِ الصّٰلِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ
 اَنْتَ لِيْ هٰذِهِ فَيَقُوْلُ بَارِكْ بِاسْتِغْفَارِ رُوَادِكَ اَنْتَ هِيَ * اَنْس
 رضی اللہ کہتے ہیں سنا میں نے رسول ﷺ کو فرماتے تھے جس گھر
 والے کا کوئی شخص مرتا ہی اور خیرات کرتے ہیں لوگ اُس کے

مرنے کے بعد لائے ہیں جریٹل ایک طبق نور کا بھر کھڑے ہوتے ہیں
 اُسکی قبر کے کنارے پر اور کہتے ہیں اسی گہری قبر کے رہنے
 والے یہ تحفہ بھی بھیجا اُسکو تیرے لئے تیرے لوگوں نے سو
 لے تو اسکو بھر دیا دیتے ہیں وہ اُسپر ✽ خوش ہوتا ہے وہ اور غمگین
 ہوتے ہیں اُسکے پاس والے جنکو تحفہ نہیں پہنچا کچھ ✽ اور یہ بھی
 اُسہیں ✽ روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا کہ فرمایا رسول ﷺ نے
 مقرر اسے تعالیٰ ماند کرتا ہے درجہ نیک بندے کا بہشت میں پھر عرض
 کرتا ہے وہ اسی رب میرے کہاں سے ملا جو یہ ✽ فرماتا ہے پروردگار
 تیرے لڑکے کے خشنائی سے ✽ اور شیخ عبدالحق محدث دہاوی
 قدس سرہ نے جامع البرکات منتخب شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے
 اور ثواب کے حاصل ہونے میں اور نفع پہنچنے میں مالی عبادت
 کے مردوں کو سب کا اتفاق ہے اور بدنی عبادت میں جیسے نماز اور
 قرآن اختلاف ہے مگر صحیح مذہب درست ہونے کا ہے ✽ كُنَّا
 قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ اَبِي حَامٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ✽ جیسا ہم ہم رحمۃ اللہ
 چاہتے ہیں کہ ہے ✽ ۳۱ مسئلہ ✽ و ستور ہے کہ مرنے کے بعد اہل
 قربت میت کے اور اسمہایہ اُسکے اُس میت کے گھر کھانا بھیجتے
 ہیں موکی و نیک کھانا بھیجنا اہل مصیبت کو جائز ہے ✽ جواب
 مستحب ہے ایک دن رات تک سیر ہونے کے مواقع کھانا بھیجنا یہ
 کے گھر اقربا اور اسمہایہ کے لوگوں کو چنانچہ برہان شرح مواہب الرحمن

میں گھاسی * بستیٰ للجنان و اهل البیت و الاقرباء و
 الابادہ طعمہم یسمعہم * * * و لیعلم انتہی * و
 عن عبد اللہ بن جعفر قال لما جاء عی جاذل النبی ﷺ
 اصنمرا لانی جعفر طعمہ ما فانا قد بآءہم ما یسئلہم * * * رواہ
 الترمذی وھکذا فی المشکوۃ مع فریق بغض الالفاف جیسا کہ
 برہان شرح مواہب الرحمن میں گھاسی اور مستحب ہی ہمسایہ کے
 لوگوں اور رگھروالوں اور رشتہ داروں اور جو رشتہ نہیں رکھتے
 ان لوگوں کو کہ میت کے لئے کھانا بھیجنا * کہ ایک
 رات دن بیت بھر نے کو کفایت کرے * اور عبد اللہ بن جعفر رضی
 اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خربہنچی حضرت کو جعفر کے مرنے
 کی فرمایا آپ نے کیا کرو جعفر کے لوگوں کے لئے کھانا مقرر پہنچی
 ان پام و ہبات جسے باز رکھا ان کو یعنی گدھر کے کاسون سے
 روایت کیا * کہ کو رندی نے اور ایسا ہی بھی مشکوۃ بن کچھ
 اور لفظوں کے ساتھ * اور جامع السراکات میں گھاسی * کہ یہ حدیث
 دلیل ہے اسبر کہ خویش اقربا دوست و ہمسایہ کو میت کے گدھر کھانا
 بھیجنا * اور بعضوں نے کہا کہ مصیبت والوں کو
 پہلے دن مصیبت کے کھانا بھیجنا * کہ وہ نہیں ہی کیونکہ وہ سب نجس و تکفیر
 کے کاسون میں مشغول رہتے ہیں اور دوسرے روز بھیجنا * کہ وہ بھی اگر میں
 کہ نہی الی * کہ جمع ہوں میں کیونکہ اس سے بد پہنچی ہی گناہ

پر اور اختلاف کیا ہی مانا نے کہ وہ کھانا مصیبت والو کے حوالے
 اور لوگوں کو کھانا درست ہی یا نہیں ابو القاسم نے کہا ہی کہ کچھ
 مضایقہ نہیں کھانا اس کا جو میت کے کام میں مشغول ہی اور
 ایسا ہی کہا ہی مطالب المؤمنین میں ۳۴ ص ۱۸۱ میت کی تعزیت
 میں جانا اور دونوں ہاتھ اُنہما کر سورہ فاتحہ پڑھنا جائز ہی یا نہیں
 * جواب میت کی تعزیت میں جانا جائز ہی اور اُسکی مغفرت کے
 واسطے دعا کرنی مستحب ہی اور ایسا ہی خیر کی دعا مانگنا اہل میت
 کے واسطے مستحب ہی چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہی
 وَتُسْتَحَبُّ أَنْ يَقُولَ اَصْحَابُ الْعَرِيَةِ صَفِّ اَللّٰهُ تَعَالٰی اَمِيَّتَكَ
 رَحْمَةً رَّغْمًا وَرَحْمَةً وَرَزَقَكَ الصَّبْرَ عَلَى عِبَادَتِهِ وَآجَرَكَ
 عَلَى مَوْتِهِ كَذَلِكَ فِي الْمَضْمَرَاتِ نَاوِلًا عَنِ الْحَقِّ وَاحْسَنُ
 ذَلِكَ تَعَزُّيًّا رَسُلِ الْاَلَمِ اِنْ اَللّٰهُ مَا اخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطٰی
 وَكُلُّ شَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ بِجَلٍّ مِّمَّنْ اَنْتُمْ * مستحب ہی کہ کھا جاوے
 میت کے گھر والوں کو بخشش اسد ثمالی تمہارے موتا کو اور درگزر
 کرے اُس سے اور چھپا دے اُسکو اپنی رحمت سے اور عنایت
 کرے تمکو صبر اُسکی مصیبت پر اور ثواب دے تمکو اُسکی مرنے
 پر ایسا ہی مضمرات میں نقل کی ہی حجت سے * اور بہت بہتر
 ہی وہ ماتم ہر سب رسول ﷺ کی کہ فرمایا آپ نے مقرر وہ چیز اسد
 کی ہی جسکو لے لیا اسے اور اسی کی ہی جو چیز دی اُسے اور سب چیزیں

اُسکے پاس بیٹن اور اُن کے لئے ایک وقت تمہارا بھی ہے اور
 ہاتھ اُتھانا واسطے دعا کے تعزیت یعنی ماتم پر س کے وقت ظاہر
 جایز ہی کیونکہ حدیث شریف میں دعا کے وقت دعا ہاتھ اُتھانا ثابت
 ہوا ہی پھر اس وقت بھی مضائقہ نہیں لیکن خاص ہونا اسکا دعا کے
 واسطے تعزیت کے وقت ماثور نہیں یعنی روایت میں نہیں
 آیا واسطہ احاطہ ۳۳ مسئلہ * تعزیت یعنی بر سے کے واسطے
 کہتے دن تک میت کے گھر جانا جایز ہی * جواب تعزیت کرنی
 موت کے وقت سے تین دن تک جایز ہی بعد تین دن کے مکروہ ہی مگر
 اُس حال میں کہ پر سے کو جانے والا با جسکے پاس پر سے کو جادین وہ
 غایب ہو پس اس صورت میں بعد تین دن کے بھی اگر تعزیت
 کریں تو جایز ہی اور چاہئے کہ تعزیت کے واسطے ایک بار جادین
 پھر نہیں کہ اَفِیْ اَلْعَمَلِ لَکُمْ بِرَدِّیْ الْحَسَنَ عَنْ زِیَادَانَ
 عَزِیْ اَهْلَ الْمِیْتِ مَرَّةً فَلَا یُجِبُیْ اَنْ یُعْزِلَ مَرَّةً خَبْرِی
 وَرَقْتَهَا مِنْ حَیْنِ یَمُوتُ اِلٰی ثَلَاثَةِ یَامٍ وَیُکْرَهُ بَعْدَہٗ اِلَّا اَنْ
 یَّکُوْنَ الْمَعْرِیْ وَ اَلْمَرِیْ لَیْہِ خَائِبًا فَلَا یَسَ بِہَا اَنْتَہٰی *

عالم گیر می میں بھی حسن نے زیاد سے روایت کی ہے اور جب ہرما
 کہ چاکن میت کے لوگوں کی ایک بار تو ضرور نہیں کہ بھر کریں
 اور پڑھا کرنا تین روز تک درست ہی بعد اسکے مکروہ مگر جب کہ
 ہرما کرنا یا اہل میت و اہل حاضر ہو تب تین روز سے زیادہ

ہیں بھی پر مادیات و سکنتی * اور جامع البرکات میں لکھا ہی کہ فن
 کے آگے تعزیت کرنی اور بعد اُنکے تین دن تک مستحب
 اور تعزیت کے معنی صبر دلانا ہی معیت زرد کو اور عراق کے معنی
 صبر اور مکروہ ہی کہ اہل میت اپنے گھر کے دروازے پر بیستین
 اور لوگ جمع ہو دین اور تعزیت کریں * بلکہ جب دفن سے
 قارغ ہو دین پھر کرچلے آدین اور اُدھر اُدھر جا دین یعنی اپنے
 اپنے کام میں جا لگیں اور صاحب میت بھی اپنے کم میں مشغول
 ہو جاوے * اور تعزیت ایک دفعہ سے زیادہ کیا چاہئے اور بعض
 مشایخ نثار کے کہتے ہیں کہ تعزیت حاضر کی تین دن تک ہی
 اور تعزیت غایب کی ایک روز * اور بعد دن نہ کہا ہی کہ مضائقہ
 نہیں بیٹھنا تین دن تک گھر کے دروازے پر یا سجدہ میں کیونکہ
 حضرت رسول اللہ ﷺ بھی جعفر بن ابیطالب اور زید بن حارثہ
 اور عبداللہ بن رومہ کے قتل کی خبر سننے کے بعد سجدہ میں بیٹھے
 تھے اور آدمی آتے تھے یعنی تعزیت کو اور یہ جو اس زمانے کے آدمی
 اس مقدمے میں تکلفات کرتے ہیں یعنی تیسرے دن فرش چھاتے
 ہیں اور خیر لہر اکروا کر شربت اور خوشبودن غیر ہائے ہیں یہ
 صحت شیعہ اور نامتو و عی ذاب اللہ علیہم وحقاً انہم
 تو بہ قبول کرے اللہ اُنکی اور بخش اُنکو * ۳۴ مسئلہ * دستور ہی
 کہ سیوم کے روز آدمی سب جمع ہو کے تعزیت کے واسطے

حقیت کے گھر جاتے ہیں اور کلمہ طیب اور مورہ اخلاص پڑھیں
 میت کو بخشتے ہیں اور شیرینی تقسیم کرتے ہیں یہ جائز ہی یا نہیں
 اور مقرر کرنا سیوم اور دہم اور بستم اور چہلم وغیرہ کا درست ہی
 یا نہیں * جواب اصل تعزیت کرنی واسطے میت کے جائز ہی
 کما مر آنذا لیکر جمع ہونا سیوم کے روز اور کچھ بڑھنا آمدن
 سال کا اور قاریوں کا جمع ہو کر واسطے ختم قرآن یا واسطے ختم ایک
 مورہ کے مکروہ ہی * کہ فی نصاب الاحساب
 ان حتم القرآن جہرا بالجمہ اذ دیسمی بالفارسیہ سپارہ
 خوانی مکروہ انتہی * جیسا نصاب الاحساب میں ہی مقرر پڑھا
 قرآن کا آواز سے جمع ہو کر جب کو فارسی میں سپارہ خوانی کہتے ہیں
 مکروہ ہی اور ایسا ہی مقرر کرنا روز سیوم اور دہم وغیرہ کا اور
 کھانا پکانا اور دعوت کرنی کھانے کی قرآن خوانی کے ساتھ ان دنوں
 میں مکروہ ہی چنانچہ فتاویٰ مزانیہ میں لکھا ہے یکرہ انخان الطعام
 فی الیم الاول دالہ اث بعد الاسبوع ونازل الطعام الى التبر
 فی المواسم و انخان الک ہو بقرۃ القرآن وجمع الصلحاء
 و التبرع للعلم و التبرع سوا ذلک نام اذ لا خلاص ویکرہ انخان
 الضیافۃ من اهل المیت لانہ یرفع فی السرور و لا فی الحزن
 وہی بن عہ مستحبہ کما دلت المستملی شارح منیۃ المصلی
 عہ و فی فتح القدیر ویکرہ انخان الضیافۃ من اهل المیت

لَا تَذْشُرْ عَفِی السُّبْحِ وَلَا فِی الشُّوْرِ دِرْهِیْ بِدَعَا مُسْتَقْبَحَةٍ ❁
 اور مگر وہ بھی طعام واری پہلے دن اور تیسرے دن اور ہفتے کے
 بعد اور ایسا نہ کھانا تبھر کے نزدیک مقرر دی دنوں میں اور دعوت کرنی
 قرآن پڑھنے کی اور جمع ہونا ایک لوگوں اور قاریوں کا قرآن کے
 ختم کو یا سورہ النعام یا سورہ اخلاص کے پڑھنے کو اور مگر وہ بھی
 ضیافت لینے اہل مصیبت سے کیونکہ یہہ درست ہی خوشی کے
 ایام میں نہ غمی میں سو یہہ بری بدعت بھی ❁ اور ایسا ہی لکھا بھی
 مسماں نے ❁ اور فتح القدیر میں ❁ اور نوادر الفوائد میں آیا بھی کہ بتوں
 کرنا اُس کھانے کا جو مردے کے واسطے کرین مگر وہ بھی تیسرے
 دن کرین یا پہلے یا مینے یا مرس میں کھانا اُس کا ماہ و فناء کو مگر وہ بھی
 قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ طَعَامُ النَّبِیِّ یُحِبُّ النَّفْلَ وَطَعَامُ الْمَرْبُوضِ
 یُحَرِّضُ الْقَلْبَ ❁ فرمایا علیہ و الصلوٰۃ السلام بے کھانا مردے کے
 نام کا مارتا بھی دل کو اور کھانا بیماریا کے نام کا بیمار کرتا بھی دل کو ❁ اور نوادر
 ہشام میں آیا بھی کہ بانا اُس کھانے کے لئے جسے میت کی روئے واسطے بکا وین
 مگر وہ بھی انتہی ❁ وَهَكَذَا فِی قُبْرِ أَخَانِی وَغَیْرِہِ مِنْ
 الْأَنْبَاِیِ الْمُعْتَبَرَةِ شَرْفًا وَغُرْبًا ❁ اور ایسا ہی لکھا بھی قراخانی وغیرہ
 معتبر قوی کی کتابوں میں پورب اور پچھم کی ❁ لیکن فقیر اور مساکین
 کو بے تعین روز کے جب چاہیں کھانا پکا کر کھلا وین یہہ جائز بھی ❁
 كَمَا قَالَ الْإِمَامُ زَیْدُ دَاوُدَیْنِ طَعَامًا لِلْمُقَرَّاءِ كَانَ حَسَنًا نَفْثَہِ ❁

کہا زازی نے اور اگر کھلا دین فقیر و ن کر تو وہ بہتر ہی * اور
جامع البرکات میں لکھا ہی خیرات کی نیت سے جو مروت کو ثواب
پہنچانے کے واسطے پاکا دین اُسکا کھانا سوائے فقیر و ن کے
دوسروں کو جائز نہیں کیونکہ صدقہ واسطے فقیر و ن کے ہی
اور ہدیہ واسطے اہل فراغت کے انتہی * اور کچھ برکھنا کھانے
وغیرہ پر اور ہاتھ اُٹھانا اُسپر بطریق رسمی فاتحہ کے کھانے کے
قبل یہ طریقہ عام ہے سب سے ناظر نہیں بلکہ عربین شریفین میں
کوئی شریف رئیس وہاں کا یا اہل فہل و کمال حضرت رسول ﷺ
کے وقت سے آج تک کھانے یا شیرینی برقیل کھانے کے اس
طریق سے فاتحہ پڑھتے تھے بھی نہیں * مگر ہاں دسے لوگ جو ہندوستان
سے کعبہ شریف کی زیارت کے واسطے وہاں جا کے رہ گئے ہیں
البتہ بعضے اُن میں سے اہل ہند کی عادت پر اپنے گھروں میں اس
نئی بات کو کرتے ہیں لیکن جو وقت وہاں کے علماء انکی ایسی حرکات
ناشائستہ سے واقف ہوتے ہیں منع کرتے ہیں اور جھڑکی دیتے ہیں
* اور علماء سے سب کا یہ طریقہ تھا کہ کھانا کھانے کے بعد مغزرتکی دعا
اہل ضیافت کہ واسطے کرتے تھے اسی طرح جامع البرکات
اور شرح شریعۃ الاسلام میں آیا ہے * وَیَذْعُرَ اِی الضَّیْفِ
لِصَاحِبِ الطَّعَامِ بِالْاَبْرَکِ وَارْحَمَہُ الْمَغْنَمُ بَانَ یَقُولُ
اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ لِقَائِیْ رِزْقِکَ وَیَسِّرْ لَہٗ اَنْ یَّغْفَلَ خَیْرَ اَمْنِہٖ وَنِعْمَ

بِمَا عَظُمَتْ ذُنُوبُهُ لَكَ وَارْحَمَهُ وَاجْعَلْنَا دَارَ بَابٍ مِنَ الشَّكْرِ بَيْنَ
 * دعا کرتا ہے مہمان کھانا کھلا نیوالے کے حق میں برکت اور رحمت اور
 مغفرت کی یہ کہہ کر کہ الہی برکت دے اُسکو اُس میں جو دیا ہے
 تو نے اُسکو اور آسان کر اُس پر نیکی کرنے کو اور قناعت دے
 اُس چیز میں جو نہایت کیا ہے تو نے اور بخشدے اُسکو اور
 رحم کر اُس پر اور بنا ہم کو اور اُسکو شکر کرنے والوں سے *
 اور یہ بھی اُس کتاب میں ہے * رِیْسَمِی التَّسْمِیَةِ فِی اَرْلَہِ
 فَاِنْ نَسِیَ التَّسْمِیَةَ فِی اَرْلَہِ فَاِنَّہُ یَقُولُ دَلُو فِی اٰخِرِہِ حِیْنَ
 یُنْکَرُ التَّسْمِیَةَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْلَہِ وَاٰخِرَہُ وَلِیَقْرَأْ سُوْرَةَ الْاٰخِلَاصِ
 اِذَا فَرَغَ مِنَ الْاٰکْلِ اَنْتَہِی * اور پڑھیں جاوے بسم اللہ اُسکے
 پہلے پھر اگر بھول جاوے بسم اللہ کہنی اول میں تو چاہئے کہ کہے
 اُسکو آخر میں جب یاد ہو بسم اللہ اَرْلَہِ وَاٰخِرَہُ اور پڑھے سورہ
 اخلاص جب کھا چکے * اور جو کام کہ ماعن یعنی اچھے لوگوں سے عبادت
 کے طور پر مستعمل نہیں ہوا ہے وہ بدعت ہے دَکَلْ یُنْکَرُ خِلَافَ
 اَنْتَہِی * سب نئی نکالی ہوئی بات گمراہی ہے * مسئلہ ۳۵ *
 دستور بھی کہ حافظ اور قاری کو نوکر کہہ کر قبر کے پاس بٹھلائیے
 پیش کہ کلام اللہ کی قرائت کا ثواب اُس میت کو بخشے یہ جائز ہے یا
 نہیں * جواب * اس مسئلے میں دو ایاتیں مختلف آئی ہیں * فقہ
 کی بعض کتاب سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حافظ کو قبر کے نزدیک

بتعالیٰ مکر وہ بھی اور ایمان قرأت کا ثواب میت کو پہنچتا ہے
 نہ پڑھنے والے کو * کما فی خزانة الروایات وفي الشاهان
 اَجْرُهُ الْقُرْآنِ مِثْلُ مَنْ يَسْتَجِرُّ رَجُلًا لِيَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى رَأْسِ
 الْتَبْرِ يَمْلِكُ هَذِهِ التَّرَاةُ لَا يَسْتَحِقُّ بِهِ الثَّرَابَ لَا الْمَمِيتَ وَلَا
 الْحَيَّ انتهى * قرآن پڑھنے کو مرد و دی اسطرح برکتیہ
 کردے کسی کو کہ پڑھا کرے وہ قرآن قیبر پر کہتے ہیں کہ ایسے پڑھنے
 کے ثواب کا نہ مردہ مستحق ہے۔ یہی نہ پڑھنے والا * وفي نصاب
 الاحتساب انما ذی القبر عند التبريد لا معنى لصلته
 القادي لئلا يتم فعله احد من الخفاء الصفة
 رضي الله عنهم * مقرر کہ ناقاری کا قبر کے پاس بدعت ہے اور
 اسطرح کی قرأت میں کچھ حق نہیں قاری کا اور نہیں کیا اس
 طور پر کسی غایب یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے اور در مختار کی روایت
 معلوم ہوتا ہے کہ حافظہ کا قبر کے پاس بتعالیٰ مکر وہ نہیں ہے
 کما قال لا یکره جلاسا القبر لئلا یمن عند القبر وهو المخاذ
 مکر وہ نہیں ہے بتعالیٰ قاریوں کا قبر کے پاس اور یہی اختیار کیا گیا ہے
 پس اختلاف کی صورت میں فقہ کے اصول کے قاعدوں سے
 چاہیئے کہ عمل کرنے میں احتیاط کریں اور اسکو محاسن و اعظیہ کے
 مصنف نے بیان کیا ہے * ورواه فی بدیع راہدی ثوباً لهم
 بیان الیہ بعد فراغہ میں قرآن انہم جعل ثراب ما قرأه

لَا هَلَّ النَّبِيُّ وَرَلَّ صَلَّ إِلَيْهِمْ لَأَنْ هَذَا دَاءُ بِرِّ صَلَّ
 أَنْزَابُ إِلَيْهِمْ وَالدَّعَاءُ يَصِلُ بِلَا خَلَافٍ فَلَا يَحْتَاجُ إِلَى أَنْ
 يَقْرَأَ عَلَى قَبْرِهِمْ اِتِّكَلَى وَالْمَاءُ اِطْلَمَ وَعِلْمُهُ حَكَمٌ ۞ اور
 اگر برتھے اپنے گھر میں اور بخشے اُس کا ثواب اُنکو اس طرح ہے
 کہ قرآن مجید کے پڑھنے کے بعد اپنی زبان سے یہ کہے خداوند پہنچا
 تو ثواب میرے پڑھنے کا قبروں کے رہنے والوں کو تو پہنچتا ہی
 ثواب اُنکو اس لئے کہ یہ دعا دہائی ثواب کے پہنچانے کی اُسکی
 واسطے اور دعا پہنچتی ہی بلا اختلاف پس ضرور نہیں کہ پڑھا
 جاوے اُنکی قبروں کے پاس انتہی ۞ اور اسے خوب جانتا ہی اور
 عالم اُسکا بہت پکا ہی ۞ ۳۶ مسئلہ ۞ عرس کا دن مقرر کرنا اور
 برادری کے لوگ اور محتاجوں کو کھانا کھلانا بطور بھاجی کے درست
 ہی یا نہیں اور ثواب اُسکا میت کو پہنچتا ہی یا نہیں اور یہ جو
 مشہور رہا کہ شب جمعہ وغیرہ کو میت کی روح اپنے اپنے گھر میں
 میں آتی ہی اور نرم آواز سے کہتی ہی کہ اے میرے وارثو! کچھ مدد
 دو سو یہ روایت حدیثوں کی معتبر کتابوں میں آئی ہی یا نہیں ۞
 جواب عرس کا دن مقرر کرنا جائز نہیں چنانچہ قاضی شمس الدین بانی ہندی
 نے تفسیر مظهری میں لکھا ہی ۞ لَا يَجُوزُ أَنْ يَفْعَلَهُ الْجَهْلُ الْقَبْرِ
 الْأَوَّلِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ مِنَ السُّجُودِ لِأَوَافِ حَوَائِهَا وَتَضَانِ
 الْمَرْجِ وَالْمَسَاجِدِ ۞ اَوْ مِنْ الْإِجْتِمَاعِ بَعْدَ لُجُؤِ

کَلَّا هِيَ رَوِيسَهُ وَنَدَّوْهُ سَأَلْتُ هِيَ ❀ در صفت نہیں ہی جو کرتے ہیں
 جاہل اور لیا اور شہد کی قبروں کے ساتھ سجدہ کرنا اُنکو یہ گرد
 پھرنا اُن کے پاروشن کرنے پر اغ و مان یا بنانی سجدہ اُس مقام
 میں اور جمع ہونا و مان آدمیوں کا برصوین دن عید کی دفع پر اور
 نام رکھنا اُسکا غرض ❀ اور ثواب کی نیت سے کھانا پانا بے تعین
 روز کے حایز ہی کسی نے اُسکو منع نہیں کیا ہی لیکن جو کھانا کہ میت
 کے ثواب کے واسطے تیار کر کے اُس کے حصہ لگا کر گھروں میں بھیجتے
 ہیں اور اُسکو بھاجی کہتے ہیں اُسکی کچھ حقیقت نہیں اور ایسے
 کھانے میں ثواب مانے کی توقع نہیں ❀ چنانچہ شیخ عبدالحق
 دہلوی مفتی جامع البرکات میں لکھا ہی کہ اِس ملک میں برصوین
 دن یا جھٹھ مہینے یا بعد چالیس دن کے کھانا پکوا کر جو غیش
 و اقربا کو بانٹتے ہیں اور اُسکو بھاجی کہتے ہیں اِس کھانے کا کچھ
 اعتبار نہیں بہتر یہ ہے کہ نہ کھاوین انتہی ❀ اور اِسی طرح
 شیخ الاسلام مدنی اِس عبارت کو شیخ کی دلیل پاکر کشف
 الخطا میں لکھا ہی ❀ اور وہ جو بعض روایتوں میں آیا ہی کہ روح میت
 کسی بعضی راتوں کو جیسے شب جمعہ اور شب براءت اور شب
 صرف و غیرہ میں اپنے گھروں میں آتی ہی ہے روایتیں صحاح ستہ
 میں کتابوں میں نہیں ہیں اور جب تک کہ روایتیں صحیح مرفوعہ
 متصل الاسناد و ہودین اُن پر اعتماد نہیں اگرچہ بعضوں نے اپنی کتابوں

میں نقل کیا ہے۔ بلکہ بعض علماء محمدین نے مثل ملاطوف قاری و شیخ الاسلام وغیرہ کے ان روایتوں کو ضعیف کہا ہے ❖ اور شیخ عبدالحق علیہ الرحمہ نے اس روایت کو جامع الہرکات میں خریب سمجھ کر یوں لکھا ہے کہ بعض روایت غریبہ میں آیا ہے کہ روح میت کی شب جمعہ کو اپنے گھر میں آتی ہے اور نظر کرتی ہے کہ کچھ اُسکے واسطے صدقہ دیتے ہیں یا نہیں و اسے اعلم انتہی

❖ ۳۷ مسئلہ ❖ قبر اور چوتراہ اور گنبد اور چار دیواری قبر کی انکوائیت اور چوڑے سے پختہ بنانی جائز ہے یا نہیں اور اگر قبر کے گرد کوپانی سے حفاظت میں رہنے کے واسطے چوڑے سے پختہ کریں اور قبر کے تعویذ کو کبھی رکھیں و رحمت ہے یا نہیں ❖ جواب پختہ کرنا قبر کو اور گنبد اور چار دیواری اور چوتراہ تعمیر کرنا قبر کے نزدیک جائز نہیں چنانچہ حدیث شریف میں مسلم کی روایت سے آیا ہے
 نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَجْصَصَ الْقَبْرَانِ يَنْسِي عَلَيْهِ دَانٍ يَقَعُ عَلَيْهِ ❖ فرمایا حضرت نے کہ قبر پر کسی نہ بنائی جاوے اور اُسکے اوپر کچھ عمارت نہوار نہ بیٹھے کوئی اُسپر ❖ اور مواہب الرحمن میں لکھا ہے وَيَحْرُمُ الْإِنَاءُ عَلَى الْقَبْرِ لِلزَّيْدَةِ رِيكْرَةَ الْأَحْكَامِ بَعْدَ الدَّفْنِ انْتَهَى وَهَكَذَا فِي الْعَالَمِ كَبِيرِيَّةِ ❖ حرام ہے مکان بنانا قبر کے اوپر زیست کے لئے اور رکاوٹ بھی مضبوطی کرنی بعد دفن سے اور اسے طرح سے عالم گیری میں ہے ❖ اور تحفہ الملوک و

نے لکھا ہی کہ، سنا کر نا پختہ گرد قبر کے پانی کی حفاظت کے واسطے کر وہ بھی
 ک واسطے کہ قبر اور جو چیز اس سے علاوہ رکھتی ہی سنا کر رہنے
 کی جائے نہیں ہی پس جس طرح قبر کیسے رکھنی بہتر ہی ویسا ہی اُسکے
 گرد کو بھی کچا رکھنا چاہئے۔ پس * لیکن توٹی قبر کو مرست کر دینی مٹی
 سے کچھ مضافتہ نہیں چنانچہ فقہ کہ کتاب میں مذکور ہی
 فِي اَعْلَاهُ كَيْدِيَّةً رَا اِذَا خَرَزَتْ اَلْاَبْرُفُ فَلَا يَسَعُ بِطَبْخِهَا كَذَا
 فِي التَّنَائِدِ خَائِفَةً اَنْتَهِي * عالم گیری میں بھی اور جب تو ت
 جادو سے قبر توستی سے درست کر لے میں مضافتہ نہیں اور ایسا ہی
 آیا ہی تا مار خانہ میں * اور شیخ عبد الحق نے بھی جامع المركات
 میں لکھا ہی کہ اس حدیث کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت
 کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُنکو فرمایا کہ جہان کہیں مورت
 اور مورت بنی ہوئی دیکھو متاد تو رذالوادرجس جگہ قبر بلند
 دیکھو پست اور ہموار کر دایسا کہ زمین سے قریب ہو جادو سے
 * اور حدیث میں جابر کی آیا ہی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے گور
 پختہ کرنے کو منع فرمایا ہی اور کہتے ہیں کہ اگر کہیں کہیں کہ خراب
 نہو جادو سے تو درست کیا اتھی * ۳۸ مسئلہ * جنازے کی نماز
 چار پائی پر پڑھنی اور کلمہ طیب چلا کے یا آہستہ پڑھتے جانا جنازے
 کے ہمراہ اور فرش بچھنا قبر میں میت کی بیتہ کے نیچے اور تین
 کمرنی میت کو بعد مرنے کے اور نماز ہول پڑھنی میت کے واسطے

اور جالیس قدم ہست کے پھر قدم پر آنا جائز ہی یا نہیں * جواب جنازہ
 کی نماز چار پائی پر پڑھنی جائز ہی کیونکہ کہ نعلین مبارک کو حضرت رسول
 خدا ﷺ کی تخت پر رکھ کر جنازے کی نماز اُس پر پڑھیں تھی * اور
 اہل عرب تخت اور چار پائی وغیرہ کو صیر کہتے ہیں چنانچہ قاسم
 بن لکھامی کہ الشَّيْطَانُ مَقْشُورٌ بِشَرِّ طَبِيبِ السَّيْرِ وَنَحْوِهِ
 وَالْخُرُصُ الضِّمُّ رَقُّ النَّخْلِ انتہی * یعنی شریط فرمے کے
 درخت کا پتا ہی کہ اُس کو بانٹ کے بار یک رسی کی طرح تیار
 کرتے ہیں اور اُس سے صیر کو بنتے ہیں بس اسی صیر کو
 اہل فارس کے عرف میں چار پائی اور اہل ہند کے عرف میں
 کھات کہتے ہیں * چنانچہ شیخ عبدالحق نے مشکوٰۃ شریف کے
 ترجمہ میں لکھا ہی کہ صیر کو ہندی میں کھات کہتے ہیں پس لفظ صیر
 عرب کی لغت میں عام ہی کہ اطلاق اُس کا تخت اور چار پائی اور
 سیطرہ کی اور چیزوں پر آیا ہی * فَمَنْ يَمْنَعُ صَلَاةَ الْجَنَازَةِ عَلَى
 هَذَا السَّبَبِ يَرْفُذُ لَكَ مِنْ جَلَلِهِ بِمَحَارَاتِ الْعَرَبِ * موجو
 کوئی منع کرے نماز پڑھنے کو اس کھات پر وہ واقف نہیں عرب
 کے محاوروں سے * اور کلمہ طیب جلا کے جنازے کے ساتھ پڑھا
 مار وہ ہی اگر آہستہ پڑھیں یوں کہ آواز اُسکی کوئی نہ سنے تو
 مضایقہ نہیں ہی * كَمَا فِي الْعَلَمِ كِبَرِيَّةٍ وَعَلَى مَتَبَعِي الْجَنَازَةِ
 أَصْدُهُتْ يَكْرَهُ لَهُمْ رَفْعُ الصَّوْتِ بِإِذْنِ كِرْدِقِرَاةِ الْقُرْآنِ

كَذَلِكَ فِي شَرْحِ الطَّحَاوِيِّ فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَذْكُرَ الْمَذْهَبَ كَرِهَ فِي
نَفْسِهِ كَذَلِكَ فِي قَتَاوِيِّ تَابِطِ بْنِ أَنَسٍ * جیسا عالم گیر میں
ہی جنازہ کے ماتھیوں کا دستور ہی چپ رہنا اور چلا کر کچھ پڑھنا
مکروہ ہی اور یہی حال ہی قرآن پڑھنے کا ایسا ہی طحاوی کی شرح
میں * پھر اگر کوئی اس کے ذکر کا ارادہ کرے تو چپکے چپکے ذکر کرے
دل میں ایسا ہی گھاسی قتاوی میں قاضی خان کے انتہی * اور فرش
پچھانا میت کے نیچے قبر میں مکروہ ہی چاروں مذاہب میں * اور جادو
پچھانی رسول خدا ﷺ کی نعش کے نیچے قبر شریعت میں مخصوص تھا انہیں
کی ذات مقدس کے واسطے * كَذَلِكَ فِي تَابِطِ بْنِ أَنَسٍ الْمَذْهَبَ
وَفِي شَرْحِ مَلَا عَلِيٍّ الْقَارِيَّ لِلْمَشْكُوتِ مَخْتَصَرًا * الصَّوَابُ
كَرَاهَةُ أَنْ لَكَ كَمَا قَالَ الْأَعْمَشُ وَالْقَطِيفَةُ الْقَاهَا شَقَرَانِ بِلَا أَمْرِ
مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنْ ذَلِكَ مِنْ خَصَائِصِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
إِسْطَرَحَ هِيَ مَوَازِبُ الْمَدِينَةِ مِنْ أَوَّلِ مَا عَلَى قَارِيٍّ كِي شَرْحِ مَشْكُوتِ
میں مختصر * اور ہستر یہی اسمین گراہیت ہی سب علما کے نزدیک
اور وہ قطیفہ جو پچھایا تھا شقراں کے بدن مرضی صحابہ کے کہا
بعض نے کہ یہ مخصوص تھا حضرت کی ذات مبارک کے لئے * اور
جامع البرکات میں ایک حدیث دفن کے باب میں آئی ہے کہ اُسکی
شرح کے بیان میں سب علما کا مذہب اور حضرت کی قبر میں جادو
کے پچھانے کا سبب لکھا گیا ہے * عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ جَوَّالٌ فِي قَبْرِ

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَطِيفَةً حمراءُ ❀ بچھایا گیا حضرت ﷺ کی نعش کے
 نیچے قبر میں سرخ قطیفہ ❀ اور قطیفہ ایسی چادر ہی جس میں زینت اور
 پرزے لگے ہیں اور اُسکو خمیلہ بھی کہتے ہیں ❀ اور خمیل بھی اسی
 معنی پر ہے ❀ اور سبب اُسکے بچھانے کا قبر شریف میں یہ کہتے
 ہیں کہ شقرا نے جو حضرت کے غلاموں میں سے تھے بے صلاح صحابہ
 رضی اللہ عنہم کی بچھا دیا تھا یہ خیال کر کے کہ اور کوئی بعد حضرت
 ﷺ کے اُسکو نہ بچھاوے اور تصرف میں نہ لاوے ❀ اور مردے
 کے نیچے کپڑا بچھانے کو عامکار وہ کہتے ہیں اس واسطے کہ اسمیں اسراف
 یعنی ضائع کرنا مال کا ہوتا ہے ❀ اور بعض کہتے ہیں کہ چدر بچھانی نبوت
 کے خاصے سے ہی کیونکہ حضرت ﷺ قبر میں جیتے ہیں ❀ صحابہ بعد
 و فن کے چاہتے تھے کہ اُس چدر کو نکالیں پھر کھودنا قبر شریف کا مناسب
 نہ جان کر باز رسمہ و اسد اعلم بالتواب ❀ اور تین تین کرنی نزع کے
 وقت موت کے پہلے باجماع ثابت ہوئی ہے بلکہ مستحب ہی لیکن
 تین تین کرنی مردے کو وقت دفن کے اس بات میں علما نے بہت کچھ
 کہا ہے ظاہر و ایت میں یہی ہے کہ تین تین نکرین اور بعض روایت میں
 آیا ہے کہ نزدیک نزع اور نزدیک دفن کے دونوں وقت کریں
 چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں لکھا ہے ❀ وَلَقَدْ الشَّاهِدَتَيْنِ وَصُورَةُ
 التَّلَاقِيْنِ اَنْ يُقَالَ عِنْدَهُ فِي حَالَةِ النَّزْعِ قَبْلَ خُرُوجِهِ رَا دَعْوِ
 يَسْمَعُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَا شَهِدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

وَلَا يَقَالُ لَهُ قُلْ وَلَا يُلِمُّ عَلَيْهِ فِي قَوْلِهَا مَخَافَةَ أَنْ يَضْجَرَ فَإِنْ
 قَالَتْهَا مَرَّةً لَا يَنْبَغُ عَلَيْهَا الْمَلَقْنَ إِلَّا أَنْ يَتَكَلَّمَنَّ بِكَلَامٍ غَيْرِهَا
 كَذَلِكَ فِي الْحَجَرِ هُوَ النُّبُوَّةُ وَهَذِهِ التَّلَقُّينِ مُسْتَحَبٌّ بِالْإِجْمَاعِ وَإِنَّمَا
 بَعْدَ الْمَوْتِ فَلَا يُلَقِّنُ حِينَئِذٍ فِي ظَاهِرِ الدَّرَايَةِ كَذَلِكَ فِي الْعَيْنِيِّ
 شَرْحُ الْهَدَايَةِ وَمَعْرَاجُ الدَّرَايَةِ وَنَحْنُ نَعْمَلُ بِهِمَا عِنْدَ الْمَوْتِ
 وَعِنْدَ الدَّفْنِ كَذَلِكَ فِي الْمَضْمَرَاتِ انْتَهَى * اور تلتین کیا جاوے
 کلمہ شہادتین کا اور صورت تلتین کی یہ بھی کہ کہا جاوے مردے کے
 بائیں نزع کی حالت میں غرغرے کے قبل پکار کر اسطرح کہ وہ سنے
 اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَا شَهِدَانِ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اور نہ کہ میں
 کہ تو پڑھ اور تنگ نکرمیں اُسکو اس کے کہنے کے واسطے اس
 اندیشے سے کہ کہیں گھبرا جائے * پھر جب ایک مرتبہ کہہ چکا
 تو پھر نہ دہراوے اُسکو تلتین کر نیوالا مگر اُس وقت کہ اس کے
 حواسے اور کچھ کلام اُسکی زبان سے نکلے جیسا کہ لکھا ہے جو ہر النبوۃ میں
 اور یہ تلتین مستحب ہی اجماعاً اور بعد موت کے موتدین نکی
 جاوے ہمارے مذہب میں ظاہر روایت کی رو سے جیسا کہ عینی ہدایہ
 کی شرح میں اور معراج الدرایۃ میں لکھا ہے * اور ہم غفل کرتے ہیں
 اُن دونوں پر یعنی موت کے وقت اور دفن کے بعد یعنی دونوں
 وقت تلتین کرتے ہیں جیسا مضمرات میں آیا ہے * اور ساتھ
 منیۃ المصلیٰ کی شرح میں لکھا ہے * وَلَقَدْ اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

لیتن کردون ان یوموبہاراً ما اَلْتَلَقِیْنِ بَعْدَ الدِّفْنِ فَلَا یُؤْمَرُ بِ
 وَلَا یَنْهٰی عَنْہُ اَنْتَہٰی * اور تلقین کرین کلمہ شہادت اس طرح پر
 کہ ذکر کرین اُسکے پاس تاکہ وہ یاد کرے اُسے اور پون
 نکھا جاوے کہ کہہ تو اُسکو * اور تلقین بعد دفن کے مو اُس نہیں نہ
 اجازت ہی نہ ممانعت * اور ہول کی نماز پر تھنی حدیث کی کتابوں
 میں اور فقہ کی کہ معتبر اور مضبوط ہیں نظر نہ آئی لیکن بعضے وظایف
 اور مسائل صوفیہ میں لکھی ہی اور احما و کے لئے حدیث اور فقہ
 کی روایتیں بس ہیں * اور قول و فعل پر مشایخ صوفیہ کے
 فتویٰ جاری نہیں ہوتا ہی * چنانچہ شیخ الاسلام نے بھی کشف
 الغطا میں لکھا ہی * مشائخوں کی حادث ہی کہ اس نماز کو متصل
 دفن کے پہلی رات گزرنے کے پہلے عذاب سے میت کی نجات
 ہونے کو برتتے ہیں اور اُسکو صلوٰۃ الہول کہتے ہیں اِنہیں * اور
 پالیس قدم ہست کے پھر جانا بعد دفن کے قبر کے نزدیک یہ مسئلہ
 بھی کتب فقہ اور حدیث میں نہیں پایا جس پر حکم کرے مگر نیا کا جاری
 ہووے * ظاہر ایہ بدعت کی قسم سے معلوم ہوتا ہی اور شارع علیہ السلام
 کی طرف سے تاکید یہ ہی کہ شرک و بدعت کے کاموں سے پرہیز کریں
 قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِ نَا هَذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ
 فَهُوَ رَدٌّ * جو شخص نکالے نئی بات ہمارے اس طریق میں کہ
 وہ اس طریق میں نہیں ہی تو وہ مردود ہی * ۳۹ مسئلہ * قبر کی

زیارت عورتوں کو بھی جائز ہی جیسا کہ مردوں کو جائز ہی یا نہیں؟
 جواب قبر کی زیارت مرد و نکو جائز ہی بشرطیکہ موافق سنت کے
 ہو نہ عورتوں کو * اور قبر کی زیارت کرنے میں سنت یوں ہی کہ
 جب مقبرے میں جاوین اس طرح کہیں * اَللّٰهُمَّ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ
 الْقُبْرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاٰمَنَ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی
 بِکُمْ لَا حَقَّوْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ اَتْبَعٌ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمْ
 الْعَافِیَةَ * سلام ہی تم پر اسی لوگو! اس جگہ کے رہنے والو
 مسلمان مرد خواہ مسلمان عورتوں سے اور مقرر ہم اگر اللہ تعالیٰ
 چاہے تو تم سے بیٹنگ تم ہمارے حق میں آگے جانو الون سے ہو
 اور ہم تمہارے حق میں پیچھے آئیو الون سے چاہتے ہیں ہم اللہ سے
 اپنے لئے اور تمہارے لئے بہتری * یا دوسری دعا جو حدیثوں کی کتاب
 میں ہے پڑھیں اور اُن کے لئے مغفرت طلب کریں چنانچہ
 جامع البرکات میں لکھا ہے کہ کتاب عقاید میں آیا ہے کہ * فِیْ دَعَا
 الْاَحْیَاءِ لِلْاَمْوَاتِ وَالْاَصْدَقَةِ عَنْهُمْ نَفْعٌ لَّهُمْ اَنْتَہِیْ زَمْدُوْنَ کُنْ
 دُحَاکْرِ فِیْ مِیْنِ مَرْدُوْنَ کَے واسطے اور خیرات کرنے میں اُن کے
 مردوں کے لئے نفع ہی * اور قبر پاہ جا کے عبرت پکریں اور اپنی
 موت کو یاد کریں اور جو بات سنت کے برخلاف ہو اُسے وہاں
 میں نہ لاویں یعنی قبر کو بوسہ نہ دیویں اور منہ پر خاک نہ مایں اور
 اہل قبر سے حاجت طلب نہ کریں اور مسجد نہ کریں اور ہاتھ اُپر نہ

مرگہیں چنانچہ اعلیٰ قاری نے عین العلم کی شرح میں لکھا ہے * وَلَا
يَمَسُّ اَيُّ الْقَبْرِ وَلَا التَّابُوتَ وَلَا اَجْدَا رُفُودَ اَنْتَهَى عَنْ
مِثْلِ ذَاكَ بَغْبُورٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَكَيْفَ يَقْبُرُ رَسَائِلًا نَامٍ وَلَا
يَقْبَلُ فَإِنَّ زِيَارَةَ عَلَى الْمَسِّ هُوَ اَوَّلُ بِالنَّهْيِ اَنْتَهَى عَنْ جَهْدِي
جاوے قبر اور نہ تابوت اور نہ دیوار سو منع ہوئی بیش ایس چیزیں
حضرت رسول اللہ ﷺ کی قبر سے نہ پھر کرے نہ گھر و رست ہو گئی
و و مردوں کی قبروں سے * اور نہ جو میں جاوے کیونکہ یہہ چو منا چھوٹے
سے زیادہ ہی تو آسکی ممانعت۔ ضرر بھی انتہی * اور تفصیل ان
باتوں کی چالیسویں مسئلے میں آدیگی انشاء اللہ تعالیٰ * اور عورتوں کو
قبروں کی زیارت کرنی صحیح قول کے موافق مکروہ تحریمی ہی چنانچہ
مسئلے میں آیا ہے * وَتُسَبِّحُ زِيَارَةُ الْقُبُورِ الْمَوْجَلِ وَتُكْرَهُ
لِلنِّسَاءِ اَنْتَهَى * مستحب بھی قبروں کی زیارت مردوں کے حق میں
اور مکروہ بھی عورتوں کے حق میں انتہی * اور کتاب مجالس واعظیہ میں
لکھا ہے * وَامَّا النِّسَاءُ فَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَخْرُجْنَ اِلَى الْمَقَابِرِ
لَمَدْرِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَعَنَ
زَوَارَاتِ الْقُبُورِ اَنْتَهَى وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَخَذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَ
اَسْرَجَ كَذَابِي الْمَشْكُوة * اور عورتیں موحال نہیں اُن کے لئے
کہ جاویں مقبروں کی طرف کیونکہ یہ روایت آئی ہے ابو ہریرہ رضی

سے مقرر یہ بھی کہ لعنت کی حضرت رسالت پناہ علیہ السلام
 و الصلوٰۃ علی قبر کی زیارت کر نیوالیون پر * اور ابن عباس
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی
 قبر کی زیارت کر نیوالیون پر اور ان پر خود ان مسجد بنا دیں اور
 چراغ جلا دیں جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے * اور نصاب الاحساب
 میں آیا ہے * سَبِيلُ الْقَاضِي عَنْ جَوَازِ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَقَابِرِ
 وَالْفَسَادِ فِي مِثْلِ هَذَا فَقَالَ لَا تَسْأَلُ مِنَ الْجَوَازِ وَالْفَسَادِ فِي
 مِثْلِ هَذَا إِنَّمَا تَسْأَلُ عَنْ مَقْدَارِ مَا يَلْحَقُهَا مِنَ اللَّعْنِ وَاعْلَمْ أَنَّهَا
 كُلَّمَا نَوَتْ الْخُرُوجَ كَانَتْ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَمَلَأَتْ كِتَابَهُ
 عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَإِذَا خَرَجَتْ تَلَحُّقُهَا الشَّيَاطِينُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ
 وَإِذَا اتَتْ الْقَبْرَ يَلْعَنُهَا رُوحُ الْمَيِّتِ وَإِذَا رَجَعَتْ كَانَتْ
 فِي لَعْنَةِ اللَّهِ كَمَا كُنْتَ حَتَّى تَعُودَ فِي الْحَدِيثِ أَيُّهَا امْرَأَةٌ
 خَرَجْتَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ تَلْعَنُهَا مَلَائِكَةُ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ
 وَمَلَائِكَةُ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ فَيَمْشِي فِي لَعْنَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِيَّا امْرَأَةً
 دَعَتْ لِلْمَيِّتِ بِخَيْرٍ فِي بَيْتِهَا يُعْطِيهَا اللَّهُ تَعَالَى ثَوَابَ حَجَّةٍ وَ
 هُمْرَةٍ * و روى عن سلمان وابي هريرة أنه عليه الصلوة
 والسلام ذات يوم خرج من المسجد فوقف على باب داره
 قائم ابنته فاطمة رضي الله عنها فقال لها من أين جئت
 فقالت خرجت إلى منزل فلانة التبي مايت فتال هل

فِي هَبْتِ قَبْرَهَا فَقَالَتْ مَعَانَ اللَّهِ أَنْ أَقْبَلَ شَيْئًا بَعْدَ مَا سَمِعْتُ
 مِنْكَ فَقَالَ لَوْ زَهَبْتَ قَبْرَهَا لَمْ تُرَ بَحْسِي رَائِحَةُ الْجَنَّةِ انْتَهَى
 پوچھ گئے قاضی عورتوں کے جانے سے قبروں پر اور جو برائی یہ
 ایسے کام ہیں ✽ کہنا نہ پوچھ جائز ہونے اور برائی کو ایسے کام کی
 یہ پوچھ نہ پوچھ کہ کس قدر لعنت پہنچتی ہے اُس کے عمل کرنے والی
 پر سمجھ لے کہ جب سے وہ نیست کرتی ہے جانے کی لعنت برستی ہے
 اُس پر اسہ تعالیٰ کی طرف سے اور فرشتوں علیہم السلام کی
 طرف سے ✽ اور جب باہر نکلتی ہے آتے ہیں اُس کے پاس شیطان ہر طرف
 سے اور جب پہنچی قبر ہاں لعنت کرتی ہے اُس پر مردے کی
 فوج ✽ اور جب پھرتی ہے وہاں سے اسہ تعالیٰ کی لعنت میں دو بی رہتی
 ہے ایسی طرح گھر میں آنے تک ✽ اور حدیث میں آیا ہے کوئی عورت
 ہو جو نکلتی ہے مقبرہ کے کی طرف لعنت کرتے ہیں اُس پر ساتوں
 آسمان کے فرشتے اور ساتوں زمین کے موچلی جاتی ہے اسہ تعالیٰ کی لعنت
 میں ✽ اور کوئی عورت ہو جو دعا کرتی ہے مردے کی بہتری کے واسطے
 اپنے گھر میں دیا ہے اسہ تعالیٰ اُس کا حج اور عمرہ کا ثواب ✽ اور روایت
 ہے ماہانہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک دن جناب پیغمبر
 خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام نکلیے مسجد سے اور تھہرے اُس کے دروازے
 پر موآئین آپ کی بیٹی بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت نے کہاں سے
 آتی ہو تم ✽ عرض کیا میں گئی تھی فلاں کے گھر جو مر گئی ✽ پوچھا

آپ نے کیا تم گئی تھیں اُسکی قبر پر کہا اس پناہ دین رکھو بگو اُس بات سے کہ میں عہد کروں اُس پر جو سن لوں آپ سے اُسکی عمارت * فرمایا کہ اگر تم جاتیں اُسکی قبر پر ہرگز نہ نکلتیں خوشبو جنت کی * اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے رسالہ مالا بدین لکھا ہے کہ زیارت قبر دکنی مرد دکنو جائز ہے نہ عورتو دکنو * مسئلہ * مقصد مانگنا مردوں سے دعا کے طور پر اور گرد پھرنے اور بوسہ دینا اور مسجدہ کرنا اور اُسکے آس پاس روشنی کرنی اور جنازہ یا قبر پر پھول کی چادر بچھانی اور خیمہ اور شامیانہ کھڑا کرنا اُس قبر پر اور نذرمانی خدا کے سوا اور کسی کی اور شیرینی وغیرہ دہان لے جانی جائز ہے یا نہیں * جواب * مرد اور مقصد مانگنا اہل قبور سے کسی طرح پر ہو جائز نہیں چنانچہ شیخ عبدالحق دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں جو عربی زبان سے لکھا ہے اَوَا مَا لَا سْتَمْدَادُ بِأَهْلِ الْقُبُورِ فِي خَيْرِ النَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمْ يَنْتَكِرْهُ كَثِيرٌ مِنَ الْعُقَلَاءِ قَالُوا لَيْسَ الزِّيَارَةُ إِلَّا الدُّعَاءُ لِلْمَوْتَى وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمْ وَإِيصَالُ النَّفْعِ إِلَيْهِمْ بِالدُّعَاءِ وَنَزْلُ الدُّعَاءِ الْقُرْآنِ اَنْتَهَى * اور مرد چاہے کسی اہل قبر سے رسول اللہ ﷺ اور انبیاء علیہم السلام کے سوا دعا نہ کرے اُس کا بہت سے فقیہوں نے اور کہا ہے کہ زیارت کرنے سے قبر کے مطلب نہیں ہے کہ مردے کے واسطے دعا مانگیں اور نفع پہنچا دے اُس کو دعا سے اور قرآن

برہمے سے شیخ کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ نبیوں علیہم السلام کی قبریں اس مدد کی ممانعت سے الگ ہیں اس لحاظ سے کہ حالت برزخ بین اُنکا زندہ رہنا ہمیشہ کی زندگی سے ثابت ہے کہ اور دن کے واسطے موائے اُن کے جو شہید ہوئے اس کی راہ میں ثابت نہیں باوجود اس کے کہ حیات و مان کی دنیا کی حیات کے طور پر نہیں بلکہ وہاں کی حیات کے احکام اور عین اور یہاں کی زندگی کے احکام اور اس واسطے یہ فرق یہاں درست نہیں ہوتا اور حق یہ ہے کہ فقہاء کا انکار عام ہے اس میں کہ انبیاء کی قبروں سے مدد چاہتے یا دوسروں کی کوئی جائز نہیں چنانچہ فقہاء کی دوسری کتابوں کی عبارت سے جو یہاں جواب میں لکھا ہے معلوم ہوگا اعمیٰ سے وہ ہے جو مجمع الباری کے مصنف نے بیان کیا ہے

مَنْ قَصَدَ زِيَارَةَ قُبُورِ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ عِنْدَ قُبُورِهِمْ
وَيَدْعُو عِنْدَهَا وَيَسْأَلُهُمُ الْخَوَائِمَ وَهَذَا لَا يَجُوزُ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ
عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّ الْعِبَادَةَ تَطْلُبُ الْخَوَائِمَ وَالْإِسْتِعَانَةَ
حَقَّ اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْتَهَى جو کوئی ارادہ کرے انبیاء اور صالحین کی قبروں کی زیارت کا اس لئے کہ نماز پڑھے اور دعا مانگے وہاں اور موائے اُن سے اپنے مقصد کا تو یہ وہ رستہ نہیں کسی مسلمان عالم کے نزدیک کیونکہ عبادت اور مطلب کا سوال کرنا اور مدد چاہنی یہ حق اللہ تعالیٰ کا ہے بلا شرکت غیر

وَقَالَ الْبَغَوِيُّ فِي الْأَعْيَالِ

يَقَالُ لَا سَتَعَانَةُ نَوْعِ تَعْبُدِ وَالْعِبَادَةُ الطَّاعَةُ مَعَ التَّذَلُّلِ
وَالْخُضُوعِ وَرُسْمِي الْعَبْدِ عَبْدَ الذِّلَّةِ وَالْإِقْيَانِ يُقَالُ طَرِيقُ
مَعْبُدِ أَيْ مَذَلُّلِ أَنْتَهَى ❀ اور کہا ہی بغوی نے معاہدہ میں کہ مراد
مانگنی یہہ ایک نوع کی عبادت ہی اور عبادت وہ کہ بندگی کرے
ماجری اور گر گر آنے کے ساتھ اور عبد کو جو عبد کہتے ہیں سو اسی
واسطے کہ اُس میں ذلت اور تابعداری پائی جاتی ہی ❀ وَفِي
الْحَدِيثِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
يَوْمَ مَا قَالُوا يَا غُلَامُ احْفَظْ اللَّهَ يَحْفَظْكَ احْفَظْ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ
وَإِنْ سَأَلْتَهُ فَاَسْأَلِ اللَّهَ وَإِنْ اسْتَعْنَيْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ
أَنَّ الْأُمَّةَ لَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا
بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ
يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَدُفِنَتِ
الْصُّفُوفُ رَدَاةُ أَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِيُّ كَذِبِي فِي الْمَشْكُوتِ ❀ ابن
عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث روایت کی کہ ابن عباس نے ایک دن
میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھا تھا فرمایا آپ نے اسی ترکے نگاہ
رکھ تو حق اس کا نگاہ رکھ ہیگا اسے تجھ کو اور یاد کر اسے گویا گتو اپنے
رو برو ❀ اور جب مانگے مانگ اسے اور جب مدد چاہے مدد چاہ
اسے ❀ اور سمجھ اسی بات کو کہ اگر تمام لوگ جمع ہو جائیں
۱ سہرہ کہ وہ تجھ کو نفع پہنچا دیں کسی چیز سے تو ہرگز نفع نہ پہنچا سکیں گے

”تجھ کو مگر اُسی چیز سے کہ جو لکھ دیا اللہ نے تیری قسمت میں“ اور اگر جمع ہو جاویں دے اسبہر کہ ضرر پہنچاویں تجھ کو کسی چیز سے ہرگز ضرر نہ پہنچا سکیں گے تجھ کو مگر اتنا ہی کہ لکھ دیا ہی اللہ نے تیرے واسطے اُتھم گئے قلم اور خشک ہو گئیں کتابیں“ روایت کی احمد اور ترمذی نے اور ایسا ہی مشکوٰۃ میں ہی“ اور اُسی طرح گرد پھرنا قبر کے جائز نہیں وہ قبر بنی کی ہو یا ولی کی چنانچہ ملا علی قاری نے شرح مناسک میں لکھا ہے“ وَلَا يَطُوفُ أَيُّ لَا يَدْرُ حَوْلَ أَلْبَقَعَةِ الشَّرِيفَةِ لِأَنَّ الطَّوَّافَ مِنْ صُخْتَصَاتِ الْكَعْبَةِ الْمَنِفَعَةِ فَتَحْرُمُ حَوْلُ قُبُورِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ وَلَا عِبْرَةٌ بِمَا يَفْعَلُهُ الْعَامَّةُ الْجَاهِلَةُ وَلَوْ كَانُوا فِي صُورَةِ الْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ انْتَهَى“ طواف نکرین یعنی گرد نہ پھرن کسی بزرگ مکان کے کیونکہ طواف خاص ہی کعبہ معظمہ کے واسطے پھرم حرام ہوا گرد پھرنا انبیاء اور اولیاء کی قبر کے اور کچھ اعتبار نہیں عوام جہلا کے عمل کرنے کا اگرچہ دے لوگ مشایخ اور علما کی وضع پر ہوں بس“ اور بوسہ دینا قبر پر اور مسجدہ کرنا اور روشنی کرنی قبر کے نزدیک جائز نہیں چنانچہ شجرۃ الایمان کی کتاب میں لکھا ہے“ اور قبر کو مسجدہ کرنا اور بوسہ دینا اور اُسیہ ہاتھ لگانا اور طواف کرنا اور قبر سے حاجت مانگنی اور قبرستان میں چراغ روشن کرنے کے سب مکر وہ تحریم میں انتہی“ اور شیخ الاسلام نے کشف الخطایہ لکھا کہ ہاتھ نہ

قبر پر اور مسح مگر سے اور اُس کو بوسہ سے اور وہاں نہ جھکے
 اور خاک پر ٹھنڈے نہ کہ یہ قوم نصاریٰ کی حادث سے ہی ✽
 اور مشایخ نے ان باتوں کو بہت منع فرمایا ہی ✽ کُنْ فِي
 عَامَّةِ الْكُتُبِ اَنْتَهِي ✽ اور قبر کے اوپر غلاف اُڑھانا بھی درست
 نہیں ✽ کہانی نصاب الاحتساب تسجیۃ القبر غیر مشروع اصلاً
 فِي حَقِّ الرِّجَالِ بَعْدَ تَسْوِيَةِ الْاَمْنِ فِي حَقِّ النِّسَاءِ وَصَرَّحَ
 رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَبْرِ جَلِيٍّ سَبَّحَ نَهَاهُ اَنْتَهِي ✽ جیسا
 نصاب الاحتساب میں بھی کہ کپڑا گھسیڑنا قبر پر غیر مشروع بھی
 اصلاً مرد کے حق میں اور ایستون کے برابر کرنے کے بعد عورتوں کے
 حق میں بھی ✽ اور شہرہ بٹ لے گئے حضرت علی علیہ السلام ایک
 شخص کی قبر کے پاس کہ اُس کو دھانکا تھا کپڑے سے سو منع فرمایا
 اُس کو اور اسی پر قیاس کر کے قبر پر پھول رکھنے اور پھول
 کی جادر پھانی جائز نہیں کیونکہ سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرے سے
 تقرب حاصل کرنا حرام ہی اور ممنوع ✽ اور پھول کسی چادر
 جنازے پر ڈالنی بدعت اور مکروہ تحریمی بھی اور خیمہ اور شامیانہ بھی
 قبر پر کھڑا کرنا مکروہ ہی ✽ چنانچہ شرعاً الاسلام وغیرہ میں مرقوم ہی
 دیکرہ ان یَمْنَعُ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدٌ يَصْلِيْ فِيْهِ وَاَنْ يَضْرِبَ
 عَلَيْهِ فُسْطَاطٌ وَقَبَّةٌ تَقَامُ فِيْهِ وَيَسْتَظِلُّ الْقَبْرُ رَفَاً نَمَا يَظِلُّ الْمَيِّتَ
 حَمْلَةً ✽ اور مکروہ ہی یہ کہ بنا کر جادے قبر پر مسجد نماز پڑھنے کو

اُس میں اور کھڑا کیا جاوے اُس پر خیر یا بیا یا جاوے قبر رہنے کو
 لوگوں کے اور چھپائی جاوے قبر کیونکر چھپاتا بھی مردے کو
 اُس کا ہم بس * اور نذر مانی اللہ تعالیٰ کے سواے دوسرے
 کی اور شیرینی اور کھانا لیجانا قبر کے پاس نذر کی راہ سے یا مردے
 سے نزدیکی حاصل کرنے کو درست نہیں بلکہ بدعت اور مکروہ
 تحریریں ہی اور کافروں کی عادت ہی بتوں کے حق میں * قَالَ
 فِي الدُّرِّ الْمُخْتَارِ وَاعْلَمَ اَنْ اَنْذَرَ الَّذِي يَقَعُ الْاَمْوَاتِ وَمَا
 يُوْخَنُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّعِ وَالزَّيْتِ وَنَحْوِهَا اِلَى ضَرَائِمِ
 الْاَزْلِيَاءِ الْكَرَامِ تَقَرُّ بِاَلَيْهِمْ فَهُوَ بِالْاِجْمَاعِ بَاطِلٌ وَحَرَامٌ
 مَا لَمْ يَقْصُدْ وَاصْوْفُهَا الْفُقَرَاءُ اِلَّا نَامَ وَقَدْ ابْتَاى النَّاسُ
 بِنَ لِكَ وَلَا سِيَمَا فِي هَذِهِ الْاَعْصَادِ وَقَدْ بَسَطَهُ الْعَلَامَةُ
 قَاسِمٌ فِي شَرْحِهِ وَالْبَحَارُ وَلَوْ اَقَالَ اَلَا مَامُ مُحَمَّدٌ لَوْ كَانَ
 الْعَوَامُ عِبِيدَهُ لَا عَتَقْتَهُمْ بَلَا وَلَا اَيْى وَذَلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ
 فَالْكُلُّ بِهِ يَعْتَرِدُنْ اَنْتَهَى * لکھا بھی در مختار میں جان تو مقرر وہ نذر
 کر مانی جاتی ہے مردوں کے لئے اور لاتے ہیں برے برے
 اولیائوں کی قبر کے پاس نقد روپیسی سے اور شمع اور زیبت
 کا تیل وغیرہ اس قسم کی چیز ان کی رضامندی چاہنے کو اور ان
 سے نزدیکی حاصل کرنے کو بس وہ سب عام کے نزدیک حرام
 ہی اور باطل جب تک کہ اُس کے بابت سے اور دینے کا ارادہ نہ ہو

فقرا کے واسطے اور اس بلا میں پھنس گئے ہیں لوگ خصوصاً
اس زمانے میں اور خوب کہول کر بیان کیا ہی اس مقدمہ کو علامہ
قاسم نے درالبحار کی شرح میں اور اس کے لئے کہا ہی امام محمد
نے اگر ہوں تو ام میر سے غلام البتہ میں آزاد کروں ان کو
بدون لینے دلا کے اور یہ اس واسطے ہی کہ وہ سے نہیں سمجھتے
نہ اس میں سب ہو شیار ہو جاویں گے اور عبرت
یہ کہینگے۔ اس میں فی الحدیث لا وقاء لندہ فی عصیۃ اللہ رواہ
ابوداؤد کذا فی مشکوٰۃ ربنا اغفر لنا ذنوبنا وذنابنا وامننا
ووثبت اقدارنا وامننا وامننا وامننا وامننا وامننا وامننا
میں آیا ہی وہ نذر ادانکر فی چاہئے جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو
روایت کی ابو داؤد نے جیسا کہ کہا ہی مشکوٰۃ میں اس
پرو دگار ہمارے بخشدے گناہوں کو اور زیادتوں کو جو اپنے
کام میں ہمنسہ کی ہیں اور قائم رکھ ہمارے عقوبتوں کو اور رد کر
ہماری کافروں کی قوم پر خاتمہ اس بیان میں کہ آدمی کو موت
سے بچاؤ نہیں ہی قال اللہ تعالیٰ کل نفس ذائقة الموت
فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک زندہ ہی مزہ چکھنے والا موت کا
ہر ایک کو کوئی نہیں جانتا کہ کہاں سے وہ کھائیگا اور کہاں جا کہ
میرے قولہ تعالیٰ ما تدري نفس ماذا تكتسب غدا ما تدري
نفس باي ارض تموت ان اللہ علیم خبیر قول اللہ تعالیٰ

کا ہی نہیں جانتا کوئی کہ کیا کماویگا وہ کل اور نہیں جانتا کوئی کہ کس زمین پر مرے گا۔ بیشک اسے جانتے والا ہی خردار یہاں تک کہ انبیاء اور رسول اس مقدمے میں ہوا ہے اس کلمے کے کہ میں کچھ نہیں جانتا زبان پر نہ لائے ✽ قال رسول اللہ ﷺ واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بہی ولا بکم ✽ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم خدا کی ہی نہیں جانتا میں باد صفا اس کے کہ میں رسول ہوں اس کا کیا کیا جاوے گا میرے ساتھ اور کیا تمہارے ساتھ ✽ اس حال میں ایمان داروں کو لازم بھی کہ حق داروں کے حق کے ادا کرے میں جلدی کریں کیا جانیں کس دم اجل کے پیچھے میں پڑ جاؤں گا ✽ قال اللہ تعالیٰ اِذَا جَاءَ اَجَلُہُمْ فَلَا یَسْتَاخِرُونَ سَاعَةً وَلَا یَسْتَقْدِرُونَ ✽ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب آویگی موت انہیں نہ تھہریگی ایک ساعت اور نہ آگے بڑھیگی ✽ اَشْدَّكَ اللہ تعالیٰ فی الدارین ✽ جان تو لایق کرے اللہ تعالیٰ تجھ کو دو فون جہان نہیں دو چیز ہی اس دنیا میں کہ نبی آدم کو اچھی نہیں لگتی ایک مرنا دوسری دولت کا کم ہونا ✽ قال اللہ تعالیٰ عسیٰ اَنْ تَكْرَہُوا شِیْئًا وَهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شِیْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَانْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ✽ فرمایا اللہ تعالیٰ نے شاید بعض چیز کو تم برا جانتے ہو اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہی اور شاید بعض چیز کو اچھی جانتے ہو تم اور وہ تمہارے حق میں بد ہی

اور اسے جانتا ہی اور سمجھتا ہی نہ تھا۔ موت بہتر ہے کیونکہ ہمارے کرم کی
 وراثت میں دیکھو، دوا کثرت اور مال کی کمی بہتر ہے اس لئے کہ حساب
 کی پکڑ اس میں کمتر ہے۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُنْ فِي الدُّنْيَا
 كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِدٌ مُّسَبِّلٌ وَعَنْ نَفْسِكَ مِنْ أَهْلِ التَّبْوَرِ* فرمایا
 رسول اللہ ﷺ نے رہ دنیا میں جیسے بدیس اور مسافر اور
 گن اپنی ذات کو مردون سے ہے اور تین چیز ہی کہ مرنے کے بعد
 میت کے جنازے کے ساتھ جاتی ہیں اُممیں سے دو چیز پالت
 آتی ہیں اور ایک چیز اُس کے ساتھ جاتی ہیں * يَتِمُّعُ أَهْلُهُ وَمَا لَهُ
 وَ عَمَلُهُ فَيَرِجُّ أَهْلَهُ وَمَا لَهُ وَ بَقِي عَمَلُهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَمَنْ
 يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ*
 ساتھ جاتے ہیں گھر والے اُس کے اور دولت اُس کی اور ہمیں
 اُس کا سو بھر آتے ہیں گھر والے اور دولت اور دامن رہتا ہے
 ہمیں اُس کا * فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو کوئی نیکی کریگا ذرے کے وزن
 برابر پاوے گا وہ اُس کو اور جو کوئی بدی کریگا ذرے کے وزن برابر
 پاوے گا وہ اُس کو * اور چار چیزیں ہیں کہ بندہ بغیر اُس کے گندہ
 ہی ہے ایک تو گھر رہنے کے واسطے دوسرا کپڑا پہننے کے
 واسطے * تیسرا مال جان بچانے کے واسطے * چوتھا پانی پیاس
 بجھنے کے واسطے * اور جب روز قیامت ہو گا پانچ چیزوں کا
 سوال کریں گے ایک تو وہ کہ ہمارے کام میں تصرف کی * دوسرا

یہ کہ جوانی کس کام میں ضایع کی * تیسرا یہ کہ مال کہاں سے
 جمع کیا تھا * چوتھا مال کس کام میں خرچ کیا تھا * پنجم یہ کہ نام
 حاصل کرنے کے بعد کیا عمل کیا * قطعہ * شیخ و پیرو مرید اور فقیر *
 جتنے صاحب زمان ہیں پاک نفس * جب کہ دنیا میں تو اُٹھیں وہ
 پھنس رہے جیسے شہد بیچ مگس * قال رسول اللہ ﷺ
 خُمَسًا بَيْلَ خُمُسٍ شَيْءٌ بَكَ قَبْلَ هَرِّ مَكِّ رَصَّةً كَبَيْلَ سَقَمِكَ وَ
 خَنَاكَ قَبْلَ فُقْرِكَ وَفَرْخَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَبْلًا نَكَ قَبْلَ مَوْنِكَ
 فرمایا رسول اللہ ﷺ نے غنیمت جان پانچ چیز کو پانچ چیز کے پہلے اپنی جوانی
 کو برہا پے کے پہلے اور تسہل کو اپنی بیماری کے پہلے اور
 بے پروائی کو اپنی محتاجی کے پہلے * اور اپنی بے کاری کو کاسون میں
 پھنس جانے کے پہلے * اور زندگی کو اپنی موت کے پہلے * اس لکھنے کا
 نام یہ بھی کہ جبکہ بعد ایمان * نے کچھ اعمال کرنے نصیب
 ہوئے اور آخر عمر تک وہی کرتا رہا اور مرنے کے وقت کلمہ توحید
 کے ساتھ اُسکی جان نکالی تو بیشک وہ ہمیشہ ہی * قَالَ عَبْدُ
 الصَّلَوةِ السَّلَامُ مَنْ كَانَ آخِرَ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَخَلَ
 الْجَنَّةَ * فرمایا ﷺ نے جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو
 وہ داخل جہنم ہو ہمیشہ میں کیونکہ ایک عمل بغیر ایمان اور اسلام کے
 کام نہیں آتے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایمان کے دن
 مومن بندے کے اعمال پروردگار کے حضور میں آئیں گے چنانچہ نماز

آویگی اور کیگی کہ جن عاتق ہوں اللہ تعالیٰ فرمادیکہ تو خیر اور نیکی پر
 بھی پھر زکوٰۃ مقرر ہوگی اور کیگی کہ میں زکوٰۃ ہوں وہ پروردگار فرمادیکہ
 کہ زکوٰۃ خیر اور نیکی پر بھی ہے بعد اسکے روزہ آویگا اور کہیں کہ میں روزہ
 ہوں حق تعالیٰ فرمادیکہ کہ تو خیر اور نیکی پر بھی ہے بعد اسکے اور اعمال
 نیکی آوینگے اسی طرح پروردگار عالم فرمادیکہ کہ تم خیر اور نیکی پر
 ہو بعد ازان اسلام آویگا اور کہیں کہ اسی پروردگار میرے حق
 اسلام ہوں اور تو اسلام ہی تب خدا تعالیٰ فرمائے کہ تو خیر اور نیکی پر
 ہی آج تیرے ہی سبب سے پکڑ کر دیکھا اور تیرے ہی واسطے بخشو دیکھا
 بعد اس بیان کہ حضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھیں **وَلَا تَتَّبِعُوا الْاَوَّلَیْنَ** ان اللہ ان یتبعہ یہ یشرح **وَلَا تَتَّبِعُوا الْاَوَّلَیْنَ** کا سوجھ بوجھ کوئی فہم نہیں کرے
 اللہ سے ہدایت پانے کی کھول دے اللہ اُس کے سینے کو
 اسلام کے واسطے اور مسلمان کامل وہی ہے کہ دنیا اور آخرت کے
 ہر ایک کام میں سنت پر پیغمبر خدا ﷺ کی راہ رکھے اور کہہ ہی کہیں
 مسلمان کو ناحق ہاتھ یا زبان سے ایذا پہنچا دے **قَالَ رَسُولُ**
اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ اِسْتِزَارِهِ وَادِّمَ فرمایا
 رسول ﷺ نے مسلمان وہ بھی جسکی زبان اور ہاتھ سے
 مسلمان بچے رہیں یعنی کسی مسلمان کو ایذا پہنچنے پس اتباع
 سنت پیغمبر خدا ﷺ کی غرض اور واجب ہی ظاہر باطن میں
 اور اُن کے طریقے کی متابعت اللہ تعالیٰ کی محبت کا وسیلہ بھی ہے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ إِنَّ كُنْتُمْ تَحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي أُحِبِّكُمْ أَلَا
 ﴿ فرمایا اللہ جل شانہ نے تو کہہ دے امی محمد ص اگر تم دوستی
 رکھتے ہو اللہ سے پیروی کرو میری دوست رکھیے تم کو اللہ
 تعالیٰ اور جب تک کہ محبت اللہ تعالیٰ کہہ اور محبت آن حضرت
 ﷺ کی دو مرد کی محبت پر غالب نہو گی ذایقہ ایمان کا پناہ لگا
 كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكُمْ مَنْ كُنْ فِيهِ جَنَّاتٌ يَجْرِي
 الْوِاقِعُ مِنْ تَحْتِهَا وَالْمِنْهَالُ مِمَّا يُسَوِّاهُ رَحْمَةً
 مِنْ رَبِّهِ يُدْخِلُ فِيهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ بَنِي آدَمَ
 الَّذِينَ كَانُوا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُعْلِنُونَ
 ﴿ فے تین چیزیں ہیں جس شخص میں سے دو ہو گی وہ ایمان کا
 مزا پناہ لگا ﴿ جس کس کو اللہ اور اُس کے رسول کی محبت سب
 سے زیادہ ہو گی اور جو کوئی دوست نہ کرے کسی نہ سے کو مگر اللہ
 کے واسطے اور جو کوئی برا جائز لگا پھر جانے کو کفر کی طرف بعد
 اس کے کہ اللہ نے اُس سے اُس کو نجات دی اس طرح ہر کہ برا
 جانتا ہی وہ زخین جانے کو ﴿ اور ہر ایک مسلمان پر مسلمانوں کا
 حق یہی ہے کہ جو وقت آپس میں ملاقات ہو دے سلام و کلام اور
 طعام سے پیش آدے اور جب کوئی نظر سے غائب ہو وہ
 یعنی سفر کو جا دے پیشہ پیچھے اُس کی خبر خواہی کرے حد اور کی نہ
 اُس سے نہ کہے اور اُس کو برا نہ کہے اور اُس کے عیب کو اپنا عیب

حائے واسطی کہ ❖ اَحَرِّ مِّنْ مِّرَاةِ الْمَوْتِ ❖ مومن آئینہ بھی
 مومن کا یعنی آئینہ کی طرح اُس کی عیب کو ظاہر کر دے ❖ اور چاہئے
 کہ مسلمان بھائیوں کی عیب گوئی سے پرہیز کرے ❖ کیونکہ آیا
 ہے ❖ اَلْاَيَةُ اَشَدُّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ ❖ غیبت کرنی مسلمان کی بہت
 سخت ہے زنا کرنے سے ❖ مگر غیبت کرنی تین شخص کی جائز رکھی
 ہے ظالم بادشاہ کی اور بے پروا بے پردہ بدکار کی ❖ اور بدعت کے
 کام کرنے والے کی اُن کی برائی کا چرہا کرنا و مردن کے واسطے
 عورت کا سبب ہے یعنی دے سکر ڈرینگے اور برے کا سونے
 بچینگے چنانچہ ابن ابی الدینا کی کتاب میں جو حدیث مرسل حسن
 بصری رضی اللہ عنہ نے روایت کی حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام
 سے غیبت کے بیان میں لکھی ہے ❖ ثَلَاثَةٌ لَا يَحْرُمُ عَلَيْهِمْ اَحْرَاضُهُمْ
 اَلْمَعْرُوفُ الْفَسَقُ وَالْاَصَامُ نَجَائِرٌ وَاجْتِدَاعُ ❖ تین شخص ہیں کہ
 اُن سے سر پہرا لینا صحیحہ پر حرام نہیں ظاہر جو بد کام کرتا ہے اور
 امام جو ظالم حایز رکھتا ہے اور بدعت کرنے والا ❖ اور ریاض الصالحین
 وغیرہ میں غیبت کرنی ان تین آدمیوں سے زیادہ اور ونکی بھی حایز
 رکھا ہے واللہ اعلم ❖ اور تا مقدور دینی بھائیوں کی خبر خواہی سمجھ
 دریغ نہ کریں کہ وہ عین دین ہی ❖ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَنْ يَنْبَغَ
 لِنَصِيحَةٍ ❖ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دین کی ایسی نصیحت کرنی اور
 عیب پوشی میں اور گوئی کو شش کرنی ❖ اگر اتفاقاً کسی دنیاوی

جہاں کے سبب باہم کچھ رنج واقع ہووے تو یمن دن سے زیا وہ
 سلام و کلام کو ترک نہ کریں اور نیک نجت اُن میں وہ شخص ہی کہ
 بعد کدورت آنے کے پہلا سلام غامک کر کے ملاقات کرے اور کہے
 اُسکو نظر حقارت سے نہ دیکھے اور اس پر تھہہا مارے۔ **سَلَامُ**
تَعَالٰی یَا اَبَیْہَ الْکَلْبِیْنَ اَعْمَدُ الْاِسْخَرِ قَوْمٍ مِّنْ قَوْمٍ عَصَاہُمْ اَوَّلُ الْکَلْبِ ذَا
خَیْرٍ اَمِنْہُمْ لَا نِسَاءَ مِّنْ نِّسَاءِ عَصَاہِ اِنْ یَّکُنْ خَیْرًا مِّنْہُمْ ❦
 خرمایا اللہ تعالیٰ نے امی سالمانو نہ ہنسے ایک قوم دو سری قوم
 پر شاید ہو تم بہتر اُن سے اور نہ عورت عورت ہنسے عورت پر شاید
 دے یکا ہوں اُن سے ❦ اور اُن کے حق میں جو دین کے مقتدا
 اور اہل یقین کے پیشوا تھے مغفرت کی دعا کریں جس طرح اس
 کتاب کا کلمہ والا بھی اس رسالے کو اس دعا پر تمام کرتا ہی ❦ **رَبَّنَا**
اَعْمَدُ لَہٗ ذَا خَیْرٍ اِنَّمَا الْکَلْبِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ لَا تَجْعَلْ فِی قُلُوْبِنَا
غِلَالًا یَنْ اَعْمَدُوا رَبَّانَکَ رَوْفٌ رَّحِیْمٌ ❦ امی رب ہمارے
 بخشدے ہو اور ہمارے بھائیوں کو جو آگے تھے ہم سے ایمان کی
 رو سے اور نہ کہ ہمارے دلوں میں کینہ اُنکی طرف سے جو سالمان
 ہوئے امی رب ہمارے مقرر تو نرم دل ہی رحم والا ❦
اَلَا جَوْبَةُ صَیْحَةٍ ذَا لَدَلَّیْلِ قَوِیَّةٍ وَالْعَمَلُ عَلَیْہَا اَسَنَةٌ ❦ عبارت
 مستحظی مولانا محمد اسحق صاحب محدث دہاوی زادانہ برکاتہ کہ
 منقول عنہ کے خاتمے پر لکھی تھی بعینہ وہ لکھی گئی ❦

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ دس سوالات ہیں جنکو مولوی سراج الدین نے درست کر کے
 امام سے مدرسہ کنگرہ وغیرہ کے دستخط اُن پر کروائے تھے اب
 اُن کو حاجی عبدالصاحب غفرہ اللہ عنہ نے ہندی
 عبارت میں دوام لوگوں کی سمجھ کے لئے ترجمہ کر کے چھپوا دیئے ہیں

سوال

لیا فرمائیے ہوائی امام سے دیندار رحمت کرے اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے
 مقدمہ میں کہ بنائے ہیں یہاں کے لوگ آستانے اور تہجد اور تہجد
 اور شد سے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے نام پر یا
 دوسرے بزرگوں اور صالحوں اور اولیاء اور بشت ہد امثلہ شاہ مدار
 اور سلطان بایزید اور پیر بدیع صاب اور تر سے پیر اور شہید پیر
 اور فارسی پیر اور رنگ پیر وغیرہ کے نام پر کہ دوام کذا نعم میں یہ
 مشہور اور مروج ہو رہا ہے اور اسے بن اُس مقام کے اور
 زیادت کر پنے میں اور لکھنے میں کھانے پانے کی چیزوں کے اُس
 جگہ مثلاً کھجور تھی اور بلاؤ اور مالیدہ اور شربت اور گلاب اور شہنائی
 اور دہان کی گوریان اور گوشت و کباب اور روپیہ پیسہ وغیرہ
 تہجد اور تہذیب کی دوسرے اُن جہت تھی درگاہوں اور آستانے

اور قمر دن کے پاس اور انبی عاقون اور مرادون کے مانتے ہیں
مثلاً ترکا ہوئے اور بیماری ہوئے اور ریزی کی فراغت حاصل
ہوئے اور دکھ درد کے دور ہوئے اور سٹکل اور سختی کے
دفع ہوئے اور آفتون اور بلاؤں کے دور ہوئے ہیں اور اس
طرح کی اور حاجتیں جو دین اور دنیا سے ملا کر کھائی پین باہر ستمال
یا کسی کی شرکت سے اور منت کر کے یا اس طرح سے کہنا کہ
یا امام یا پیر اگر میرا یہ کام یا حاجت برآوے تو میں تمہارے
آستانے یا درگاہ شریفہ پر مکاری یا مرغی لائی یا لائے روپیہ
یا روپیہ عطا یا پادری یا پادری وغیرہ عطا دے گا اور عزت اور منت
اور خوشامد سے اپنے طالبوں کو دلان بیان کرنا اور سجدہ کرنا اور
تکبیریم کرنی اور مرتبہ پڑھنے اور رونا اور چھاتی کو تناؤں
حقانیت درست آجی ہا ہین ❖ جواب ہر ایک سوال کا ❖
پہلے سوال کا جواب ❖ بنانا جو قمر دن کا رنگوں کے نام
سے طرح مسموع اور نابا ہدیا ❖ بس مسلمانوں کو چاہئے کہ جو شخص
درجہ اور آستانے اور قمر دن کو اگر رست رکھتے ہوں تو تو
والین اور لوگوں کو انکے زیارت کرنے سے باز رکھیں ❖ لہٰذا
شرح ابی زید فی سب علیہ الرحمۃ کہ یَا اَرْسَلْ بَعْضَ
الَّذِیْنَ فِیْہِمْ اَنْزِلْ یُؤْمِنُ قَبُولَ اَمْرِیْ لَاض
ترجمہ ممانعت کی جاگی اور کہہ دو گی اُس شخص پر جو بنانا ہی جو شخص

قبر بزرگوں کے نام سے جو چاہئے کہ منع کئے جاویں وہاں کے جانے والے اور تو رقی جاویں، قبرین اور برابر کی جاویں وہ زمین کے ساتھ ایسی جھوٹھی قبرین اور آستانے اور نصاب الاحساب میں لکھا ہی ہے مِّنَع النَّاسَ عَنِ اخْتِذَاكَ الْقُبُورِ اِنَّكَ اَنْتَ بِهَا وَارِثٌ يَّارِثٌ اَخْرُجْ اِلَيْهَا مَازَرَ كَحَيَايِنَا كَوْل جھوٹھی قبروں کے بنانے سے اور ان کی زیارت کرنے سے اور وہاں کے جانے سے دوسرے سوال کا جواب جھوٹھی قبروں کی زیارت درست نہیں اور زیارت کرنے والا اُس کا کافر اور ملعون ہوتا ہی اور عورت اُسکی مخالفت نہیں جاتی ہی نہ وہی بنا اللہ من ذلک چنانچہ تحفہ میں عنوان الفتاویٰ سے لکھا ہی ہے مِّنَ زَارِقَبْرِ بَغِيْرٍ مِّتٍ فَهُوَ كَافِرٌ وَامْرَاَتُهُ بَائِنٌ جو کوئی زیارت کرے ایسی قبر کی جس میں مردہ نہ ہو پس وہ شخص کفر ہی اور مجرور ہو اُس کی طلاق بائن واقع ہوگی اور درہم الکیس میں آیا ہی ہے مِّنَ زَارِقَبْرِ اَلَيْسَ فِيْهِ مِيتٌ فَهُوَ كَافِرٌ وَامْرَاَتُهُ بَائِنٌ ایسی قبر کے پاس جو کوئی جاوے جس میں میت نہ ہو گا وہ کافر اور عورت پر اُسکی طلاق بائن پر جاگی اور شراح برزخ والے نے لکھا ہی ہے مِّنَ زَارِقَبْرِ اَمْرَاٍ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ جو کوئی زیارت کرے بلکہ مردے کی قبر وہ ملعون ہی یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور اور تفسیر نور منشور میں جلال الدین سیوطی نے بھی حدیث لکھی ہے اور شرح برزخ

میں طبرانی اور بیہقی اور ترمذی سے روایت ہے ✽ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبِي بَلَاءٍ مَقْبُورٍ فَكَانَ مَعَ عَبْدِ الصَّغْنَمِ ✽ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی زیارت کرے ایسی قبر کی جس میں مردہ نہ ہو تو گویا اُس نے پوجا بت کو اور بت کا پوجنا کفر ہی چنانچہ استبہاء والنظار میں سیر کی کتاب میں لکھا ہے ✽ عِبَادَةُ الصَّغْنَمِ كُفْرٌ وَلَا اَدْتِبَارَ بِمِثْلِهِ فَلْيَنْجُو جَنَابَتِ الْكَفْرِ هِيَ اَوْ اُسْكَرْ اَلْاَسْكَرِ مِثْلُهَا ✽ اور شرح برزخ اور لآلی فاخرہ میں تذکرۃ الآخرہ سے لایا ہے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے ✽ مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبِي بَلَاءٍ مَزَارٍ فَقَدْ ضَلَّ وَادَّخَلَ ✽ جنہ زیارت کی قبر کی جس میں مردہ نہ ہو پس وہ گمراہ ہوا اور اُس نے دو مردوں کو گمراہ بنایا ✽ اور لآلی فاخرہ میں تذکرۃ الآخرہ سے لکھا ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ✽ لَعْنُ اللّٰهِ مَنْ زَارَ شَبُوحًا بَلَاءَ رُوحٍ ✽ لعنت کی اس نے اُس پر جس نے روح کی صورت کی زیارت کی جیسے لکرتی اور کاغذ ابرک وغیرہ سے تعزیہ اور قبر اور تصویر امین علیہ السلام کی یا اور کسی بزرگ کی بناتے ہیں یا بنواتے ہیں اور زیارت اور تعظیم کرتے ہیں تو وہ مردہ دہوتے ہیں اور خدا کی رحمت سے دور پڑتے ہیں ✽ تیسرے سوال کا جواب ✽ جو شخص کوئی چیز کھانے یا پینے کی یا سٹھائی یا لیدہ یا روپیہ پیسہ وغیرہ کسی کی جھوٹھی یا سچی قبر یا آستانہ یادِ رگاہ وغیرہ کے پاس (اُن سے نفرت حاصل کرنے کے لئے کہ اس کے پاس سے

اور اپنی پناہ میں رکھیں اور ہر بلا و آفت سے بچا دیں اور اسکا
 مراد میں بر لاویں۔ ایسا جو دے تو یہ حرام بھی چنانچہ فتاویٰ عالمگیری کی
 کتاب الاہکاف میں لکھا ہے ﴿وَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الدِّهْنِ وَالشَّحْمِ
 وَالزَّيْتِ يَنْقَلُ إِلَى ضَرَائِحِ الْأَوْلِيَاءِ تَقَرُّ بِأَلْيِهِمْ فَحَرَامٌ بِالْإِجْمَاعِ﴾
 یعنی جو چیز دیئے سے یا شمع یا روغن وغیرہ کے قسم سے لیکاتے
 ہیں اولیاء کے آستانے پر ان سے نزدیکی حاصل کرنے کو تو وہ حرام
 بھی مسلمانوں کے نزدیک ✽ پس جب ان دیوانوں سے معلوم ہوا
 کہ اس طرح کی چیزیں تو کس پذیر اور بزرگ کی درگاہ میں لیجاتے ہیں
 وہ حرام بھی تو اب اسنو اگر کوئی حلال جانے تو وہ اس جہانے اور
 اعتقاد سے کافر ہو جائیگا اس پناہ میں رکھے ایسے کام سے ✽ اِمَّا فِي
 الْأَعْلَاءِ كَثِيرٌ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِينَ حَرَامٌ حَلَالًا دَعَىٰ الْقَلْبِ يَكْفُرُ ✽ جیسا
 کہ عالمگیری میں بھی جو اعتقاد کرے حرام کو حلال یا حلال کو حرام وہ کافر
 بھی ✽ اور جو کوئی ایسے کھانے اور پینے کی چیز پر بسم اللہ کر کے
 کھاوے وہ بھی کافر ہو جاوے جیسے عالمگیری میں بھی ✽ مَنِ اكْتَلٰ
 طَعَامًا حَرَامًا دَخَلَ عِنْدَ الْاَكْلِ بِسْمِ اللّٰهِ حَكَمَ الْاِمَامُ الْمُعْتَرَفُ
 بِمُسْتَمْلِي اَنَّهُ يَكْفُرُ ✽ جو کھاوے حرام کھانا اور اُس پر بسم اللہ کہے
 وہ کافر ہوا امام ستہلی کے نزدیک ✽ چوتھے سوال کا جواب ✽ حاجت
 اور مراد چاہنی اللہ کے سوا کسی دوسرے کسی بزرگ وغیرہ سے
 نہ کہ کفر ہی مدارج السالکین اور شریعہ العقائد میں مشایخ اور صوفیہ

اور ہمارے محققین کی کتابوں سے لکھا ہے ✽ من انواع الشُّرک طَلَبُ
 الْخَوَانِجِ مِنَ الْمَوَانِجِ وَالْاِسْتِعَانَةُ بِهِمْ وَالتَّوَجُّهُ إِلَيْهِمْ وَهَذَا
 أَصْلُ الشُّرْكِ فَإِنَّ اَلْمُسْتَقْدِمَ قَدْ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَلَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهِ نَفْعًا
 وَلَا ضَرًّا فَضْلًا لِمَنْ اسْتَغَاثَ بِهِ وَسَالَهُ قَضَاءُ حَاجَتِهِ أَوْ سَالَهُ أَنْ
 يَشْفَعَ لَهُ أَيْ اَللَّهُ فَبِهَا وَهَذَا مِنْ جَهْلِهِ يَا لَشَا فِعْ وَالْمَشْفُوعُ فِيهِ كَمَا
 نَقَدَمُ اَلْاَتَمَّ ✽ مردوں سے حاجت مانگنی اور اُن سے مدد چاہنی
 اور اُن مقدموں میں اُن سے رجوع لانا محض شرک ہی کیونکہ ہمیں
 اُن کے قطع ہو گئے سو وہ اپنے نفس کو فائدہ اور نصیبان نہیں پہنچا
 سکتے پھر بھلا دوسرے کی مدد اور سہی کیونکر کر سکتے ہیں اور
 اُن کی حاجت مبرا لا سکتے ہیں ✽ اور مایہ المَسْأَلِ میں لکھا ہے جسکا
 ترجمہ یہ ہے کہ شرک کہتے ہیں شرع میں اسکو کہ جو صفتیں اسے تعالیٰ کی
 ذات میں خاص ہیں اُسکو دوسرے کی ذات میں جانا اور اعتقاد
 کرنا یعنی جیسا عالم اسے تعالیٰ کو ہی دیا عالم دوسرے میں حائے یا
 پیدا کرنے اور بیمار کو اچھا کرنے یا دینا میں کا ورت اور قدرت
 جاری کرنے کی صفت یعنی جو چاہے اپنے ارادے سے وہ کرے یا
 دوسرے کی ذات میں سمجھنا ✽ اور فوز الکبیر میں حضرت شاہ
 ولی اسے محدث نے لکھا ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ شرک اُسکو کہتے ہیں
 کہ اسے تعالیٰ کی خاص صفتوں کو دوسرے کی ذات میں ثابت کرکے
 جیسا حکم جلا نامک میں اپنے ارادے سے کہ جسکو کہن نیکو

کہتے ہیں ذاتی عالم کی رو سے اور پیدا کرنا اور بیمار کا اچھا کرنا یا لعنت
 کرنا کسی پر اور ناخوش ہونا اُس سے جس کے سبب سے وہ بیمار
 ہو جاوے یا دکھ پاوے اور بد بخت ہو جاوے یا کسی پر مہربانی کرنی
 جس سے اُس کو روزی کی فراغت حاصل ہو بیماری سے صحت ملے
 نیک بخت ہو جاوے ❁ اُس سے ظاہر ہو کہ مدد مراد چاہتی ہے
 کے سواے دوسرے سے شرل بھی اور اُس پر دگر کے سواے
 کوئی مددگار و حاجت روا نہیں چنانچہ فرمایا بھی حق تعالیٰ نے ❁ لیس
 لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ رَحْمَةٍ وَلَا نُنْصِرُ ❁ نہیں بھی تمہارا سوا
 اس کے کوئی کارگزار اور مددگار یعنی دنا آور آخرت کے کاموں کا
 وہی مالک بھی ❁ چنانچہ سو ال کا جواب ❁ متیبت کے وقت یا کسی
 مطالب کے وقت کسی امام یا بزرگ یا شہید یا اولیاء کو بلا نا اُنہی
 سچی قبر پر ہو یا جھوٹی ❁ اس طرح کہ جو اوپر بیان ہوا اور نذر و
 نیاز اُن کے لئے ماننا جمیع عالم کے نزدیک یہ عین باطل اور نادرست
 ہی چنانچہ بحرا لرایق میں نذر کی فصل کے درمیان لکھا ہے ❁
 کہا شیخ قاسم بنی در کی شرح میں ❁ اصابہ انذار الذی یبذر اکثر
 العوام علی ما ہو مشاہد کما یكون لانسان غائب او مریض
 اولہ حاجة ضروریۃ فیاتی الی قبر بعض الصالحین فیحمل سترہ
 علی راسہ ویقول یا مہدی فلان لو در علی غائبی ادعوی
 مریضی او نصیت حاجتی فلیک من الذہب ارمین الشمع

كُنَّا نَهْنَأُ النَّذْرَ بِاطْلٍ بِالْأَجْمَاعِ بَوَّجُوهُ مِنْهَا أَنْتَهُ نَذْرٌ
 لِمَخْلُوقٍ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوقِ لَا يَجُوزُ لَانْ عِبَادَةٍ وَالْعِبَادَةُ لَا يَكُونُ
 إِلَّا خَلَوْقٌ * وَمِنْهَا أَنْ الْمَنْذُورُ لَهُ مَيِّتٌ وَأَمِيَّتٌ لَا يَمَّاكُ
 دَهْ كُنَّا أَنْفِي الْعَالَمِ كَبِيرِي فِي آخِرِ كِتَابِ الصُّومِ لِنُظْهِرَ أَنَّ نَذْرَ
 الَّذِي يَقَعُ مِنْ أَكْثَرِ الْعَوَامِّ بَانَ بَاتِي إِلَى قَبْرِ بَعْضِ الْأَصْلِيَاءِ
 وَيُرْعَ سِتْرُهُ قَائِلًا يَا سَيِّدِي فَلَانَ أَنْ قَضَيْتَ جَاجَتِي فَلَاكَ مِنْ
 الْذَهَبِ مِثْلًا كَنْ أَبَاطِلَ بِالْأَجْمَاعِ أَنْتَهَى * اُوْر نَذْرُ جَوَ كَرْتِ هَيْتِنْ اَكْشَرِ
 عَوَامِّ ابْنِ غَائِبِ كِي خَرِيَانِ كُوِيَا مَرِيضِ كِي اِجْهَ هُوْنِي كُوِيَا كَمَنْ
 حَاجَتِ كِي بَرِ آفِي كُو سُو آفِي هَيْتِنْ بَعْضِ بَزْرُ كِي قَبْرِ پَرِ اُوْر اَتَّهَائِي هَيْتِنْ
 قَبْرِ بُو شِ اُسْكَ اِبْنِي سِرِ پَرِ اُوْر كَتِي هَيْتِنْ اِيْنِ اِي قَلَانِي بَزْرُ كِي اِگَرِ
 غَائِبِ مِيرِ اِبْهَرِ آوِي اِي اِي هَارِ مِيرِ اَصْحَتِ پَاوِي بِاَسْثَلِ مِيرِ
 آسَانِ هُو جَاوِي تُوِيْنِ اَنْتَه رُو پِي نَذْرُ دُو نْكَ بَا اَنْتَه پِجْرَاغِ جَلَاوُ نْكَ
 هُو اِي سِي نَذْرُ بَا طَلِ هِي اَجْمَاعِ كِي وَجْهَ سَمِ * اِيَكِ تُوِي هِي كِي هِي نَذْرُ
 هُوِيْ مَخْلُوقِ كِي اُوْر كِي مَخْلُوقِ كِي نَذْرُ مَنَّتِ مَا نَجَا جِي زِ هَيْتِنْ كِي بُو نْكَ هِي
 عِبَادَتِ هِي اُوْر عِبَادَتِ سُو اِي خَدَا كِي دُو سَرِي كِي هَيْتِنْ هُو تِي *
 دُو سَرِي هِي كِي جَسِ كِي نَذْرُ مَا نْتِه هَيْتِنْ وَهْ مَرْدِ هِي اُوْر مَرْدِ كِي چِيْزِ
 كَا اَلَكِ هَيْتِنْ اُوْر كِي قَدْرَتِ هَيْتِنْ رَكْهَتَا چِي نَا چِي هَالِمِ كِي مَرِي كِي كِتَابِ صُومِ
 مِيْنِ بِي اِي سَا هِي مَضْمُونِ كَا هِي * چَهْتِه مَوَالِ كَا جَوَابِ * حَا مَرِي اُوْر
 اَحَارِي ظَاهِرِ كَرْنِي اُوْر كَرِ كَرِ اَنَا اُوْر فَو شَا كِي رُوِي سِي شِسْ اَنَا

یعنی ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور سجدہ کرنا اور جھک جانا اور سر پر ہاتھ رکھنا اور گردن میں کہہ کر ادیکر کس آستانہ یا مزار یا سچے قبر یا جد و تھیں قبر کے سامنے ان باتوں کے ساتھ کھڑے ہونا حرام ہی چنانچہ عالم گیری تین پادشاہوں کی ملاقات کے اٹھارہویں باب کے درمیان لکھا ہے ❖ التواضع لغير الله حرام كذا في الصحاح والمنتقط ❖ اور سجدہ کرنا عبادت کی راہ سے کفر ہی اور ایسا ہی حمادیہ میں لکھا ہے ❖ ان مسجد لغير الله يكفر ❖ اور روضۃ العلماء میں ہے ❖ ان المسجد ولا نحل الا لله تعالى ❖ اور وہی عبارت حمادیہ کی نصاب الاحساب میں بھی ہے ❖ ساتویں سوال کا جواب ❖ محرم کے مہینے میں نعرہ یا حسین یا حسین کا مارنا اور مرثیہ پڑھنا اور عاجزی اور زاری کرنی جائز نہیں چنانچہ سولانا شاہ عبد العزیز محدث و مفسر دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ رد البدعہ میں لکھا ہے محرم کی مجلس میں زیارت کرنے اور گریہ و زاری کرنے کی نیت سے جانا درست نہیں کیونکہ جس جگہ کو آپ لارتن اور کافذ و غیرہ سے بنایا ہو وہ جگہ قابل زیارت اور تعظیم کے نہیں ہوتی بلکہ لایق توجہ کے ہے ❖ دلیل اُس کی حدیث شریف ہے ❖ من رای منكرا فليغيره بيد فان لم يستطع فبلسا نه فان لم يستطع فبالتلبؤن اک اضعف الايمان رواه مسلم ❖ جو کوئی دیکھے خلاف شرع کچھ کام تو چاہے کہ متادے اُس کو اپنے ہاتھوں سے اگر اختیار

رکھنا ہو نہیں تو زبان سے منع کرے اور سمجھا کر دو رکہ دے اگر
یہ بھی کر نہیں سکتا تو ایسے کام پر دل سے ناراض رہے اور
یہ مرتبہ ادنا ہی ایمان کا * اور مرثیہ کی مجلس میں جا کر کتاب اور مرثیہ
سننا کہ اُس میں روایتیں اکثر حدیثیں خلاف واقع بیان کی ہیں جس
میں بزرگوں کی بری حقارت اور ذلت اور بے صبری پائی جاتی ہے اور
ایسے ہی مرثیوں کے سننے سے حضرت نے منع فرمایا ہے * ابن ماجہ
سے روایت ہے * نہی رسول اللہ ﷺ عن المراءئی * یعنی منع کیا
آپ نے مرثیوں کے سننے سے * اور اگر روایت صحیح ہو تو اُسکے
سننے میں قیامت نہیں ہے مگر اُس مجلس میں اور بہت سی باتیں
بدعت کی کرتے ہیں اس واسطے دلان جاننا درست نہیں جیسے چھاتی
پیتنی تنزیہ کی تعظیم کرنی اُسبہر و روز اور آیتیں قرآن کی پڑھنی اور
سجدہ سلام کرنا مراد مانگنی شیرینی و خیرہ نذر پڑھاتی اور بے باتیں
اور حرکتیں کفار کی باتوں سے مشابہت رکھتی ہیں * اور حدیث میں
آیا ہے * من تشبه بقوم فهو منهم * جو کوئی جس قوم کی مشابہت
کرے وہ اُس میں گنا جاتا ہے * اور حدیث میں آیا ہے * من کثر صواب قوم
فھو منھم ومن رضى عمل قوم کان شریکاً ان عمل بہ * روایت
کی ہے یعنی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ایسا ہی ذکر کیا ہے
سیوطی نے جمع البجوع میں پس ان حدیثوں اور فقہ کی عبارتوں
سے معلوم ہوا کہ یہ سب اعمال اور تمام باتیں جو اُپر لکھی گئی ہیں

اور ہوا ام اسکو گرتے پیش کفر اور شرک کی ہیں ❀ ایسی مجلسوں میں
 جانا اور ایسی چیز و نگو کھانا پینا درست اور حرام تھہرا ❀ مسلمانوں کو
 چاہئے کہ اس سے پرہیز کریں اور دور رہیں اگر کوئی کہے کہ تو انکا شریک
 ہوا قافاں طعن اور تشبیہ کے تھہرا بلکہ لایق مزا پانے کے ہوا ❀ اور
 اشاہد النظر میں لکھا ہے ❀ من ارتکب بمعصیۃ دن
 الیحد یجب علیہ التمزین ❀ جو کوئی کام کرے گناہ کا جس پر حد مقرر نہیں
 ہے تو اس کو مراد یوین ❀ اب بھائی ایمان دار مسلمانوں کو لازم
 ہے کہ ایسے کاموں میں اسد اور رسول کی تابعداری کریں جس میں
 ایمان ثابت رہے اور کسی اپنے بیگانے کی خاطر اور مروت سے
 ایسی باتوں میں شریک نہ ہو ویر اور نہیں تو ان حدیثوں کی رو سے
 جنکو حضرت شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر فتح
 العزیز میں سہل ابن عبد اللہ شتری کی روایت اسے لکھا ہے
 مردود ہو جائیگا ایمان سے دور جائیگا ❀ حدیث یہ ہے ❀ من صح
 ایمانہ و احسن تو حیدہ فانہ لایانس الی مبدع
 ولا یجالسہ ولا یواکلہ ولا یشاربہ ویظہر لہ من نفسہ
 العداۃ ومن دامن بمبتدع سلبہ اللہ تعالیٰ حلاۃ الایمان و
 من یحب الی مبدع نزع نور الایمان من قلبہ ❀ یعنی مرد
 صحیح ایمان کو چاہئے کہ بدعت کرنے والوں سے صحبت اور مجالست
 نہ کرے اور ان سے ہم بیالہم نہ لے نہ ہو بلکہ ان سے عداوت رکھے

اور اُن کے کاموں سے سرت کہے برا جانے نہیں تو اُسکی ایمان کا نور
 جاتا رہے گا اچھا خاصہ بے ایمان ہو جائیگا اور حدیث (من کثر سوا
 قوم فؤ ومنہم) کی وعید میں جو بدایہ میں بھی داخل ہو ویگا ❖ یعنی جو
 کوئی کافر اور مشرک کی مجلس میں شریک ہوگا وہ بھی مشرک اور کافر
 ہو اور جو بدعتی کی مجلس میں گیا وہ بدعتی مقرر نہا یہی حکم کتاب
 کا اسہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سب مسلمانوں کو ایستہ کاموں سے
 بچا دے اور بری باتوں سے دور رکھے ❖ مسلمانوں کے کاموں میں اور
 اسہ و رمول کی رضا مندی کی باتوں کے ساتھ خاتمہ بخیر کرے آمین ثم آمین
 ❖ سوال ❖ اکثر غوام اپنے کھانے کی چیزوں میں اور جانوروں
 میں حصے مقرر کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ یہ کھانے کی چیز خدا کے لئے اور یہ
 پینے کے اور یہہ امام کے اور یہہ پیر کے اور یہہ ولی کے اور
 یہہ بکر ایام غی یا گا سے مرے پیر کے واسطے یا مانگ پیر وغیرہ کے
 لئے اور یہہ اوروں کے واسطے یا بعد اُسکی اپنی عادت اور دستور
 کے موافق اُن کو ذبح کر کر کھانا پکا آپس میں بانٹ کے کھاتے ہیں
 پکانے کے وقت ایسی احتیاط کرتے ہیں کہ ایک باسن کا کھانا
 ایک کے نام کے جانور یا گوشت دوسرے باسن کے کھانے یا گوشت
 سے نہ مل جاوے ایک کرنا بڑا درست ہے یا نہیں ❖ جواب ❖
 اس طرح کے کام اور ایسی باتیں شرعاً صحیح اور درست
 نہیں جیسا کہ زوالا فرقا میں لکھا ہے اور اُسکا جدا جدا حصہ لگانا

اور کہنا کہ یہ کھانا خدا کے واسطے اور یہ پینے پینے کے اور یہ فلا۔
 پیر کے یا امام وغیرہ کے واسطے جس طرح یہاں کا دوست اور یہی
 سب رتی بدعت ہی اور سخت حرام ہی اور کفر اور شرک
 کے رسوم سے ہی ❖ جاہلیت کے ایام میں عرب کے کفار ایسا
 کرتے تھے اور ہند کے کفار اب تک کرتے ہیں ❖ چنانچہ اللہ تعالیٰ عرب
 کے کفار کی رسموں سے خبر دیتا ہے ❖ وَجَعَلَ اللَّهُ مِمَّا رِءًى مِنْ
 الْخَرَابِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَأَوَاهَتْ لَهُمْ عَذَابُهُمْ وَهَذَا لَشَرُّ كَانُوا
 وَمَا كَانَ لِبَشَرِكَا تَهُمْ فَلَا يُصِلُ إِلَى اللَّهِ وَمَا كَانَ لِلَّهِ فَهُوَ يَصِلُ
 إِلَى شَرِّ كَانُوا مَاءً مَا يَحْكُمُونَ ❖ یعنی مقرر کیا ہی کافروں نے
 حصہ اللہ تعالیٰ کے واسطے اُس چیز میں سے جسے پیدا کیا اللہ نے
 کھیت سے یا جانوروں کی جسم سے پھر کہا کہ یہ چیز خدا کے لئے ہی
 اپنے گمان میں اور یہ چیز ہمارے تھا کروں کے لئے اور کہتے ہیں کہ
 جو چیز ہمارے تھا کروں کا ہی وہاں بچا ہے اللہ کی چیزوں سے اور
 حوالہ کا ہی وہاں جائے تو مضائقہ نہیں ❖ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کیا برا
 کار کرتے ہیں بے لوگ ❖ کتاب میں یوں ہی لکھا ہے ❖ سِرَالِ ❖ عوام
 لوگ انبیاء و شہداء اولیاء اور امام اور نیک کاروں کی روحوں کو
 ہر ایک مقام اور جگہ پر حاضر ناظر جانتے ہیں اور اُن کے لئے غیب کا
 علم سمجھتے ہیں شرعیہ صحیح اور درست ہی یا نہیں ❖ جواب ❖
 اللہ تعالیٰ کے موائے کسی کو ہر مقام میں ہر جگہ حاضر ناظر جانتا اور

عالم الغیب سمجھنا شرع میں مسموع اور باطل اور خلاف شرط سلام
 اور موجب کفر کا بھی جیسا کہ فتاویٰ حما دیہ میں آیا ہے کہما قال
 فی الحما دیۃ وان من اعتقد علم الغیب لغیر اللہ تعالیٰ کفر
 ❖ اور نصاب الاعتساب کی عبارت سے بھی معلوم ہو کہ ایسا
 اعتقاد کفر کا بھی حصہ ہے باب میں لکھا ہے کہما قال رجل تزوج امرأة
 بنمیر شہود ❖ یعنی کہا ایک مرد نے کہ خدا اور اُس کے رسول اور
 اس کے فرشتے کو میں نے گواہ کیا یا کہا کہ خدا کو فائدہ یکفر لانہ اعتقد
 ان الرسول والہاک یعلمان الغیب ❖ اور فرشتوں کو اُس کے
 گواہ کیا تو مقرر بھی یوں کہ اُس نے کفر کیا اس لئے کہ اُس نے رسول
 اور فرشتوں کے حق میں اعتقاد کیا کہ وہ غیب کا علم رکھتے ہیں
 ❖ وایضا قال الشیخ فخر الدین ابو سعید عثمان بن سلیمان
 الجبائی الحنفی فی رسالہنا قلا عن البرازیة وغیرہا من
 کتب الفتاویٰ ❖ اور کہا شیخ فخر الدین ابو سعید نے اپنے
 رسالہ میں بزازیہ وغیرہ فتاویٰ سے نقل کر کے ❖ من قال ان
 ارواح المشائخ حاضرة یعلم یکفر انہیں کہما قال اللہ
 عز وجل فل لا یعلم من فی السموات والا رضى الغیب
 الا اللہ ❖ نہیں جانتا کوئی زمین و آسمان کا رہنے والا غیب کا علم
 موائے اللہ کے ❖ اور سورہ انعام میں فرمایا ❖ رَحْمَةً مِّنَّا
 الْغَیْبَ لَا یَعْلَمُہَا اِلَّا ہُوَ ❖ اور اُس کے پاس ہیں غیب کی کجیاں

نہیں جانتا اسکو کوئی مگر وہ ❀ ان عبارتوں سے صاف کھل گیا کہ
 غیب کا عالم اور ہر گاہ حاضر نظر رہا اور ہر چیز کو گھیسرے میں رکھنا
 یہ خاصہ بھی پروردگار عالم کا اُس کے سوا سے کسی کو خواہ وہ زندہ ہو
 خواہ روح خواہ انسان ہو خواہ جن خواہ فرشتہ ہو ایسا عالم نہیں
 ہی کہ چھبسی باتوں کو اپنے علم سے جان لیوے اور اُسکی حقیقت
 سے آگاہ ہو جاوے ❀ لیکن اگر کسی فرشتے یا کسی نبی یا ولی کی
 روح کو اس جل شانہ نے اپنے کرم اور خواہش سے ان باتوں پر
 مطلع کیا ہو وہ بات علاحدہ ہی البتہ بموجب الہام ربانی کے جتنی
 بات اور حالات کی واقفیت حق تعالیٰ کو منظور ہو ان کو معلوم
 ہو سکتی ہی ❀ منوال ❀ جانورون کا مشہور کرنا ذبح کے وقت خواہ
 پہلے سے کسی کے نام پر سوا سے اللہ تعالیٰ کے واسطے طرح پر کہ یہ
 بکری فلا نے پیر کے واسطے اور یہ بکری فلا نے زرگ کے لئے اور
 یہ مرغ فلا نے شہید کے واسطے ہی اور اس سے اُس مشہور
 اور ادا کرنے والے کو اُس زرگ کی برائی اور اُس سے اپنی نزدیکی
 اور حصول مطالب منظور ہو پھر اگر موافق حادث اور رسم کے
 ان جانورون کے ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے برخلاف
 نیت کے تو ایسے جانورون کا گوشت حلال ہی یا حرام ❀ جواب ❀
 کسی جانور کو اللہ تعالیٰ کے سوا سے دوسرے کے نام سے اُنکی
 تعظیم اور عزت کو ملحوظ کر کے مشہور کرنا اور اُنکے ساتھ نزدیکی

حاصل کرنے کو ذبح کرنا اگرچہ ذبح کے وقت حادث کے موقع پر
 اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے درست اور جائز نہیں اور وہ جانور ذبح
 کیا ہوا اس آیت کے حکم بموجب سخت حرام اور نہایت
 ممنوع ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿حَرِّمْتُ عَلَيْكُمْ اَلْمَيْتَةَ وَآدمَ
 وَكُلَّ الْخَنَازِيرِ سِوَاَ مَا مَلَآ فِيْهَا مِنْ دَمٍ﴾ یعنی مردہ اور لہو اور سور کا
 گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جاوے
 اور اُس کے نام سے مٹ ہو کر کیا جاوے سو وہ دوسرا خواہ بت
 ہو یا کوئی روح پاک کہ اُس کے نام سے بھوگ، عرق، ہادین، خواہ پری
 ہو خواہ بیخبر یہ سب تم پر حرام ہے ﴿اور در مختار تنویر الابصار کی
 شرح میں لکھا ہے کہ ذبح کرنا جانور کا اگر کسی امیر اور سردار کے
 آنے کی تقریب سے ہو تو وہ حرام ہے کیونکہ اہل بد لغیر اللہ تبارک
 یعنی دوسرے کا نام اللہ کے سوا اُس پر لیا گیا اگرچہ ذبح کے وقت
 اللہ تعالیٰ کا نام اُس پر لیوین ﴿اور تفسیر نیشاپوری میں قولہ تعالیٰ
 وَمَا اٰهَلْ بِهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ قَالَ الْعُلَمَاءُ لَوْ اَنَّ مُسْلِمًا مِنْهُمْ ذَبَحَ بِشَيْءٍ
 مِنْ بَشَرٍ اَوْ لِقَرَّبِ اِلَى غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی صَادَرَ مَرْتِدًا وَذَبَحَ بِهِ
 بِشَيْءٍ مَرْتِدًا لَمْ يَكُنْ فِيْ مَطَالِبِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاَشْبَاحِ وَالْمُنْظُرِ
 وَجَامِعِ الرُّسُوْدِ فَتَارَى عَالِمُ كِرَى رَا اَظْهَرَ يَتَرَاتِبُ النَّمِيَّةِ وَالْمَكِيَّةِ
 وَغَيْرِهَا مِنْ كِتَابِ الْغَنَةِ ﴿وَفِي الْحَدِيثِ اَنَّ اللّٰهَ مِنْ ذِي الْغَيْرِ
 اَللّٰهُ زَا اَحْمَدٌ رَا يَضَاهُ مِلْعُوْنٌ مِنْ ذِي الْغَيْرِ اَللّٰهُ رَا اَبُو اَرْوَن

✽ آیت کے تفسیر میں عامانے لکھا ہے کہ اگر کوئی مسلمان ذبح کرے
 جانور اللہ تعالیٰ کے حوالے سے دوسرے کے ساتھ نزدیک یا علیٰ حاصل کرنے
 کے ارادے سے تو ہو جاوے گا وہ ذبح کر نیو الامرتہ اور ہو گا اسکا وہ ذبیحہ
 مرتد کا ذبیحہ ✽ اور ایسا ہی لکھا ہے مطالب المؤمنین میں اور اشباہ
 والنظائر اور جامع الرموز اور فتاویٰ عالمگیری اور ظہیریہ
 اور قیہ اور محیط وغیرہ فقہ کی کتابوں میں ✽ اور حدیث میں آیا ہے عن
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغير اللہ امام احمد کی روایت سے اور یہ سن
 آیا ہے ✽ ملعون من ذبح لغير اللہ ✽ ملعون ہوا وہ جس نے ذبح کیا اللہ
 کے حوالے سے دوسرے کے نام پر ابو داؤد کی روایت سے ✽ اور
 ایسا ہی لکھا ہے پچھلے زمانے کے بڑے بزرگ عالم مولانا حضرت
 شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر فتح العزیز میں آیت
 مودت کے معنوں میں ✽ اور انکی عبارت یہ ہے بھی کہ حدیث شریف
 میں آیا ہے کہ جس نے حوالے سے اللہ کے دوسرے کے نام پر ذبح کیا وہ
 ملعون ہے یعنی جو کوئی ذبح کرنے سے اللہ کے حوالے سے دوسرے سے
 نزدیک چاہے وہ ملعون ہی ذبح کے وقت اللہ کا نام لیوے یا نہ لیوے
 دونوں برابر ہی کیونکہ جب اُس نے مشہور کیا کہ یہ جانور قلانے کے
 نام سے بھی اُس سے نزدیک چاہنے کو تو اب اللہ تعالیٰ کا نام لینا
 ذبح کے وقت قایدہ بکرے کا اُس لئے کہ اُس جانور میں اُس کہنے
 اور نیست کے سبب ایسی نہا کی آئی کہ وہ مردار سے زیادہ نجس

۱۔ سو اسطے کہ مردے نے جان دی جسے نام اللہ تعالیٰ کے اور
 ۲۔ اس جانور کی جان غیر اللہ کے واسطے لی گئی ہو یہ محض شرک ہوا
 اور جب یہ ناپاک کی دوسرے سے نزدیک حاصل کرنے کی اس میں
 آئی اب وہ نہیں جاتی اور وہ جانور حلال نہیں ہوتا اللہ کے نام لینے
 سے ذبح کے وقت حیسا کتا اور سور کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے ذبح
 کے وقت پاک نہیں ہوتا * یہاں جاننا چاہئے کہ اصل لغت میں اہمال
 ترک کے کی آواز بلند کرنے کے معنی ہیں بعد اُس کے مطابق آواز کے
 معنی میں خواہ وہ بلند ہو خواہ پست مستعمل ہو افاغوس میں لکھا
 بھی اور لغت کی کتاب تاج المصنوع اور شمس العلوم اور تفسیر
 کبیر وغیرہ سے معلوم ہوا کہ ماہلہ لغیر اللہ کے معنی یہی ہیں کہ
 جبہر ذکر اللہ تعالیٰ کے سو کہا کیا جادوے اور پکارا جادوے وہ دوسرے
 کے نام سے اور اُس کی طرف نسبت دی جاوے اُس غیر کی
 تعظیم اور خوشی چاہ کر اور اُس کی نزدیکی حاصل کرنے کو تو وہ جانور
 حرام بھی اگرچہ حادث کی رو سے ذبح کے وقت اللہ اکبر کہیں کیونکہ
 شہرت دینے اور پکارنے سے سبب اُس کی نزدیکی حاصل
 کرنے اور اُس کی خوشی چاہنے اور اُس کی تعظیم لحاظ رکھنے سے
 ایسے ناپاک اُس میں مراد سے کہ گئی کہ وہ ہرگز دور نہوگی اور ذبح
 کے وقت کا تسمیہ اُس کو حلال اور پاک نہ کر دے گا کیونکہ حدیث شریفہ
 میں آیا ہے ❁ الاعمال بالانیات دان اللہ لا ینظر الی صورکم

واکن بنظر اہل الملوکم ❁ عینہ عمل متعلق ہی نیت کے ساتھ جیسی
 نیت ہوگی اُس کے موافق حکم کیا جاوے گا عمل ظاہری کا کچھ اعتبار نہیں
 ❁ اور اشاہ والنظار کی کتاب کے نوین مبحث میں نیت کے محل
 میں لکھا ہی کہ اعتبار دل کی نیت کا ہی زبان اور کلام کا اعتبار نہیں
 کیونکہ اللہ تعالیٰ دل کو دیکھتا ہی نہ عمل کو نہ ظاہر کو ❁ اور قاعدہ مستحکم
 ہی کہ جہان مختلف ہو دل اور زبان تو فرمان معتبر اُسی کو کہینگے جو
 دل میں ہی ❁ مگر وہ ذبیحہ جس میں منظور ہو خوشنودی اللہ تعالیٰ
 کی اور نزدیکی حاصل کرنی اُس کے ساتھ ❁ اور تعظیم اُس ذات
 پاک کی کئی طرح پر ہی بعض واجب بعض مستحب جیسے کہ اللہ کے
 لئے ہر ایسا اور قربانی عید قربان کی اور عقیقہ اور دفع بلا اور جان کے
 فدیہ کے لئے اور وہ جس سے گوشت اُس کا کھانا منظور ہی خواہ
 اپنے لئے خواہ مہمان کے واسطے یا میچنے کے لئے یہ نہ سب حلال ہی
 چنانچہ استباہ والنظار میں سنت کے مقام پر بیان کر دیا ہی کہ حوزہ
 کھانے کو کرتے ہیں وہ مباح ہی اور جو قربانی کرتے ہیں وہ عبادت
 ہی ❁ اور درالمختار میں ہی حوزہ کیا جاوے مہمان کے لئے وہ حرام نہیں
 کیونکہ وہ سنت ہی حضرت خدیل اللہ علیہ السلام کی اور عالم گیر کا
 میں ہی کہ حوزہ کیا جاوے مہمان کی ضیافت کے لئے اُس کی حیثیت
 میں اُس کے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں لسیطہ سے اور
 کتابوں میں بھی آیا ہی ❁ سوال یہ فائدہ دینی جو عرف میں مشہور

یہی اس دستور اور رسموں اور ترتیب کے ساتھ کہ عوام نے معمول کر رکھا ہے کہ نذریہ خیرات کرنا لے شیرینی یا کسی قسم کا کھا لاکر موجود کرتے ہیں، بھر ایک ملا اسکا آگے کھڑا ہو کر کچھ الفاظ مقررہ ہاتھ تھا کر یہ پڑھتا ہے کہ از برای ذات ابرکات برآرندہ حاجات ہر محتاجات جانب فلان بزرگ این چیزند و نیازتوں مرصعہ ہم برین نیست فاتحہ کہ کر سورہ فاتحہ و سورہ قل ہو اللہ وحید پڑھتے ہیں اور اُسکو فاتحہ پناہتے ہیں ورنہ یہ اس رسم اور شرط کا کھانا اور باتنا اور دینا اس شیرینی یا کھانے وغیرہ حایز نہیں رکھتے بلکہ اگر کوئی بدون ان رسموں کے کھادے تو اُسکو بہت مراجعت ہے ہیں اور اُسمیں بری ہے اور لی سمجھتے ہیں سو یہ طریق شرعاً درست ہے یا نہیں؟ * جواب ❖

فاتحہ پنی اسطرحت جسکا بیان حوالہ میں آیا ہے اور جسطور سے اس مالکین مروج ہوا ہے بدعت ہے بھی اور مشابہت ہندوؤں سے رکھتی ہے کسی کتاب معتبرہ میں پایا نہیں گیا بلکہ اسکا بدعت ہونے میں رقی ہیں ولین موعودین کہہ فی ذمہ اسباب الاحتساب ان معونات قوم فی صف الفاعل ویتدر بعد المختار من لاخلع ثمر من الف نعت مودہ تائم انما سجداد بدعت رام ینتال هذا الصنع من السلف * یعنی ایک شخص مقرر کرے کہ ہوا ہو یا پچھلی صف میں اور پتہ ہے قرآن کے بعد میں بار سورہ اخلاص اور ایک بار سورہ الفجر اور وہ شخص کہرا رہتا ہے وہاں اور لوگ یہ سنتے ہیں یہ صورت بدعت

بھی اور اس صورت کہ اگر لوگوں نے فقہ نہیں سنی * اور کتاب
 نایہ المسائل میں بھی دلیاؤں کہ ساتھ لکھا ہے کہ فاتحہ جسکی رسم
 پڑائی بھی اور رسموں میں لوگوں میں اُسکی کچھ اصل نہیں بھی کیونکہ
 حضرت پیر سید خدایت اللہ اور اُن کے حکماء اور تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ سے
 یہ طور جو اُن لوگوں میں دستور پڑ گیا۔ یہی کس کتاب میں پایا نہیں گیا
 پس جس کام کی سند جناب حضرت رسالت مآب ﷺ یا اصحاب
 یا تابعین سے معلوم ہو وہ شرع کی رو سے جائز نہیں چنانچہ صاحب ہدایہ
 کئی مقام پر آن حضرت سے نقل کرتے ہیں کہ دلائل لائے ہیں۔ ومنہا
 فی کتاب الصلوة فی فصل الاوقات التي يكره فيها الصلوة قال
 يكره ان ينقل بعد طلوع الشمس بكثر من ركعتين الفجر لانه عليه
 السلام لم يزل عليها وقع حرصه على الصلوة * ومنہا ما قال فی
 باب العيد لا يتنفل فی المصلی قبل العيد لانه عليه السلام لم يفعل
 منع حرصه على الصلوة * ومنہا ما قال فی کتاب الحج من احرم و
 فی بیتہ اوفی قصص من صید ذئب لانه یؤسہ * وقال الشافعی
 ارح ان برسله لانه متعرض للمصید بما سأكده فی ملكه نصہ اذ ان
 یحتمل فی یدہ ولنا ان الصحابہ رضوان اللہ علیہم كانوا محرمین
 فی بیوتہم صید ذئب ولہ یقتل ذئبہم ارسالہا وبعذ لک
 جرت العانة الفاشية دہی من احدى الحجج انتہی کلامہ *
 سے نماز کو قوت نہ بیان میں لکھا ہے کہ جو وقت میں نماز

مکروہ ہو تو بھی مثلاً مکروہ جانتے تھے بعد مسح کے دو رکعت سے زیادہ
 پڑھنے کو باوجود اسکے کہ آنحضرت کو بڑی حرص تھی نماز کی ❖ اور عید
 کے دن نفل نہ پڑھتے تھے قبل نماز عید کے عید گاہ میں باوجود حرص کے
 ❖ اور حج کے بیان میں جسے احرام باندھا اور اُسکے گھر میں یا اُسکے
 پاس پانچرے میں شکار بھی تو اُسکو چھوڑ دینا ضرور نہیں ❖ اور
 عالم گیری اور نصاب الاحساب میں بھی صحابہ اور تابعین کے نکرانے
 کو دلیل پکڑتی ہیں مثلاً پڑھنا سورہ کافرون کا آخر تک جماعت کے ساتھ
 مکروہ ہے کیونکہ یہ بدعت ہے اگر کوئی اُسے کرے وہ بدعتی ہے یگانا اور
 جیسا دعا کرنی ختم قرآن کے وقت رمضان کے مہینے میں کیونکہ یہ پیغمبر
 جدا علیہ السلام یا صحابہ سے منقول نہیں ❖ اور زاد الاخرۃ میں بھی مذکور
 ہے کہ فاتحہ ساتھ ان رسموں اور طریقوں کے کہ عوام میں کرتے ہیں
 جیسے زمین کو لب کر شیرینی کہانے کے باسن ومان رکھتے ہیں اور
 خوشبو حلاتے ہیں اور اُسکے پاس ادب سے کھڑے یا بیٹھکے ہاتھ اٹھا کر
 سورہ فاتحہ وغیرہ پڑھتے ہیں اور بدون ادا کرنے ان رسموں کے
 اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان چیزوں کا ثواب نہیں پہنچتا یہ بڑی بدعت
 ہے مسلمان کو بچاؤ کہ ایسا کرے نہیں تو بموجب فرمانے رسول
 ﷺ کے کافرون سے تشبیہ پیدا کریگا اور لایق جہنم کے ہو جائیگا
 ❖ سوال ❖ مردون کو خواہ وہ نبی ہوں خواہ ولی وغیرہ مختار اور
 کارگزار جانتا کاموں کا یعنی بے لوگ جو چاہتے ہیں سو کر سکتے ہیں اور

ان کے اختیار میں ہے کچھ بھی ایسا اعتقاد کرنا درست بھی نہیں ہے جو ب * درست نہیں * ہاں اگر اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ان کو ایسا تصرف نہ الا ہو تو ان کو ایسا تصرف نہ کرنا چاہیے۔
 ذلک نہ وجہ اہم نہ کذا حکم الہی نہ اللہ اعلم بالصواب
 * یعنی اگر کوئی شخص چاہے کہ سو اسے اللہ تعالیٰ کے کوئی امر یا
 کما میں اختیار کرے۔ ہاں اگر ایسا اعتقاد ہو کہ یہ حرام بھی
 * سوال * عقیدہ کچھ ہے جو جو رسمیں اس ملک میں رائج ہیں جیسے
 دھول اور طابہ اور تشہد مرثیہ اور ہجرتی۔ انسانی ترہی و غیرہ بجانے
 پھر دیکھئے کہ اسباب سے بچنا چاہو کیا اور کیا نہ ہو۔ ہاں یہ نہیں
 باندھنا اور لگن مقرر کرنا اور سبہ و متہنہ لیکنا اور منہدی ہاتھ
 پانوں میں بگانی مرد کو تو مارا اور مارا کہ اس کے سوا اسے اور رسومات
 متہنہ لگائے ہوئے ہندوؤں کی طرح عمل میں لانے اور ناچ و رقص کا
 یا بھرتیوں کی بھارتیوں کی کرنا اور راستہ کی روشنی میں زیور
 کرنی اور طرح طرح کی آتش بازی چم و ترنی و رکھنے کے درخت اور
 بانس کی تیشی پٹھانی اور پیشاب کو ان کو اگر باندھنے دھول بجاتے
 ہونے بھی بگنی پھرانا اور ریت جگا اور بی بی کی کندوری کرنی اور اس
 تقسیم کی بہت رسمیں ہندوؤں کی جو اس ملک میں رائج اور مشہور
 ہیں ان کوئی حکم شرع کی رو سے درست بھی نہیں ہے جو اب * چہ رسومات
 کفر کے ہیں اور طریقہ ہندوؤں کا اسکا کرنا مسلمانوں کو ہرگز درست نہیں۔

اور یہ سب بدعت اور کفر کی باتیں ہیں انکاسون سے چنانہ مسلمانوں کو
 بہت ضرر بھی نصاب الاعمال کے درمیان نکاح کی رسموں
 کی ممانعت کے باب میں فقہیہ لکھا بھی * وقال رسول اللہ ﷺ
 من تمسک بسنتی صدد فساد اجتنب فدا اجروا بقہ شہد * فرمایا
 حضرت نے جو کئی عہد میری امت سے بوفتن سنت کے ایسے
 وقت میں کہ فساد پڑتا جاوے میری امت میں یعنی لوگ جنت کو
 چھوڑ کر بدعت کرنے لگیں تو اُسکو ثواب ملے گا موشہیدوں کا *
 کیونکہ ایسے وقت میں سنت پر قائم رہنا اور بدعت سے بچنا
 نفس پر بہت مشکل بھی * اور فرمایا ما احدث قوم وجبت
 الا رفع مثلها من السنۃ وتمسک ما آخیر من احدث دعة *
 پیدا کیا کہیں قوم کے ایک بدعت کو مگر اُتھایا گیا مثلی امر بدعت
 کے سنت سے پس مشیو ٹھیکر رکھنا سنت کو ہر پہر کرنے سے
 بدعت کے * یعنی جب ایک قوم کوئی بدعت اختیار کرتی ہے تو اسے
 معالیٰ اُممکی شامت کے سبب مثلی اُس بدعت کے ایک سنت
 اور طریقہ ایک کو اُس قوم سے اُتھایا بھی پھر اُس قوم کو کبھی
 اُس سنت کے بحال لانے کی توفیق نہایت نہیں کرتا اور بدعت کے
 اختیار کرنے سے دو طرح کی بلا میں مبتلا ہوتا ہے۔ پہلی ایک تو اُس
 بدعت کے عذاب ہیں دو مرتبے اُس سنت کے ثواب کی محرومی
 سے جبکہ وہ معالیٰ نے اُتھالیا * اور دو مرتبے بدعت بھی اُسی

مضمون کی آئی ہے * ۱۲۶ * ابتداً عزم بدعتیوں نے انہیں 'لانزع' اللہ من
 مستہم مشاہدہ و لایہدھا الیہم علی یوم القیمة * پیدا کیا کسی قوم
 نے ایک بدعت کو اپنے میں مگر لہجہ لیا اللہ نے اُن کی سنتوں
 سے ایک سنت کو اور نہ پھیرے گا اُسکو اُن کی طرف قیامت تک
 * اور فرمایا من و تر صاحب بدعة فقد اعان علی ہدم الالام *
 جس نے تعظیم کی اہل بدعت کی اُس نے بدعت کی اسلام کی قرآن کھارنے پر
 * کیونکہ بدعتی کی تعظیم سے وہ مرہ قرہتا ہی اور اپنے کاموں میں زیادہ
 دلیر ہوتا ہی اور دوسرے بھی اُسکو دیکھ کر اس بدعت کے
 کرنے پر رغبت کرتے پائیں * پس جس نے ایسے کی تعظیم کی اور اسکی
 ہمارے راہ و رسم جاری رکھی تو گویا وہ مددگار ہوا دین کی بربادی پر
 اللہ پناہ میں رکھے مسلمان کو ایسے برے کام سے * اور فرمایا رسول خدا
 ﷺ نے من احب سنتی فقد احب من احب منی کان معی فی
 الجنة * جس نے دوست رکھا میری سنت کو اس نے دوست
 رکھا مجھ کو اور جس نے دوست رکھا مجھ کو وہ ساتھ رہے گا میرے
 بہشت میں * یعنی حضرت کی سنت کے بجالانے سے جنت نصیب
 ہوتی ہی اور حضرت کے ساتھ رہنے کا اور ساتھ ہی * اور فرمایا من
 صکت عن الحق ذہو شیطان اخرس * جو کوئی سچ کہنے اور حق
 بات کے ظاہر کرنے سے چپکا ہو رہے اور آنکھ پچا جائے وہ شیطان
 ہی گونگا * مثلاً ایک شخص کسی کو برا کام کرتے دیکھے اور چپکا

ہو رہے اور منع نہ کرے یا کوئی دین کے مقدمے میں چھوڑ دے اور وہ جانتا ہو اور جواب نہ دے تو اس نے شیطان کا کام کیا ❁ پس بدعت کے لکھنے کے مقدمے میں تین طرح کے لوگ ہوتے ہیں ❁ ایک تو وہ کہ دیکھ کر چپ ہو رہتا ہے وہ شیطان ہی گونگا ❁ دوسرا وہ کہ بدعت کی تعظیم اور توہین کرتا ہے اور بدعت کی تعریف تو وہ مہرگار ہوا اُسکا اور شریک تھہرا اُسکا ❁ تیسرا وہ جو منع کرتا ہے اور باز رکھتا ہے اسے کا سونے وہ یکا بخت اور مددگار ہی دین کا اور پیارا ہی اپنے پروردگار کا اور ناپ ہی اپنے رسول مختار کا ❁ سوال ❁ اگر کوئی اسے تعالیٰ کی نذر مانے والا نہ ہو یا فقیر اُس نذر کی چیز کو وہ آپ کھا سکتا ہے یا نہیں اور دوسرے مقدمے والوں کو کھلا سکتا ہے یا نہیں ❁ جواب ❁ نذر ماننے والے کو وہ مالدار ہو یا غریب آپ کھانا یا مالدار کو کھانا دے سکتے ہیں جیسا کہ کھا ہی عالم گیر نبی میں ایسے بصاحب النذران یا کل منہ شیعہ ولا ان يطعم غبرہ من الاغنیاء سواء کان النافر ضعیفا اضعیف الان سبیلها التصدق وایس للمصدق ان یا کل صدقہ ولا ان يطعم الاغنیاء ہکن احکم الکتاب الم اعلم بالصواب ❁ لایق میں نذر ماننے والے کو کہ نذر کی چیز سے کچھ آپ کھا دے خواہ وہ مالدار ہو خواہ فقیر اور نہ مالدار و ن کو کھا دے کیونکہ یہ مدعو ہی اور مدعو دینے والے کو نہیں پہنچتا کہ اپنے مدعو سے کھا دے

اؤرنہ مقدور دانوگو کہلاوے یہ حق بھی فقیر اور مساکین کا سوال *
 قرآن پڑھ کر اسکی اُمرت لینے درست بھی یا نہیں * جواب * درجہ
 نہیں جیسا خزانہ آرد ایہ تین سالان سے لکھا بھی * اجرۃ القرآن
 مثل ان يستاجر جلالہ لقرء القرآن علی راس التبرقیل ہنہ
 انقر آة لا يستحق بہ الثواب لا لمہبت لا لمقامی انتہی *
 دخی ایہ ایتہ لا اصل ان کل طاعۃ اختتمی بہ المسلم لا یجرؤ
 الا ستیجاز علیہ عندنا قوال علیہ السلام انقرء القرآن ولا
 تاکلوا بہ * دخی البحر الرائق لم ارہکم من اخذ شیئاً من
 الدنیا من عبادہ للمعطى بعبغی ان لا یصح ذلک * دخی شرح
 الوقایہ والاضل عندنا اذ لا یجوز الا جازۃ علی الطاعات
 دخی المعاصی انتہی * دخی المشکرۃ من ہدۃ رضى اللہ عنہ
 قال قال رسول اللہ ﷺ من قرء القرآن یتاکل بہ الناس جہاد
 یوم القیامۃ درجہ عظم اس علیہ لحم رواہ البیہقی ہکذا حکم
 المکتب * قرآن پڑھ کر اُمرت لینے اس طرح ہر کہ مقرر کرے یک
 شخص اس ایک آدمی کو کہ پڑھے قرآن ہر ہر بار کہ * لہا عالمون نے کہ اس
 طرح کہ قرن پڑھائیں پھر ہنہ والاواب پایہ کا اور نہ مردہ نواب
 دیکھا اور ہدایہ میں لکھا بھی نامت فنیہ ہدگی کے کام و خاص میں
 مسلمان و نکالے میس ماز روز قرآن پڑھنا و غیرہ ان میں اجارہ کرنا بایز
 و دوستی ہمیں بموجب قرآن مولی اللہ علیہ کے پڑھو قرآن اؤرنہ

اُس کے وسیلے سے کچھ نہ کھاؤ ✽ اور بحرا لرائق میں بھی جو کوئی دینا حاصل
 کرے اپنی عبادت سے دینے والے کو مناسب نہیں ایسے کو کچھ
 دیوے ✽ اور شرح و قایہ میں آیا ہی اصل قاعدہ ہمارے مذہب میں
 یہ ہے کہ اجارہ لینا درست نہیں نہ گناہ کے کام میں اور نہ بندگی کے کام
 میں ✽ اور مشکوٰۃ شریف میں بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت
 کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص قرآن پڑھے کے کچھ کھاتا
 بھی حاضر ہوگا قیامت کے دن اس صورت سے کہ اُس کی چہرے پر
 گوشت نہ ہوگا یعنی کلمہ خشک مراد اُس سے بے نور اور شرمندہ
 یہ صورت ذیلیں ✽ سوال ✽ قرآن شریف کے پڑھانے میں پڑھانے
 والے کو محتاتہ طالب کرنا درست ہے یا نہیں ✽ جواب ✽ قرآن
 شریف پڑھانے والے کو پڑھوانی لین درست اور مشروع ہے
 کما فی قاضی خان فی کتاب الحظرد الاباحۃ دامالذی اخذ
 المعلم قالوا الاباھن للمعلم ان یاخذ الا جرة علی تعلیم فی هذا
 الزمان انتہی ✽ فی الہدایۃ وبعض مشائخنا استحسنوا
 الاستیجار علی تعلیم القرآن الیوم لانه ظہر التوانی فی الامور
 الدینیۃ ففی الامتناع تضییع حفظ القرآن وعلیہ الفتویٰ ہکذا
 حکم الکتاب واللہ اعلم بالصواب ✽ اور لینا پڑھانے والے کا
 اس میں مضائقہ نہیں کہ وہ اپنی اجرت لیوے اس زمانے میں ✽ اور
 پڑایہ میں بھی کہ بعضہ شاخ ہمارے درست جانے میں اجارہ مقرر

مگر قرآن شریف کی تعلیم پر اندون میں کیونکہ اب دین کے کاموں میں
 مستی واقع ہوئی اسکی منع کرنے میں قرآن شریف کا پڑھنا موقوف
 ہو جائیگا اسس پر فتویٰ سوال * ثواب پہنچانے کی یا مالی عبادت
 کا جیسے نماز روزہ اور ثبات قرآن اور حج و عمرہ اور کھانا کھانا
 یا نقد و یا مال کا یاد دہانی کرنا یا گوان کھانا دینا یا مال یا مکان بنانا
 و یا اور ان چیزوں کا ثواب انیانا اور اولیا اور سونین کی اور احکام
 بخشنا شرعاً و مست ہی یا نہیں * جواب * ثواب پہنچانے کی اور مالی
 عبادتوں کا اور اعمال نیک کا جس کا ذکر موال میں آیا ہی شرعاً و مست
 ہی عیسائی یا کسی میں لکھا ہی من عجز عن الحج ما حج غنہ غیرہ صبح و یق
 اعلم ان الاصل فی هذا الباب ان الانسان ان يجعل ثواب
 عمله لغيره من الصلوة والصوم والحج والصدقة والتلاوة و
 غیرہ و یصل ذلك الى الميت و ینفع له * و فی البحر الرائق و کذا
 فی الهدایة والدر المختار فی باب الحج من الغیر الاصل فیه ان
 الانسان له ان يجعل ثواب عمله لغيره صلوة او صوما او صدقة
 او قرأة قرآن او ذکرا او طوافا او حجاً عند اهل السنة و الجماعة
 بهذا العلم انه لا فرق بین ان یکون المجمعول له میتاً او حیاً *
 و ایضا الظاهر انه لا فرق بین ان ینوی عند الفعل لغيره ان
 یفعله لنفسه ثم بعد ذلک یجعل ثوابه بغيره لا یتعلق کلامهم * و فی
 العا لمکبری الاصل فی هذا الباب ان الانسان له یجعل ثواب

قہملہ وغیرہ صلوٰۃ کان اذ صومہا اذ صدقۃ اذ خیر ہا کا لہجہ ذکر اذ
 القرآن والاذکار و زیارتہ و تہور الانبیاء علیہ السلام والشہداء و
 الاولیاء والصالحین و تکفین الموتی و جمیع انواع البر *
 جو کوئی عاجز و حرج کرے اور اُسکی طرف سے دوسرا حج کرے
 تو درست ہی اور اُتر جائیگا عاجز کے مرتبے * جانو تم کہ اصل اس
 باب میں یہ ہے کہ پہنچتا ہی انسان کو کہ ثواب دیوے اپنے
 غمیل کا جیسے نماز روزہ حج و صدقہ تلاوت قرآن و خیرہ و دوسرے کو اذ
 پہنچتا ہی وہ ثواب میت کو اور نفع بخشتا ہی اُسکو * اور سحر الیقین
 میں ہی اور اپنا ہی پدا یہ اور درالختار کے باب الحج میں
 جو غیر کی طرف سے کرتے ہیں * اصل اس میں یہ ہے کہ آدمی اپنے
 ہاں کا ثواب جیسے نماز روزہ صدقہ قرأت قرآن ذکر طواف و حج
 دوسرے کو دیوے وہ زندہ ہو یا مردہ درست ہی * اور فدا دے
 عالم گیری میں بھی اسطرح پر لکھا ہی اور نماز روزہ و خیرہ کے سوا
 انبیاء و شہداء و اولیاء اور مومنین صالحین کی قبروں کی زیارت
 اور مردے کی تجہیز و تکفین اور ہر طرح کی نیکی کے کاموں کو بھی اُچھین
 داخل کر دیا ہی اس سے معام ہو کہ زیارت کرنی ان بزرگوں کی
 چھٹی قبروں کی درست ہی * اور ذوالاخرۃ میں لکھا ہی کہ مومنین
 کی قبروں کی زیارت دعا کرنے کو اُن کے حق میں درست ہی اور یہ
 بھی اس میں لکھا ہی کہ ایک شخص جس نے حضرت پیغمبر خدا ﷺ کی

حضرت پین آکر اپنے دل کی سختی کا شکوہ کیا ﷺ حضرت نے فرمایا کہ زیارت کربرونگی اور ذریعہ است کے حال سے ﷺ اور فرمایا یہی حضرت نے زیارت کرد قبروں کی کہ اُس سے آخرت یا د آئی ہے اور آنکھوں میں آنسو بھر آتے ہیں اور دل نرم ہوتے ہیں

سوال ﷺ ثواب پہنچانے کا طریق کیا ہے؟ جواب ﷺ زاد الاخرۃ بین کما ہی کہ نقد خواہ جس خواہ کھانے کی چیز اپنے مقدور کے موافق سب کیوں اور محتاجوں کو دیوے اس نیت سے کہ اسی پروردگار میرے اس چیز کا ثواب فالانے کی روح کو تو پہنچا دے یا یوں کہ کہ اس نیک غن کا ثواب مردے کو اور بخشنے کا ثواب بخشنے والے کو پہنچے اور اس سے زیادہ اس مقدمے میں کوئی حرکت نہ کرے کہ ترک اور گناہ سے بچ جاوے ﷺ سوال ﷺ برہمن اور جادوگر اور رمال وغیرہ جو غیب کی خبر دیتے ہیں اپنے علم سے اُس کو سچ جانتا اور اُس پر یقین لانا درست ہے یا نہیں؟ جواب ﷺ ان باتوں کو سچ جانتا اور ان پر اعتقاد لانا بہت بڑا بلکہ کفر بھی چنانچہ فقہ اکبر میں لکھا ہے ﷺ ان قصد یق الکاهن بما یخبرہ من الغیب کفر لقولہ تعالیٰ لا یعلم الغیب الا اللہ ﷺ وقولہ علیہ السلام من اتی کاہنا فصدقہ بما یفعل فقد کفر بما انزل اللہ علی محمد ہذا حکم الكتاب واللہ اعلم بالاضواب ﷺ سچ ماننا ان کا جو غیب کی

یا شہر کو دینے یا لینے کا حکم خدا کے کہ نہیں جانتا گوئی غیب کو مگر
 اللہ اور موافق حدیث کے کہ جو کوئی جاوے جاوے گر کے پاس اور
 پہنچ جائے اُسکی بات کو وہ کافر ہوا ہو جب حکم قرآن کے جو نازل ہوا
 محمد ﷺ پر یہی حکم کتاب کا سوال دو مری بار بیعت کرنی پہلے
 پیر کے جیتے یا مرنے دوسرے شخص کے ہاتھ پر فائدہ اور ترقی حاصل
 کرنے کو مشایخون اور صوفیوں اور بزرگوں کے فعل و عمل سے ثابت بھی
 یا نہیں اگر ثابت ہی تو لوئی سامان پہلے پیر کے رہتے دینی قایدوں کے
 ہاتھ آنے کے لئے یا اس سبب سے کہ وہ پیر پہلے برے افعال میں
 گرفتار ہوا اور خلاف شرع کاموں کے کرنے میں پکڑا گیا دوسرے
 پانچ صاحب طریقہ نیک اطوار سے بیعت کرے تو یہ بیعت کرنی
 اور صحت ہی یا نہیں اور اس امر کے کرنے سے اس شخص کو
 جسے ان وجوہوں سے دوسرے پیر کے ہاتھ پر بیعت حاصل کئی
 ثواب ہو گا یا نہیں اور جو شخص اس کام کو برا جان کر اُسکو برا
 کہے اور اُسپر طعن و تشنیع کرے اور اس نیک عمل کا جو مشایخون
 کے طریقہ سے ثابت ہوا ہی انکار کرے تو وہ شخص گنہگار اور
 لایق باز پیرس حکم شریعت کے ہو گا یا نہیں جواب درست
 ہونا اسطرح کی بیعت کا دیندار مشایخون اور نیک کردار بزرگوں
 کے اعمال سے صحیح اور ثابت ہی چنانچہ عالم ربانی حضرت مجدد
 الف ثانی قدس اللہ عنہ نے اپنے تفسیر میں مکتوب میں جو نور محمد

اپنی اپنے اخص مقدمہ خاص میں سوال کیا تھا حضرت نے لکھا ہی کہ
 جانا چاہئے کہ مقصود حق سبحانہ تعالیٰ ہی اور پیر مرث و سپاہ
 جناب اقدس الہی میں پہنچنے کا * اگر اس راہ کے طالب کو اپنا
 قاید اور بھلائی دوسرے پیر کی خدمت میں حاضر ہونے سے متین
 ہو اور اسکی صحبت سے اسکی دل کو اطمینان حاصل ہو تو جو چاہے
 ہی کہ اگلے پیر کے اچیتے بدون اجازت اسکی دوسرے پیر سے بیعت
 کرے اور اپنے مقابہ دلی حاصل کرے * لیکن پہلے پیر سے انکار
 کرے اور ہوا سے نیکی کے برائی اسکی بیان کرے * خصوصاً
 اس وقت کسی پیری مریدی کو ہوا سے رسم و عادت کے اور
 نہیں اس زمانے کے اگر پیر ایسے ہیں کہ اپنی خبر نہیں رکھتے اور کفر
 و ایمان میں فرق نہیں کرتے اسہ جل شانہ سے انکو کیا نسبت اور کیا
 خبر ہی جو مرید کو ہدایت کریں گے * اقصیٰ ہی اس مرید کے حال پر جو
 ایسے پیر پر اعتماد کر کے بیٹھ رہے اور اسہ سبحانہ کی رضا مندی کیج
 راہ حاصل کرنے کو دوسرے پیر سے رجوع کرے * بلکہ مناسب یوں
 ہی کہ جس شخص بزرگ سے اس کے دل کو اطمینان ہوئی
 اور اسکی صحبت میں اپنی بھلائی جانتے تو بلا توقف اسکو
 خدمت میں حاضر ہو اور اس سے دین کی راہ اور نعمت حاصل
 کرے اور شیطان کے دھوکوں کو اپنے دل سے دور کرے *
 اور اسہ طرح سے عارف باللہ حضرت شاہ ولی اسہ قدس سرہ

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ کے والد بزرگوار نے اپنی
کتاب قول جمیل میں بیان فرمایا ہے عبارت جس کی یہ بھی * اصل
المسئلة السانسة فاعلم ان ثكر البيعة من رسول الله
ما ثور كذا لك عن الصوقية اما من شيخين وان كان قد راى
من خلل في من بايعه فلا باس وكذلك بعد موقعة وغيبته الملقطة
انتهى * اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے عمل اور عقل
سے یوں ثابت ہوا کہ انھوں نے اپنے باپ حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے اور تابعین کے فقہاء کے سردار حضرت قاسم سے
جو بیٹے حضرت محمد ابن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم کے تھے
ان سے بیعت کی تھی اور اسے بطرح پر حضرت شیخ عبدالرحیم
قدس سرہ جو حضرت مولانا شاہ عبد العزیز کے واداعہ و سنے اچھے
ناما شیخ رفیع الدین اور سید محمد اکبر امادی کے مرید ہوئے
تھے * اور تذکرۃ الاولیاء میں لکھا ہے کہ ابو عثمان
جعفری رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت جنید درہیم و یوسف حسین و
محمد فضیل سے ہم صحبت تھے ان کے تین بزرگوار تھے پہلے جعفری
بن عاز * دوسرے شاہ شجاع کرمانی * تیسرے ابو حفص حداد * پس
اب ثابت اور مستحق ہوا کہ تکرار بیعت ان بزرگوں سے ہوئی
فی ثواب اگر کوئی مسلمان دیندار اس طرح عمل کرے البتہ
اور رحمت ہی اور موجب ثواب کا * اور تابعہ اس بزرگوں کی

شرع کے مشدّد میں باعث بھلائی اور نیک بختی کا اور منکر
 بزرگوں کے ہمیں اور فعل کا جو دین کی نعمت حاصل کرنے کو ہمیں میں
 لائے تھے البتہ گنہگار ہو گا اور ایسے بزرگوں کی حرکت کو بھیج
 سمجھنا اور اُس کو لغو جانتا موجب ضلالت کا ہی ایسی بد اعتقادی
 جسے مومن کو چاہئے کہ توبہ کرے اور باز آدے اور بزرگوں کو اپنا
 اسٹو ا جان کر اُن کے عماموں فعلوں کو صحیح اور حق جانے والے اور اُس کے
 موافق خود بھی ہمیں کرے اور جو کرے اُس پر کسی طرح کا شہدہ
 خاطر میں نہ لے کرے بلکہ سک اور بہتر سمجھے *

* خاتمة الطبع *

دار بعین جمعہ ۱۳۷۷ھ بمطبعہ اسلامیہ بمبئی

سنہ ۱۳۷۷ھ ہجریہ کو حسن اہتمام سے منشی غلام مولیٰ صاحب نے
 اور مولیٰ صاحب نے غلام مولیٰ صاحب نے اپنے مطبع
 میں برہمنوں کے ہاتھ سے اپنے مطبع

برکتی میں چھپوایا *

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ